یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان





۷۸۶

۱۱۰-۹۲

یا صاحب الزماں ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی۔ اُردو

مؤلف

علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و امامیہ اور آثار صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ج"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات و سعی مالاکلام

باھتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتابُ الجیم

بَابُ الجِیمِ مَعَ الھَمزَۃِ

ج۔ پانچواں حرف ہے حروف تہجی میں سے۔ عبرانی زبان میں اسکو جیمل کہتے ہیں اور سریانی میں جومل کیونکہ اُس کی صورت خط فینقی میں اونٹ کے کوہان یا گردن کی مشابہ تھی جیم کے عدد حساب جمل میں تین ہیں۔

جِیء جِیءُ۔ ایک آواز ہے جس سے اونٹ کو پانی پینے کیلئے بلاتے ہیں۔

جَأبٌ۔ بال کمانا، اور غلیظ گدھا یا گورخر اور گیرو۔

جَأبُ الصَّبرِ۔ بڑے صبر والا۔

جُؤَابَۃٌ اور جُؤُوبَۃٌ۔ منہ بدشکل ہونا۔

جَأزٌ۔ گھبرانا۔ دوڑنا۔

جَأثٌ۔ خبر کا نقل کرنا۔

جُؤُوثٌ۔ ڈر جانا۔

جَأثٌ۔ اٹھتے وقت بھاری ہونا۔

تَجَئَّثتُ مِنہُ فَرَقاً حَتّٰی ھَوَیتُ۔ میں اس سے ڈر کر خوف زدہ ہو گیا یہانتک کہ گر گیا جُئِثَ اور جُثَّ ڈر گیا بمعنے جُئِثَ۔

جُؤجُؤٌ۔ کشتی یا پرندے کا سینہ یا سینہ کی ہڈیاں جمع جَآجِئُ ہے۔

کَأَنِّی اَنظُرُ اِلٰی مَسجِدِھَا کَجُؤجُؤِ سَفِینَۃٍ اَو نَعَامَۃٍ جَاثِمَۃٍ اَو کَجُؤجُؤِ طَائِرٍ فِی لُجَّۃِ بَحرٍ۔ میں گویا اُس کی مسجد کو دیکھ رہا ہوں جیسے کشتی کا سینہ یا شتر مرغ بیٹھا ہوا یا جیسے سمندر کے بڑی پانی میں پرندے کا سینہ۔

حَتّٰی اَتٰی عَارِیَ الجَآجِئِ وَالقَفَنِ۔ یہانتک کہ وہ سینہ اور پشت برہنہ آیا۔ بعضے نسخوں میں حَتّٰی اٰتِی ہے تو معنی یہ ہوگا میں برہنہ سینہ اور برہنہ پشت ہو کر آؤنگا۔

خُلِقَ جُؤجُؤُ اٰدَمَ مِن کَثِیبِ ضَرِیَّۃٍ۔ آدم کا سینہ ضریہ کے ٹیلے سے بنایا گیا (ضریہ ایک کنواں ہے حجاز میں)۔

یَنبَغِی لِمَن سَجَدَ سَجدَۃَ الشُّکرِ اَن یُلصِقَ جُؤجُؤَہٗ بِالاَرضِ۔ جو کوئی شکر کا سجدہ کرے وہ اپنا سینہ زمین سے لگا دے۔

فَضَرَبَت بِجُؤجُؤِھَا حَولَ الجَبَلِ۔ آخر کشتی نے اپنا سینہ (جودی پہاڑ کے گرد لگا دیا) ٹھہر گئی۔

جَاجَأتُ بِالاِبِلِ۔ اونٹ کو میں نے پانی پینے کے لئے بلایا۔

جُؤَارٌ یا جَأرٌ۔ آواز سے دعا کرنا، گڑگڑا کر فریاد کرنا۔

کَاَنِّی اَنظُرُ اِلٰی مُوسٰی لَہٗ جُؤَارٌ اِلٰی رَبِّہٖ۔ جیسے میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنے مالک سے فریاد کر رہے ہیں (زور زور سے لبیک کہہ رہے ہیں۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بعد از موت بھی

اعمال خیر کرتے رہتے ہیں اور دوسری حدیث میں جو کہ مرتے ہی انقطاع اعمال ہو جاتا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد جو اعمال خیر کیے جائیں وہ نامۂ اعمال میں نہیں لکھے جاتے نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے۔)

بِبَقَرَةٍ لَهَا جُؤَارٌ۔ ایک گائے لیکر جو بھیں بھیں کر رہی ہوگی۔ ایک روایت میں خُوَارٌ ہے یہی مشہور ہے۔

خَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ۔ تم رستوں اور جنگلوں کیطرف نکلجاؤ اللہ سے فریاد کرتے ہوئے۔

جَأْشٌ۔ دل۔ نفس۔

فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ۔ یہ حال دیکھ کر آپ کو ایک طرح کی تسلی ہو جاتی۔

رَابِطُ الْجَأْشِ۔ مضبوط دل والا بہادر۔

غُضُّوا الْأَبْصَارَ فَإِنَّهُ أَرْبَطُ لِلْجَأْشِ۔ نگاہیں نیچی رکھو ایسا کرنے سے دل زیادہ مضبوط رہتا ہے (جنگ کے وقت بزدلی نہیں آتی)۔

جُؤْوَةٌ۔ یا جَأْيٌ۔ کمیت رنگ ہونا اسیطرح جُؤْوَةٌ رد کی بند کرنا۔ سینا۔ درست کرنا ڈھانپنا چھپانا۔

وَتَجْأَى الْأَرْضُ مِنْ نَتْنِهِمْ حِينَ يَمُوتُونَ۔ اور زمین اُن کے (یعنی یاجوج ماجوج کے) مردوں سے بدبودار ہو جائیگی یہ جَوِيَ الْمَاءُ میں ایک لغت ہے یعنی پانی بدبودار ہو گیا یا ہمزہ محفوظ ہے تو كَتِيبَةٌ جَأْوَاءُ بَيِّنَةُ الْجَأْيِ يَا بَيِّنَةُ الْجُؤْوَةِ سے ماخوذ ہے یعنی سیاہ لشکر جسکی سیاہی نمود ہو مراد زرہوں کی سیاہی ہے یا سِقَاءٌ لَا يَجْأَى شَيْئًا یعنی مشک جو کچھ نہیں تھامتی سب بہا دیتی ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ زمین ان کی لاشوں سے کالی ہو جائیگی یا اُن کے پیپ لہو گوشت وغیرہ کو پیٹ گی نہیں بلکہ نکالکر پھینک دے گی یا سَمِعْتُ سِرًّا فَمَا جَأَيْتُهُ۔ یعنی میں نے ایک بھید سنا پھر اُس کو چھپایا نہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ زمین اُنکی لاشوں کو چھپا جائیگی میں کہتا ہوں اخیر معنی یہاں نہیں بنتا کیونکہ جَأْيٌ اور جُؤْوَةٌ اور جُؤْوَةٌ کے معنی چھپانے کے تو ہیں نہ چھپنے کے البتہ دوسرا معنی اور تیسرا صحیح ہو سکتا ہے۔

حَلَفْتُ لَئِنْ عُدْتُمْ لَنَصْطَلِمَنَّكُمْ بِجَأْوَاءَ تُرْدِي حَافَتَيْهِ الْمَقَانِبُ میں نے قسم کھالی ہے اگر پھر تم اسی طرح کرو گے تو ہم تم کو ایسے لشکر سے کاٹ ڈالیں گے جسکے کنارو پر سوار دوڑ رہے ہوں گے۔ یہ عرب لوگ کہتے ہیں أَحْمَقُ لَا يَجْأَى مَرْغَهُ۔ احمق ہر اپنے منہ کا لعاب نہیں چھپاتا (یعنی روکتا بک بک کئے جاتا ہے)۔

لَأَنْ أَطْلِيَ بِجِوَاءِ قِدْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطْلِيَ بِالزَّعْفَرَانِ۔ اگر میں ہانڈی کی کالک مل لوں تو وہ مجھکو اُس سے زیادہ پسند ہے کہ زعفران ملوں۔

جِئَاءٌ اور جِوَاءٌ اور جِئَاوَةٌ ہانڈی کا ڈھکن یا جھنی چمڑے کی ہو یا چھال کی یا کپڑے کی لیکن وہ کپڑا جس کو پکڑ کر ہانڈی اُتارتے ہیں اُس کو جِعَالَةٌ کہتے ہیں یہ محیط میں ہے۔

جَأْيٌ۔ کاٹنا۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْبَاءِ

جَبْءٌ یا جِبَاءٌ یا جُبُوءٌ یا جَبَأٌ۔ چھپ جانا ظاہر جانا، بُرا جاننا، نکلنا۔

فَلَمَّا رَأَوْنَا جَبَأُوا مِنْ أَخْبِيَتِهِمْ۔ ہم کو دیکھا تو اپنے ڈیروں سے نکل آئے۔

مَنْ أَجْبَى فَقَدْ أَرْبَى۔ جس نے کھیت کی پختگی معلوم ہونے سے پہلے بیچ ڈالا تو اُس نے سود کھایا (یعنی سود کھانے کی طرح گنہگار ہوا)

جَبَاْجَاب بجایعنی مزہ کیرد۔
جَابِیْ ٹیری۔
جُبَّائِیَّہ ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے جو منسوب ہے ابوعلی جبائی کیطرف پہلے امام ابوالحسن اشعری اُسی کی شاگردی کرتے تھے پھر اُسکو چھوڑکر اہل سنت کے طریق کو اختیار کیا۔
وَ اَجِبَّا شُعَاعِہٖ ظُلْمَۃَ الْعَطَشِ۔ اور اُس کی شعاع سے پیاس کی تاریکی چھپا دے۔
جَبَاْتُ عَنِ الرَّجُلِ۔ میں اُس کے پاس سے سرک گیا پیچھے ہٹ گیا۔
جَبَاْتُ عَلَیْہِ الْحَیَّۃُ۔ سانپ اپنے بل میں سے اُسپر آنکلا۔
اِجْبَاءٌ کھیے بہت ہونا۔
جُبَاْءٌ۔ نامرد بزدل۔
جَبٌّ۔ کاٹنا، یا ذکر اور خصیے کاٹنا۔ اسی سے ہے مَجْبُوْبٌ جس کے یہ اعضا کٹے ہوں۔
جُبَابٌ۔ سخت قحط۔
جُبَابٌ قحط ہدر یعنی ساقط جسکا کوئی مطالبہ نہ کرے۔
جُبٌّ۔ کنواں یا وہ کنواں جس کی مینڈ (حصار) نہ ہو صرف کچا گڑھا ہو۔
جُبُّ الطَّلْعَۃِ۔ کھجور کے خوشے کا غلاف۔
جُبُوْبَۃٌ۔ ڈھیلا۔
جَبُوْبٌ سخت زمین۔
جُبَّۃٌ۔ مشہور کپڑا ہے جس کی آستینیں کٹی ہوتی ہیں اور کپڑوں کے اوپر پہنتے ہیں۔
اِنَّھُمْ کَانُوْا یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَھِیَ حَیَّۃٌ۔ عرب لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) کیا کرتے اونٹوں کے کوہان کاٹ لیتے وہ زندہ ہوتے
اُجْتُبَّ اَسْنِمَۃُ شَارِفَیْ عَلِیٍّ۔ حضرت حمزہ رض نے حضرت علی رض کی بوڑھی دو اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے (جب وہ نشہ میں تھے) ایک روایت میں جَبَّ۔ اور ایک میں اُجَبَّ ہے معنی وہی ہے۔
نَھٰی عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِی الْمَزَادَۃِ الْمَجْبُوْبَۃِ۔ کٹی ہوئی مشک میں نبیذ بھگونے سے آپ نے منع فرمایا نہایہ میں ہے مَجْبُوْبَۃ وہ مشک ہے جسکا سر کاٹ ڈالا ہو اور اُسکے نیچے کا بھی سرا جس کو پانی ڈالتے ہیں نہ ہو۔ عربی میں نیچے کے سرے کو عَزْلَاءِ کہتے ہیں۔
نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُبِّ۔ آنحضرت صلعم نے جُب سے منع کیا لوگوں نے کہا جُبْ کیا چیز ہے ایک عورت کہنے لگی جب وہ مشک جو تلے اوپری دو بجائے عرب لوگ اس میں نبیذ بھگوتے یہانتک کہ وہ نبیذ ہی کے لئے خاص اور مستعمل ہو جاتی سخت ہو کر اُس کے مسامات بند ہو جاتے اُس کو مَجْبُوْبَہ بھی کہتے۔
فَاِذَا ھُوَ مَجْبُوْبٌ۔ آنحضرت صلعم نے مابور خصی کے قتل کا حکم دیا جب اُسپر زنا کی تہمت لگائی گئی تھی دیکھا تو وہ مجبوب ہے (یعنی اُسکا ذکر کٹا ہوا ہے)
اِنَّہٗ جَبَّ غُلَامًا لَّہٗ۔ اُس نے اپنا ایک غلام کو ہیجڑا بنایا۔
اَلْاِسْلَامُ یَجُبُّ مَا قَبْلَہٗ وَالتَّوْبَۃُ تَجُبُّ۔ اسلام کفر کے زمانے کے گناہ سب کاٹ دیتا ہے (زیست دیتا ہے) اسیطرح توبہ بھی گناہوں کو کاٹ دیتی ہے۔
اَلْمُتَمَسِّکُ بِطَاعَۃِ اللّٰہِ اِذَا جَبَّبَ النَّاسُ عَنْھَا کَالْکَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ۔ جب لوگوں نے اللہ کے حکم پر چلنا چھوڑ دیا ہو (اُس سے بھاگ اُٹھے ہوں) اور کوئی اُسپر چلے تو اُسکو اتنا ثواب ہوگا جیسے جہاد میں بھاگنے والے کے بعد حملہ کرنیوالے کو۔
اِنَّ رَجُلًا مِّنْ مَّجْبُوْبِ بَدْرٍ۔ ایک شخص بدر کے

ڈھیلوں پر سے یا سخت زمین پر سے گذرا۔

رَأَیْتُ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَیَسْجُدُ عَلَی الْجُبُوْبِ۔ آنحضرتؐ کو میں نے دیکھا آپ سخت زمین یا ڈھیلوں پر سجدہ کر رہے تھے۔

دُفِنَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلْقِیْ اِلَیْھِمْ بِالْجُبُوْبِ وَیَقُوْلُ سُدُّوا الْفُرَجَ۔ حضرت ام کلثوم آنحضرتؐ کی صاحبزادی دفن کی گئیں تو آنحضرتؐ ڈھیلے اُٹھا اُٹھا کر لوگوں کو دینے لگے اور فرمانے لگے سوراخوں کو بند کرو۔

اِنَّہٗ تَنَاوَلَ جَبُوْبَۃً فَتَفَلَ فِیْھَا۔ آنحضرتؐ نے ایک ڈھیلا اُٹھایا اُس پر تھوکا۔

عَنَّتْ لِیْ عِکْرِشَۃٌ فَشَنَقْتُھَا بِجَبُوْبَۃٍ۔ ایک خرگوشنی مجھ کو دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلا مار کر اُس کو روک دیا۔

اِمْرَأَۃٌ قَبَّاءُ جَبَّاءُ۔ لاغر شکم چھوٹی چھوٹی پستان والی عورت (پوری حدیث نہایہ میں یوں ہے وفی حدیث بعض الصحابۃ وسئل عن امرأۃ تزوج بھا کیف وجدتھا فقال کالخیر من امرأۃ قباء جباء قالوا الیس ذلک خیر قال ما ذلک بادفأ للضجیع ولا اروی للرضیع یعنی لاغر شکم چھوٹی پستان والی عورت اچھی نہیں ہے اُسکے ساتھ لیٹو تو گرم نہیں کرتی بچہ کا پیٹ نہیں بھرتی (دودھ کم دیتی ہے)۔

جُعِلَ فِیْ جُبِّ طَلْعَۃٍ۔ آنحضرتؐ پر جو جادو کیا گیا تھا اُسکا سامان کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھا گیا تھا۔

جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ۔ دو جبے لوہے کے ایک روایت میں جُنَّتَانِ ہے یعنی دو زرہیں لوہے کی۔

لَبِسَ جُبَّۃً رُوْمِیَّۃً ضَیِّقَۃَ الْکُمَّیْنِ۔ آنحضرتؐ نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

جُبُّ یُوْسُفَ۔ وہ اندھا کنواں جس میں حضرت یوسفؑ کو اُن کے بھائیوں نے ڈال دیا تھا وہ طبریہ سے بارہ میل پر ہے۔

جُبُّ الْحُزْنِ۔ ایک وادی دوزخ میں ہے یعنی رنج وغم کا کنواں۔

جِبْتٌ۔ بت، کاہن، جادوگر، جادو جس میں بھلائی نہ ہو جو چیز اللہ کے سوا پوجی جائے، شیطان،

مِنَ الْجِبْتِ اَلطِّیَرَۃُ۔ بدشگونی شیطانی کام ہے۔

اَلطِّیَرَۃُ وَالْعِیَافَۃُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔ بدشگون لینا اور پرندوں کے آواز اور گذر وغیرہ سے حالات بتلانا اور کنکریاں مارنا یا رمل زائچہ وغیرہ کھینچ کر آئندہ کے حالات بتلانا) یہ سب شیطانی کام ہیں یا جادو میں داخل ہیں یا شرک کے اعمال ہیں خدا محفوظ رکھے۔

فائدہ۔ رمل جفر نجوم ان سب سے آئندہ کے حالات اور وقائع بتلانا خوا ڈھکوسلا ہے جو جھوٹے بدمعاش لوگوں نے اپنا پیٹ پالنے اور دوسروں کو ڈرانے اُنکا مال ٹھگنے اور اڑانے کیلئے اختیار کیا ہے افسوس ہے کہ جاہل ان بدمعاشوں کے پھندے میں گرفتار ہو جاتے ہیں، حدیث اور قرآن پر چلنے والے ایسے ہتکھنڈوں میں کبھی نہیں آسکتے۔

اَلْجِبْتُ وَالطَّاغُوْتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ۔ جبت اور طاغوت فلاں فلاں شخص ہیں۔

اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْجَوَابِیْتَ وَالطَّوَاغِیْتَ۔ یا اللہ جادوگروں اور شیطانوں پر لعنت کر۔

جَبْجَبٌ۔ ہموار، برابر زمین جو دشوار گذار نہ ہو۔

جَبْجَبَ الرَّجُلُ۔ سیاحت کی۔

تَجَبْجَبَ مِنْہُ۔ اُس سے مانوس نہیں ہوا۔

جَبَاجِبُ - ڈہول -

نَادَى الشَّيْطَانُ يَا اَصْحَابَ الْجَبَاجِبِ - شیطان نے آواز دی اے جاجب والو ۔ یہاں جاجب سے منیٰ کے مقامات مراد ہیں کیونکہ قربانیوں کی اوجھڑیاں بکھروٹھیاں وہاں ڈالی جاتی ہیں یہ جمع ہے جُبْجُبَہ کی یعنی اوجھڑی جس میں گوشت کاٹ کر رکھتے ہیں یا چربی جو گلا کر اوجھڑی میں رکھی جائے یا اونٹ کے پہلو کی کھال جس میں گوشت رکھا جائے ۔

جُبْجُبَةٌ فِيهَا نَوًى مِنْ ذَهَبٍ - ایک زنبیل چمڑے کی جس میں گٹھلی برابر سونا تھا (گٹھلی ایک وزن ہی)

اِنْ مَاتَ شَيْءٌ مِنَ الْاِبِلِ فَاجْعَلْ جِلْدَهُ جَبَاجِبَ يَا تَخُذُ جِلْدَهُ فَاجْعَلْهُ جَبَاجِبَ يُنْقَلُ فِيهَا التُّرَابُ - اگر کوئی اونٹ مرجائے تو اسکی کھال کے تھیلے بنا ڈال جنمیں مٹی بھر کر ڈھوئی جاتی ہے (معلوم ہوا کہ مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانا درست ہے)

جَبْذٌ - کھینچنا ۔ بعضوں نے کہا یہ قلب ہے جَذْبٌ کا ۔ محیط میں ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ جَبْذٌ ایک علیحدہ صحیح لغت ہے ۔

جُنْبُذٌ - گل انار یا گل سرخ ۔

جُنْبُذَۃٌ - قبہ اسکو فارسی میں گنبد اور ہندی میں گنبذ کرلیا ہے ۔

فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي - ایک شخص نے مجھ کو پیچھے سے کھینچا ۔

جَبْرٌ یا جُبُوْرٌ یا جِبَارَۃٌ - باندھنا ۔ جوڑنا ۔ جڑنا ۔ نیکی کرنا ظلم زبردستی کرنا ۔

اَلْجَبَّارُ - اللہ کا ایک نام ہے یعنی جو چاہے وہ زور سے کرانیوالا ۔ بعضوں نے کہا اپنے مخلوقات پر بلند ۔

نَخْلَۃٌ جَبَّارَۃٌ - کھجور کا بڑا لمبا درخت ۔

يَا اَمَةَ الْجَبَّارِ - او جبار کی لونڈی ۔ یہ اس عورت کو کہا جو خوشبو لگائے زینت کئے اکڑتی بگڑتی بڑے ٹھسے اور اچھے دم خم سے جا رہی تھی

حَتّٰى يَضَعَ الْجَبَّارُ فِيهَا قَدَمَهُ - یہاں تک کہ جبار یعنی پروردگار اپنا قدم اسمیں یعنی دوزخ میں رکھدیگا اسوقت وہ کہیگی بس بس میں بھر گئی ۔ بعضوں نے کہا قدم سے یہاں مراد کفار اور فجار ہیں کیونکہ اللہ نے قدیم سے انکو دوزخ ہی کے لئے بنایا تھا جیسے مومنین کو بہشت کیلئے ۔ بعضوں نے کہا جبار سے ہر متکبر مغرور مراد ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے دوزخ نے کہا میں تین شخصوں کے لئے مامور کیگئی ۔ ایک تو جو کوئی اللہ کے سوا دوسرا خدا ٹھہرائے ۔ دوسرے جو کوئی مغرور گھمنڈی ہو تیسرے جو مورت بنائے ۔ (یعنی جاندار کی)۔

كَثَافَةُ جِلْدِ الْكَافِرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ - کافر کی کھال دوزخ میں چالیس ہاتھ موٹی ہو جائیگی ہاتھ بھی کونسا ایک لمبے شخص کا ہاتھ ۔ یا بادشاہ کا ہاتھ قتیبی نے کہا میں سمجھتا ہوں جبار عجم کا ایک بادشاہ تھا اسکا ہاتھ بہت لمبا پورا تھا ۔

دَعُوْهَا فَاِنَّهَا جَبَّارَۃٌ - جانے دو اس کو چھوڑدو وہ بڑی مغرور ہے (مجمع)

وَجَبَّارُ الْقُلُوْبِ عَلٰى فِطْرَاتِهَا - اور جوڑنیوالا دلوں کا ان کی اصل فطرت پر یعنی توحید اور ایمان پر دلوں کو قائم رکھنے والا ۔

فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ ۔ ان میں کوئی تو اپنی خوشی سے سمجھ کر ساتھ ہوگا ۔ کوئی زبردستی مجبوری سے کوئی مسافر ہوگا ۔

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ - پاک ہے وہ عظمت اور بادشاہت والا یا جبر اور قہر والا ۔ بادشاہت والا

تَكُونُ مُلْكٌ وَّجَبَرُوَةٌ یا جَبَرُوتٌ پھر بادشاہت اور زور و جبر کا زمانہ آئیگا۔ جَبَرُوَةٌ یا جَبَرُوَّةٌ یا جَبَرُوتِی یا جُبْرُوَّةٌ یا جِبْرِیَاءٌ یا جَبَرِیَّةٌ یا جِبْرِیَّةٌ یا جَبَرِیَّةٌ۔ سب کے ایک معنی ہیں یعنی زور اور قہر اور زبردستی جیسے جَبَرُوتٌ کے معنی ہیں۔

اَلْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ لِیَعِزَّ۔ زبردستی سے عزت حاصل کرنے کو حاکم بن بیٹھے۔

اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ۔ بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے (جب اس کے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا چلانیوالا نہو اور دن کے وقت یہ حادثہ ہو) تو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا۔ اسی طرح اگر کان یا کنواں اپنی ملک میں کھدائے اور اس میں کوئی ہلاک ہوجائے تو تاوان لازم نہوگا۔

وَالنَّارُ جُبَارٌ۔ آگ بھی جبار یعنی ہدر ہے اُس کو جو نقصان ہو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا بشرطیکہ آگ سلگانیوالا کوئی بے احتیاطی نکرے مثلاً ایک شخص نے آگ اپنی ملک میں سلگائی اور آندھی سے چنگاری اوڑ کر کہیں آگ لگ گئی تو اُسکا تاوان لازم نہوگا۔

اَجْبُرُهُمْ وَاَتَاَلَّفُهُمْ۔ میں انکی اصلاح کرتا ہوں اُنکا دل ملاتا ہوں (انکو روپیہ پیسہ اسلئے دیتا ہوں کہ وہ دل سے اسلام کیطرف مائل ہوجائیں۔)

اَلسَّائِمَةُ جُبَارٌ۔ چرنیوالا جانور (جو چھٹا ہوا چر رہا ہو) اگر کسی کو نقصان پہنچا تو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا۔

وَاجْبُرْنِی وَاهْدِنِی۔ میری مصیبت اور نقصان کی تلافی کر یعنی جو کچھ رنج یا نقصان ہوا ہے اُسکا نعم البدل کر دے اور مجھ کو سیدھے رستہ پر چلا۔

وَجِبْرِیَائِیْ۔ قسم میرے عظمت اور دبدبہ اور قہر کی۔

لَقِیَ مِنْهُ الْجَبْرِیَّةَ۔ اُس کو تکبر کرتا ہوا پایا۔

مَا اَرَادَ بِكَ جَبَّارٌ سُوْءً اِلَّا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِشَاغِلٍ اَوْ رَمَاهُ بِقَاتِلٍ۔ جب کوئی ظالم تجھ پر برائی کرنا چاہیگا تو اللہ اُسکو کسی مصیبت میں پھنسا دیگا یا قاتل کو اُسپر مسلط کریگا وہ قتل کیا جائیگا۔

لَا تَكُوْنُوْا عُلَمَاءَ جَبَّارِیْنَ۔ مغرور عالم مت بنو اپنے علم پر فخر کرنیوالے بلکہ علم کے ساتھ عاجزی اور انکساری اور تواضع اپنا شیوہ رکھو۔

اِیَّاكُمْ وَالتَّجَبُّرَ عَلَی اللّٰهِ۔ اللہ کے قرب پر غرہ کرکے لوگوں سے غرور مت کرو (یہ سمجھ کر ہم بڑے عابد زاہد ہیں اور ہم کو اللہ کا قرب حاصل ہے دوسرے بندگان خدا پر تفوق مت جتاؤ وہ شہنشاہ بے نیاز ہے دم بھر میں تم کو مردود کر دیگا اور جنکو تم حقیر سمجھتے ہو انکو اپنا قرب عطا فرمائیگا۔ جان پدر اگر تو زم بخفتی ازاں بہ کہ در پوستین خلق افتی۔ اب یہ اقوال جو منقول ہیں لوائی ارفع من لواء محمد یا پنجہ با پنجہ خدا دارم من چہ پروائی مصطفےٰ دارم کفر کے کلمات ہیں اللہ ایسی بے ادبیوں سے محفوظ رکھے اگر کسی اچھے شخص سے یہ کلمات نقل کئے جاتے ہیں تو سمجھنا چاہیے کہ اُسپر افترا اور بہتان ہے اُس نے ہرگز ایسا نہ کہا ہوگا البتہ اگر دیوانگی یا جنون یا جذب کی حالت میں اُس سے ایسے کلمے نکل گئے ہونگے تو اور بات ہے لیکن حالت صحو میں اُس نے استغفار کیا ہوگا۔ بعضوں نے ان کلمات کی تاویل بھی کی ہے مگر انکو یہ معلوم نہیں کہ تاویل کی ضرورت اللہ و رسول کے کلام میں واقع ہوتی ہے جو خطا سے معصوم ہیں باقی لوگوں کے کلمات میں تاویل کی ضرورت ہی کیا ہے کالائی بد بریش خاوند اُنہی کے منہ پر مار دینا چاہیے۔

إِنَّ عَبْدًا لَمْ يَتَجَبَّرْ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا تَجَبَّرَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ جو بندہ اللہ کے قرب پر مغرور ہوگا وہ اللہ کے رسول پر گویا غرور کرتا ہے (سمجھتا ہے کہ ہم بھی کوئی چیز ہیں اور پیغمبر کے بن توسل ہم کو بارگاہ پروردگار میں رسائی ہے یہ خیال تباہ کرنیوالا ہے بغیر پیغمبر کی غلامی اور کفش برداری کے خدا کا تقرب مسلمانوں کو حاصل نہیں ہو سکتا اور کتنا ہی تقرب حاصل ہو جائے مگر پیغمبر صاحب کے قرب کے سامنے تمہارا تقرب بے حقیقت رہیگا۔

جِبْرَئِیْلُ یا جَبْرَئِیْلُ یا جِبْرِیْلُ یا جَبْرَائِیْلُ مشہور فرشتے ہیں جو وحی لانے پر مامور ہیں یہ لفظ عبری ہے اسکا معنی اللہ کا بندہ۔

هُوَ الَّذِیْ لَمْ یُغْلِقْ بَابَهٗ دُوْنَهُمْ فَیَاکُلُ قَوِیُّهُمْ ضَعِیْفَهُمْ وَ لَمْ یَجْبُرْهُمْ فِیْ بُعُوْثِهِمْ فَیَنْقَطِعُ نَسْلُ اُمَّتِیْ۔ اچھا حاکم وہ ہے جو اپنا دروازہ رعیت سے بند نہ کرے (ہر ایک رعیت کو اپنے تک آنے اور پہنچنے دے کی پہرہ انکے روکنے کو نہ رکھے خود یہ صفت اللہ تعالے نے حضرت عمر پر ختم کردی تھی ایک ایک بڑھیا آپ تک پہنچتی اور اپنا عرض حال کرتی۔ آپ کے بعد چند ہی بادشاہ ایسے خدا ترس رعیت پرور گذرے ہیں باقی اکثر بادشاہ تو خدا کی پناہ ایسے مغرور ہیں کہ رعیت تو کجا عرضی تک بھی اُن تک پہنچنا دشوار ہے، اور تو اور بادشاہوں کے وزیر اور امیر اور ادنی ادنی عہدہ دار ایسے مغرور ہیں کہ غریبوں کی رسائی اُن تک نہیں ہو سکتی اور نہ کبھی عام مجمعوں میں جیسے عید یا جمعہ میں تشریف لاتے ہیں ہر وقت عورتوں کی طرح پردہ نشین رہتے ہیں اور خلق اللہ کی نظر سے محجوب بعضے بادشاہ تو ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے عرضی دینا اور عرض حال بھی کرنا داخل جرم رکھا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ) ورنہ زبردست کمزور کو کھا جائیگا اور جہاد میں جانے کے لئے جبر نہ کرے (کہ خواہ مخواہ سب مسلمان جہاد میں جائیں) ایسا کرکے میری امت کی نسل کاٹ دے۔

لَا جَبْرَ وَ لَا تَفْوِیْضَ وَ لٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ۔ بندے (جمادات کی طرح) بالکل مجبور نہیں ہیں نہ بالکل قادر ہیں (اپنے افعال کے آپ خالق جو چاہیں بدون ارادہ اور مشیت الٰہی کے کریں) بلکہ بیچ بیچ میں انکا حال ہے (وہی مذہب اہل حدیث کا ہے کہ بندے کو اللہ تعالے نے اختیار دیا ہے مگر یہ اختیار ظاہری ہے اور اللہ کے ارادہ اور مشیت کے سامنے وہ مجبور ہیں اُن سے وہی کام سرزد ہوگا جو اللہ تعالے نے ازل سے انکی تقدیر میں لکھدیا ہے۔

فَائِدَہ۔ یہ امام جعفر صادق کا قول ہے اور اس سے اُن لوگوں کا قول باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تصرف فی الکائنات کا اختیار دیدیا تھا یہی تو تفویض ہے جو ہندو کے مشرک برہما اور وشن اور شیو کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں امام صاحب نے اس اعتقاد کو باطل کیا اور تفویض کی نفی کی جَبْرِیَّۃ وہ فرقہ جو بندے کو (کنکر پتھر کیطرح) بالکل مجبور کہتا ہے (یہ بھی) ایک صریح غلطی ہے کیا رعشہ کی حرکت میں اور اختیاری حرکت میں کوئی فرق نہیں۔ قَدَرِیَّۃ وہ فرقہ جو بندے کو بالکل قادر اپنے افعال کا خالق سمجھتا ہے تفویض کے یہی معنی ہیں۔

جَبَرَ اللّٰهُ وَهْنَکُمْ۔ اللہ تعالے نے تمہارے ضعف کی تلافی کردی۔

مُجَبِّرٌ۔ جو ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑتا ہے۔

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔ مشہور صحابی ہیں محب اہل بیت (ایک بار میں نے آپ کو خواب میں دیکھا جیسے وہ

وضو کر رہے ہیں اور آنحضرتؐ سامنے ایک بلند
پہاڑی پر تشریف رکھتے ہیں اُس پہاڑ پر اور بھی کئی
آدمی تھے میں نے اُن سے پوچھا آپ کون صاحب ہیں؟
کہنے لگے میں جابر بن عبداللہ انصاری ہوں میں نے کہا
سبحان اللہ آپ تو آنحضرتؐ کو خوب پہچانتے ہیں
بھلا بتلایئے تو اُن لوگوں میں جو سامنے پہاڑی پر ہیں
آنحضرتؐ کون سے ہیں؟ انھوں نے کہا دیکھو وہ
سفید عمامہ باندھے ہوئے میں نے دور ہی سے آپ کی
زیارت کی لیکن قرب نصیب نہیں ہوا قرب کیسے ہو
کہاں ہم گنہگار ناپاک اور کہاں وہ خدا کا محبوب مقدس
اور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

جَابِرُ جُعْفِیْ۔ ایک شیعی راوی ہے اہل سنت اُسکو
ضعیف بلکہ کذاب کہتے ہیں اور امامیہ اُسکو ثقہ اور
عالم جانتے ہیں وہ کہتا تھا مجھکو امام محمد باقر سے ستر
ہزار حدیثیں پہنچی زہیر نے کہا وہ کہتا تھا پچاس ہزار
حدیثیں مجھکو ایسی یاد ہیں کہ میں نے اُن میں سے ایک
بھی کسی سے بیان نہیں کی پھر ایک روز ایک حدیث
بیان کی اور کہنے لگا یہ انہی پچاس ہزار میں سے ہے
امام محمد باقر سے کہنے لگا میں آپ پر صدقے آپ نے
میرے اوپر اسرار کا بوجھ لاد دیا جو میں کسی سے بیان
نہیں کر سکتا مگر کبھی وہ میرے دل میں ایسا زور کرتے
ہیں کہ میں دیوانہ کی طرح ہو جاتا ہوں امام نے فرمایا
ایسی حالت میں تو جبانہ (جنگل) کیطرف جا وہاں ایک
گڑھا کھود اُسمیں سر لٹکا کر کہتا رہ محمد بن علی باقر
نے مجھ سے یہ بیان کیا (اس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی
سنے بھی نہیں اور تیرے دل کا بخار نکلجائے۔

لَا یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا الْمُجْبُوْرُ۔ مجمع البحرین
میں ہے کہ بعضوں نے مجبور حائے حطی سے، بعضوں
نے مجبور خائے معجمہ سے روایت کیا ہے اور اخیری روایت
صحیح معلوم ہوتی ہے یعنی وہی رضاعت باعث حرمت
ہے جو معلوم اور مشہور ہو۔

اَلْمَسْحُ عَلَی الْجَبَائِرِ۔ پٹکیوں پر مسح کرنا۔ یہ جبیرہ
یا جبارہ کی جمع ہے۔

یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ۔ اے ہر ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے
والے۔

جُبِرْتُ الْیَتِیْمَ۔ میں نے یتیم کو دیا۔

جَبْلٌ۔ پیدا کرنا، طبیعت میں رکھنا، جبر کرنا، کیچڑ بنانا۔

جَبَلٌ۔ پہاڑ، سردار، بخیل۔

جِبِلَّۃٌ۔ جماعت۔

جُبُلَّۃٌ۔ کثرت۔

جِبِلٌّ۔ خلقت۔

جَبِیْلَۃٌ۔ قبیلہ۔

کَانَ رَجُلًا مَجْبُوْلًا۔ عبداللہ بن مسعود موٹے گٹھے
ہوئے آدمی تھے۔

اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہٖ وَمِنْ خَیْرِ مَا جُبِلَتْ عَلَیْہِ
میں تجھ سے اُسکی بھلائی اور جس بات پر اُس کی فطرت
ہوئی اُس کی بھلائی چاہتا ہوں۔

مَا لَکَ اَجْبَلْتَ۔ تجھ کو کیا ہوا بس ٹھہر گیا رُک گیا
یہ اَجْبَلَ الْحَافِرُ سے ماخوذ ہے (یا اَجْبَلَ الشَّاعِرُ)
جب شاعر کلام سے رُک جائے اور کچھ نہ کہہ سکے
جب کھودنے والا پہاڑ تک یا ایسے پتھر تک پہنچ
جائے جس میں کدال کام نہیں کرتی۔

فَکَنَّی بَیْنَ الْجَبَلَیْنِ۔ مکہ کے دونوں طرف جو
پہاڑ ہیں اُن کے درمیان بہیا نے ڈھانپ لیا
(کعبہ ڈوب گیا)

وَاجَبَلَاہُ۔ ہائے میرے پہاڑ (یعنی پہاڑ کی طرح
مضبوط اور سخت سردار)۔

اِنِّیْ وُلِدْتُ بِالْجَبَلِ۔ میں پہاڑ پر پیدا ہوا۔

(یعنی جبل شمر پر)

فِی السَّھْلِ یَنْبُتُ الزَّرْعُ لَا فِی الْجَبَلِ۔ کھیتی نرم ہموار زمین میں ہوتی ہے نہ کہ پہاڑ میں۔

جُبُلٌ۔ ایک بستی ہے دجلہ کے کنارے پر۔

جُبْنٌ۔ یا جُبُنٌ یا جَبَانَۃٌ۔ نامردی، بزدلی، بوداپن۔

فَلَمَّا کُنَّا بِظَھْرِ الْجَبَّانِ۔ جب ہم جنگل کی بلندی پر پہنچے۔

جَبَّانٌ اور جَبَّانَۃٌ۔ جنگل اور مقبرہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ اکثر جنگل میں بنایا جاتا ہے۔

جَبَانٌ اور جَبِیْنٌ۔ نامرد اور بزدل مرد ہو یا عورت جُبْنٌ اور جُبُنٌ اور جُبُنٌّ۔ جمے ہوئے دودھ کو بھی کہتے ہیں۔

مَاءُ الْجُبْنِ۔ دودھ کو پھاڑ کر یا جما کر اسکا پانی نکال لیتے نہایت مصفی خون اور مرطب بدن ہے معدے کو طاقت بخشتا ہے۔

نَاتِئُ الْجَبِیْنِ۔ بلند پیشانی بعضوں نے کہا جبین وہ مقام جو ابرو کے بال اُگنے کی جگہ تک ہو تو ہر آدمی میں دو جبین ہیں جو چہرے کے دونوں طرف ہیں۔

اُتِیَ بِجُبْنَّۃٍ۔ آپ کے پاس جما ہوا دودھ لایا گیا۔ (دودھ بکری کے بچے کے معدے کی رطوبت سے جماتے ہیں معلوم ہوا کہ وہ بھی پاک ہے عربی میں اسکو انفحہ کہتے ہیں۔

اِنَّکُمْ لَتُجَبِّنُوْنَ وَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَھِّلُوْنَ۔ تم تو (اے اولاد) نامرد بناتے ہو بخیل بناتے ہو جاہل بناتے ہو۔

اَلْوَلَدُ مَبْخَلَۃٌ مَجْبَنَۃٌ۔ اولاد آدمی کو بخیل اور بزدل (نامرد) کر دیتی ہے (اولاد کے لئے مال جوڑتا ہے بخیلی کرتا ہے لڑائی میں جانے سے دل چراتا ہے اولاد کی محبت میں دین کا علم حاصل نہیں کر سکتا۔ یا لوگوں سے جہالت کرتا ہے)

اَجْبَنْتُہٗ۔ میں نے اُسکو نامرد پایا یا نامرد سمجھا۔

جَبَّنْتُہٗ۔ کا بھی یہی معنی ہے۔

لَا تُجْزِیْ صَلٰوۃٌ لَا یُصِیْبُ الْاَنْفُ فِیْھَا مَا یُصِیْبُ الْجَبِیْنَ۔ وہ نماز درست نہ ہوگی جس میں ناک کو وہ چیز نہ لگے جو دونوں جبینوں کو لگتی ہے (مطلب یہ ہے کہ سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں کا زمین کو لگانا ضرور ہے)۔

اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ یَوْمَ الْعِیْدِ عَلٰی مَنْ خَرَجَ اِلَی الْجَبَّانَۃِ۔ عید کی نماز اُس پر ہے جو جنگل کی طرف نکلے۔

اُبْرُزْ اَنْتَ وَھُوَ اِلَی الْجَبَّانِ۔ تو اور وہ دونوں جنگل کو جاؤ۔

جَبْہٌ۔ پیشانی پر مارنا، بری طرح پیش آنا، سامنے آجانا۔

جَبْھَۃٌ۔ ذلت، رسوائی، اور پیشانی جہاں پر سجدہ کرتے ہیں، اور جماعت، اور چاند، اور گھوڑے،

لَیْسَ فِی الْجَبْھَۃِ صَدَقَۃٌ۔ گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا جبہہ گھوڑوں خچروں غلام لونڈی سب کو کہتے ہیں اُن میں کسی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

قَدْ اَرَاحَکُمُ اللّٰہُ مِنَ الْجَبْھَۃِ وَالسَّجَّۃِ وَالْبَجَّۃِ۔ اللہ نے تم کو ذلت اور رسوائی سے (یا جبہہ ایک بت کا نام ہے اُس کی پرستش سے) اور دودھ پانی ملا کر پینے سے (یا سجہ بھی ایک بت کا نام ہے اُس کے پوجے سے) اور اونٹ کا خون پینے سے نجات بخشی، راحت دلائی۔ (جبہہ اُن لوگوں کو بھی کہتے ہیں جو کسی کی دیت اُٹھانے یا تاوان دینے میں کوشش کر رہے ہوں اور جس کے پاس جائیں وہ اُنکی بات نہ ماننے سے شرم کرے)۔

فَقَالُوْا عَلَیْہِ التَّجْبِیْہُ۔ (آنحضرتؐ نے یہودیوں

سے پوچھا تمہارے نزدیک زنا کی سزا کیا ہے) انہوں
نے کہا مرد اور عورت دونوں کا منہ کالا کرنا اور اونٹ
یا گدھے پر اس طرح بٹھا کر ایک کا منہ اِدھر ہو ایک
کا اُدھر، تشہیر کرنا۔

جَبْوَۃٌ ۔ یا جِبَاوَۃٌ۔ اکٹھا کرنا، تحصیل کرنا۔

جَبَا۔ حوض یا کنوے سے پانی نکالنے کا مقام یا اُس
کے گرداگرد جو مٹی وغیرہ ہوتی ہے یا مینڈ۔

مَنْ اَجْبَا فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے کھیتی کو پختہ ہوجانے
کے پہلے بیچا۔ اُس نے سود کھایا۔ (یہ حدیث مع
شرح اوپر گذر چکی ہے جَبْءٌ میں مگر صاحب مجمع
نے اُسکو یہاں ذکر کیا ہے۔ صاحب نہایہ نے کہا
اصل میں یہ لفظ مہموز ہے مگر روایت بغیر ہمزہ کے
ہے شاید یہ راوی کی تحریف ہو یا اَربٰی کا قافیہ ملانے
کے لئے ہمزے کو گرادیا۔ بعضوں نے کہا اَجْبٰی
ناقص یائی ہے اُس سے یہ مراد ہے کہ اپنے اونٹ کو
زکوٰۃ کے تحصیلدار سے چھپایے تاکہ زکوٰۃ نہ دینا پڑے۔
بعضوں نے کہا بیع عینہ مراد ہے یعنی مثلاً ایک شخص کے
ہاتھ اُدھار ایک چیز سو روپیہ کو بیچنا پھر کچھ تر روپیہ نقد
دیکر اُس سے خرید لینا یہ بیع سود خواروں نے ایجاد
کی ہے)۔

فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰی جَبَاھَا۔ آنحضرتؐ اُس کنوے کی مینڈ پر بیٹھے

جِبَابَۃٌ بکسرۂ جیم۔ جو پانی حوض میں جمع کیا جائے۔

جَبْیٌ۔ یا جِبَایَۃٌ۔ جمع کرنا۔

تَجْبِیَۃٌ۔ ہاتھوں کو گھٹنوں یا زمین پر رکھ کر اوندھا
ہونا، سر جھکانا (یعنی رکوع یا سجدہ)

اِنَّھُمْ اشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا یُعْشَرُوْا وَلَا یُحْشَرُوْا
وَلَا یُجَبُّوْا فَقَالَ لَکُمْ اَنْ لَّا تُعْشَرُوْا وَلَا
تُحْشَرُوْا وَلَا خَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَّیْسَ فِیْہِ
رکوع۔ ثقیف کے لوگوں نے یہ شرط لگائی (اس
شرط سے اسلام قبول کیا) کہ ہم سے دسواں حصہ
پیداوار کا (زکوٰۃ میں) نہ لیا جائے اور جہاد کیلئے
ہم کو نہ نکالا جائے اور اونمے نہ کئے جائیں (یعنی
رکوع اور سجدہ ہم سے نہ کرایا جائے) (مطلب یہ
کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے) آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا
یہ دو شرطیں منظور کہ تم سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا نہیں
لیا جائیگا، جہاد کے لئے تم کو نہیں نکالیں گے مگر یہ
نہیں ہوسکتا کہ نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ دین کیا کام کا جس میں
رکوع اور سجود اللہ کی عبادت نہو۔ جابرؓ نے کہا
آنحضرتؐ کو یہ معلوم تھا کہ جب ثقیف کے لوگ مسلمان
ہوجائیں گے (اسلام کا نور اُن کے دل میں سما
جائیگا) تو پھر زکوٰۃ بھی دیں گے، جہاد بھی کرینگے
اس لئے آپ نے ان دو شرطوں کو منظور کرلیا مگر
نماز کے ترک کی اجازت نہ دی کس لئے کہ نماز کا
وقت تو ہر روز پانچ بار آتا ہے اور زکوٰۃ سال بھر
میں ایک بار دیجاتی ہے اور جہاد کا کوئی خاص وقت
مقرر نہیں ہے۔

فَیَقُوْمُوْنَ فَیُجَبُّوْنَ تَجْبِیَۃَ رَجُلٍ وَاحِدٍ
قِیَامًا لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ عبد اللہ بن مسعودؓ
نے قیامت اور نفخ صور کا ذکر کیا اور کہا پھر
لوگ کھڑے ہوں گے اور ایک بارگی ایک شخص
کی طرح کھڑے کھڑے پروردگار کے سامنے جھک
جائیں گے (رکوع کی آداب بجالائیں گے۔ بعضوں نے
کہا سجدے میں گر پڑیں گے)۔

فَاِذَا اَنَا بِتَلٍّ اَسْوَدَ عَلَیْہِ قَوْمٌ مُّجَبُّوْنَ
یُنْفَخُ فِی اَدْبَارِھِمْ بِالنَّارِ۔ یکایک میں ایک
کالا ٹیلہ (ٹبہ) دیکھا اُس پر کچھ لوگ اوندھے پڑے
تھے اُنکی گانڈوں میں آگ پھونکی جارہی تھی۔

كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُوْلُ إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مُجْبِيَةً جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ - یہودی کہتے تھے جب کوئی مرد اپنی عورت سے اُسکو اوندھا کر کے صحبت کرے تو لڑکا احول (یعنی ترچھی آنکھ کا) پیدا ہوتا ہے (جو ایک کو دو دیکھتا ہے)۔

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نہ اشرفی نہ روپیہ محصول میں کچھ نہ لوگے یہ اِجْتِبَاء سے ماخوذ ہے جسکا معنے ذرائع، آمدنی سے مال کی تحصیل کرنا۔ یا چننا، منتخب کرنا۔ اُسی سے مجتبیٰ آنحضرت ؐ کا لقب ہے اور مصطفےٰ یعنی چنے گئے اور منتخب کئے گئے تمام آدمیوں میں سے اِجْتِبَا کا معنی اختراع اور تراش لینے کے بھی آئے ہیں جیسے لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا میں۔

نَبَطِيٌّ فِي جِبْوَتِهِ - خراج جوڑنے اور تحصیل کرنے میں اُس کی حالت نبطی کی سی ہے (نبط ایک قوم ہے عجمیوں کی)۔

إِنَّهُ اجْتَبَاهُ لِنَفْسِهِ - آپ نے اُس کو خاص اپنے لئے چن لیا۔

بَيْتٌ مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ مُّجَبَّأَةٍ - حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت ؐ سے پوچھا بہشت میں قصب کا گھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا خولدار موتی کا ایک گھر۔ ابن وہب نے مُجَبَّأَة کا یہی معنی کیا ہے خولدار۔ مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ خطابی نے کہا ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ مقلوب ہو اور جوب سے نکلا ہو جس کے معنی کاٹنے کے ہیں اور جوب اُس گڑھے کو بھی کہتے ہیں جو پتھر یا لکڑی میں کیا جائے اُس میں پانی اکٹھا ہوتا ہے۔

میں :- کہتا ہوں جَبَّى الرَّجُلُ - کے معنی لغت میں یہ آئے ہیں کہ آدمی اوندھا ہو گیا بشکل رکوع اُس کی مناسبت موتی سے نہیں نکلتی تو یقیناً یہ اور کوئی لفظ ہوگا جس کو راوی نے تحریف کر دیا۔

جَابِي - تحصیلدار، اور ٹڈی۔

جَابِيَة - ایک بستی کا نام ہے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ التَّاءِ

جَتٌّ - ٹٹول کر جانور موٹا ہے یا دُبلا۔ بعضوں نے کہا اصل میں جَسٌّ تھا سین کو تاء سے بدل دیا۔

جَتْرٌ - چھاتا۔ چھتری شمسیہ۔ یہ معرب ہے چتر کا

جَيْتَر - ٹھنگنا۔ پست قد آدمی۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الثَّاءِ

جَثٌّ - ڈرنا، کاٹنا، جڑ سے اُکھیڑنا، مارنا۔

اِجْتِثَاثٌ - جڑ سے اُکھیڑنا۔

فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ فَجُئِثْتُ مِنْهُ کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا میں اُس کی وجہ سے ڈرایا گیا یا فَجَثَثْتُ مِنْهُ - میں اُس سے ڈر گیا یہ جَثَّ يَجُثُّ سے نکلا ہے یعنی ڈر گیا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے "میں اپنی جگہ سے اُکھیڑ ڈالا گیا"۔ ایک روایت میں فَجُئِثْتُ ہے۔ اُسکا ذکر اوپر گذر چکا۔

مَا نَرَى هٰذِهِ الْكَمْأَةَ إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي اُجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ فَقَالَ بَلْ هِيَ مِنَ الْمَنِّ - ایک شخص نے آنحضرت ؐ سے کہا یہ جو کھمبی (کرمتا) کا درخت ہے ہم سمجھتے ہیں یہ وہی درخت ہے جسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض آپ نے فرمایا واہ واہ کھمبی تو من میں سے ہے (جو اللہ تعالےٰ ن

بنی اسرائیل پر اُتارا تھا)۔
اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُثَّتِہٖ۔ یا اللہ زمین کو اُسکے جسم سے جدا رکھ۔

جَثْجَاثٌ۔ ایک زرد درخت ہے کڑوا خوشبودار اسمیں بابونہ کی طرح پھول ہوتے ہیں۔
وَعَرَصَاتُ جَثْجَاثٍ۔ اور جثجاث کے میدان۔
عرب کے ایک شاعر نے اپنے اونٹنی کی تعریف میں یہ مصرعہ کہا تَرْعَی الْعَرَارَ الْغَضَّ وَالْجَثْجَاثَا۔ (یعنی وہ اونٹنی تازی عرار اور جثجاث چرتی ہے عرار بھی ایک زرد رنگ کی خوشبودار گھانس ہے) اب اُسکو دوسرے مصرعے کے لئے کوئی قافیہ نہ سوجھا تو کمبخت کیا کہنے لگا وَاُمُّ عَمْرٍو طَالِقٌ ثَلٰثًا۔ ام عمرو اُس کی جورو تھی لوگوں نے کہا بھلا ام عمرو نے کیا قصور کیا جو تو نے اُس کو طلاق دیدیا۔ کہنے لگا میں کیا کروں وہ قافیہ میں آگئی ایسے ہی شاعروں کے باب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ۔

جَثْمٌ۔ یا جُثُوْمٌ۔ زمین سے لگ جانا۔ اپنی جگہ سے نہ ہلنا سینے کے بل گرنا۔
نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ۔ آپ نے جانور کو باندھ کر اُسکو تیروں (گولیوں) وغیرہ سے مارنے کو منع فرمایا (جیسے جاہل بے رحم لوگ کیا کرتے ہیں۔ بے زبان پرندوں کو باندھ کر اُنکو نشانہ بناتے ہیں۔ یہ عام ہے ہر جانور کو شامل ہے مگر اکثر پرندوں اور خرگوش وغیرہ میں یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے)۔
فَلَزِمَهَا حَتّٰى تَجَثَّمَهَا۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ رہا یہانتک کہ اُسپر چڑھ بیٹھا۔
اَلشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِهٖ۔ شیطان اُسکے دل پر جم گیا ہے۔

فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ۔ آدمی کے جسم میں۔
اَلشَّيْطَانُ يَلِيْ بِرُ ابْنُ اٰدَمَ بِكُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا اَعْيَاهُ جَثَمَ لَهٗ عِنْدَ الْمَالِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِهٖ شیطان آدمی کو ہر طرح گھماتا رہتا ہے (جسطرح ناچ چاہتا ہے نچاتا ہے) جب کوئی آدمی شیطان کو تھکا ڈالتا ہے (اُسکو عاجز کر دیتا ہے اُسکے داؤ میں نہیں آتا) تو وہ کیا کرتا ہے مال دولت آنے پر اُس کے پاس جم جاتا ہے اُس کی گردن تھام لیتا ہے۔
ہم لوگوں نے کئی آدمیوں کو دیکھا جو بڑے عابد زاہد شب بیدار تہجد گذار تھے اتفاق سے اُنکو دولت مل گئی تو سارا التقوٰی اور زہد بھول گئے۔ دنیا میں ایسے مشغول ہوئے کہ دین کے کاموں کا ذرا بھی خیال نہ رہا۔
رَجُلٌ جَثَامَةٌ یا جُثَمَةٌ بڑا سونیوالا۔

جُثُوٌّ۔ یا جُثِیٌّ۔ ناقص داوری ہو یا ناقص پائی۔ گھٹنوں کے بل بیٹھنا۔ یا انگلیوں کی نوکوں پر کھڑا ہونا۔
مِنْ اٰدَابِ الدُّعَاءِ الْجُثُوُّ۔ دعا کے آداب میں یہ بھی ہے کہ آدمی دو زانو بیٹھے (جیسے نماز میں بیٹھتا ہے)۔
مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کیطرح آواز نکالے (نوحہ کرے چیخے چلائے) تو وہ دوزخ میں ہے۔
جُثًا اور جُثًّا اور جِثًا۔ جثوۃ کی جمع ہے۔ پتھروں کا ڈھیر یا مٹی کا ڈھیر جیسے جُثَی ہر
مَنْ دَعَا يَا لَفُلَانٍ فَاِنَّمَا يَدْعُوْ اِلٰى جُثَا النَّارِ
جو شخص نام لیکر میت پر روئے کہے ہائے فلانے تو وہ دوزخ کے ڈھیر کیطرف بلاتا ہے۔

إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًى كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا۔ قیامت کے دن لوگوں کی جماعتیں ہو جائیں گی ہر جماعت اپنے پیغمبر کے پیچھے ہوگی، ایک روایت میں جُثِيًّا ہے بتشدید یاء یہ جَاثٍ کی جمع ہے یعنی گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے یا پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہونیوالے۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُوْ لِلْخُصُوْمَةِ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں سب سے پہلے دونوں زانوؤں کے بل بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں گا اور فریاد کروں گا کہ لوگوں نے میرے ساتھ ایسی ایسی بدسلوکی کی)۔

حَوْلَ جَهَنَّمَ جُثِيًّا۔ دوزخ کے گرداگرد زانوؤں کے بل بیٹھے ہوں گے۔

فَجَثَتْ فَتَاةٌ۔ ایک جوان عورت دونوں زانوؤں کے بل بیٹھی۔

رَأَيْتُ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ جُثًى۔ میں نے شہیدوں کی قبریں دیکھیں مٹی کے ڈھیروں کی طرح۔

فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ۔ جب ہم کو پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ایک مٹھا لے لیتے۔

إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مُجَبِّيَةً۔ بعضوں نے مُجَثَّاةً پڑھا ہے یعنی دونوں زانوؤں کے بل اوندھا کر کے (یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے)

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْحَاءِ

جُحٌّ کھانا۔ یا جح کھانا۔ جح کہتے ہیں خربوزے یا حنظل کو۔

أَجَحَّتِ الْمَرْأَةُ۔ عورت کے جننے کا وقت آن پہنچا۔

مَرَّ بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ۔ ایک عورت پر سے گذرا جس کی زچگی کا وقت نزدیک آلگا تھا۔

إِنَّ كَلْبَةً كَانَتْ فِي بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مُجِحًّا فَعَوَى جِرَاؤُهَا فِيْ بَطْنِهَا۔ بنی اسرائیل میں ایک کتیا جننے کے قریب تھی اس کا بچہ اس کے پیٹ ہی میں بھونکنے لگا (آواز کرنے لگا)۔

جَحْجَحٌ یا جَحْجَاحٌ۔ سخی، سردار، جَحَاجِحَةٌ اس کی جمع ہے۔ سیف ذی یزن کی حدیث میں ہے بِيْضٌ مَرَازِبَةٌ غُلْبٌ جَحَاجِحَةٌ۔

أَمُتَأَمِّلَةٌ أَمْ مُجَحْجِحَةٌ۔ کیا تامل کرنیوالی ہے یا رکنے والی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ لفظ مقلوب ہے اصل میں مُحَجْحِجَةٌ بتقدیم حائے مہملہ بر جیم معجمہ تھا۔

جَحْجَحْتُ۔ میں ایک بات کہنا چاہتا تھا مگر نہیں کہی، باز آگیا (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)۔

جَحْدٌ یا جُحُوْدٌ۔ جان بوجھ کر انکار کرنا، جھٹلانا۔

جَحْدَلَةٌ۔ پچھاڑنا۔ باندھنا، بھرنا، جوڑنا، محتاجی کے بعد مالدار بن جانا۔ جَحَّالٌ (شتربان) ہونا، جانور کو گرا کر پھر چلانا۔

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ رَأْسِيْ قُطِعَ وَهُوَ يَتَجَحْدَلُ وَأَنَا أَتْبَعُهُ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور وہ لوٹتا پلٹتا جا رہا ہے میں اس کے پیچھے لگا ہوا ہوں تو یَتَجَحْدَلُ کا معنی یہ ہوگا وہ پچھڑ رہا ہے مگر یہ معنی یہاں نہیں بنتا۔ معلوم ہوا کہ راوی کی غلطی ہے اس نے بجائے یَتَدَحْرَجُ کے يَتَجَحْدَلُ کر دیا۔

جُحْرٌ۔ سوراخ میں گھس جانا، آنکھ کا بیٹھ جانا، دیر کرنا۔

جُحْرٌ۔ سوراخ۔ بل، اس کی جمع جِحَرَةٌ اور أَجْحَارٌ اور أَجْحِرَةٌ ہے۔ عام لوگ جحر کو معنی دبر استعمال

کرتے ہیں۔

لَيْسَتْ عَيْنُهُ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا جَحْرَاءَ ۔ دجال کی آنکھ نہ اُٹھی ہوگی نہ اندر گھسی ہوگی۔ بعضوں نے اسکو جَخْرَاءَ پڑھا ہے جیم معجمہ پھر خائے معجمہ سے۔ اُس کے معنی آگے آتے ہیں۔

إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ حَرُمَ الْجُحْرَانُ ۔ بہ ضمہ نون اور بہ کسرۂ نون دونوں طرح مروی ہے۔ اول صورت میں یہ معنی ہوگا کہ حیض کی حالت میں عورت کی فرج حرام ہے۔ جُحران فرج کو کہتے ہیں اور جب نون مکسور ہو تو یہ تثنیہ ہوگا جحر کا۔ یعنی دونوں سوراخ (فرج اور دبر) حرام ہوں گے ابن جوزی نے کہا کسرہ کی روایت غلط ہے کیونکہ دبر تو ہمیشہ سے حرام ہی ہے حیض کی حالت میں اسکا حرام ہونا کیا معنی۔ بعضوں نے کہا حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ دبر کا سوراخ تو پہلے ہی سے حرام ہے جب حیض آیا تو دونوں حرام ہوگئے۔

اِطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَعْضِ حُجَرِهٖ ۔ ایک سوراخ سے آنحضرت ص کے کسی حجرے میں جھانکا (یہ جھانکنے والا مروان تھا جس کو آپ نے مدینہ سے نکلوا دیا تھا۔)

تَلْدِغُ اَبُوْ بَكْرٍ مِّنَ الْجُحْرِ ۔ ابو بکر صدیق رض کو (غار ثور میں) ایک سوراخ سے ڈنک مارا گیا (جس میں انہوں نے اپنا پاؤں لگا دیا تھا)۔

لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُمْ ۔ (تم بھی اگلی امتوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال چلوگے اگر وہ گھوڑپھوڑ کے سوراخ میں گھسیں تو تم بھی ان کے پیچھے پیچھے گھس جاؤ گے (یعنی اپنی عقل اور فہم سے کام لینا چھوڑ دو گے بس نصاریٰ کی تقلید پر چلا دو گے۔ آپ کا ارشاد بالکل پورا ہوا۔ ہمارے زمانہ میں تو مسلمانوں نے کھانے پینے پہننے فکر کی آرایش زیب وزینت معاشرت کے کل امور میں نصاریٰ کی تقلید اختیار کر لی ہے اور یہ نہیں سوچتے کہ کون سا کام اُنکا قابل تقلید ہے اور کونسا قابل رد وانکار۔ نہ اس میں فکر کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کی آب وہوا اور مزاج ان کاموں کو مقتضی ہے یا نہیں ؟)

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْجُحْرِ ۔ کوئی تم میں کی (زمین کے) سوراخ میں پیشاب نہ کرے (کیونکہ شاید اُس میں کوئی زہریلا جانور ہو وہ نکلکر کاٹ لے۔ کہتے ہیں سعد بن عبادہ نے ایک سوراخ میں پیشاب کیا اُس میں جن رہتے تھے۔ انہوں نے سعد کو قتل کر ڈالا۔ ایک لونڈی نے سوراخ میں پیشاب کیا جن اُس پر چڑھ بیٹھا وہ بیمار ہوگئی۔ ایک بزرگ نے اس جن سے کہا کیوں اس لڑکی کو ستاتا ہے چھوڑ دے وہ کہنے لگا اسکو تو مار کر چھوڑونگا۔ اس کہ میں نے نماز پڑھنے کے لئے مصلّےٰ بچھایا تھا اُس نے ایک دم آن کر اُس پر پیشاب کر دیا)

فِيْ جُحْرَيْ اُذُنَيْهِ ۔ اُس کے دونوں کان کے دونوں سوراخوں میں۔

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ يَا لَا يُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ

جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ - مومن کو ایک ہی سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں مارا جاتا۔ (پہلے ڈنک میں وہ ہوشیار ہو جاتا ہے پھر ایسا کام نہیں کرتا جیسے کہتے ہیں دودھ کا جلا مٹھا (چھاج) پھونک پھونک کر پیتا ہے)۔

مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ - آزمودہ را آزمودن جہل است۔

بَالَ فِي الْجُحْرِ - سوراخ میں پیشاب کیا۔

جَحْش - کھال چھیلنا۔

إِنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ - آنحضرت گھوڑی پر سے گر پڑے آپ کے ایک طرف کا جسم چھل گیا (اللہ نے بچا دیا اور زیادہ ضرب نہیں آئی)۔

بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُجَاحِشُ - (جب قیامت کے دن آدمی کے اعضا اس کے خلاف گواہی دیں گے تو وہ کہیگا چلو دور ہو میں تمہارے ہی لئے تو بچاؤ کرتا رہا تھا، اپنے برے اعمال سے مکر گیا تھا کہ تم کو تکلیف نہ پہونچے)۔

فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْسَرُ - آپ کے بائیں طرف کا جسم چھل گیا۔ جحش گدھے کے بچے کو بھی کہتے ہیں۔ اور جحش حضرت زینب کے والد کا بھی نام تھا)۔

جُحُوظ - آنکھ باہر نکل آنا یا آنکھ بڑی ہونا ٹکٹکی لگانا، گھورنا۔

جَحْظ گھورنا۔

جَاحِظ - معتزلہ کا ایک عالم گذرا ہے جو بڑا ادیب بھی تھا۔

وَأَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ جُحَّظٌ تَنْتَظِرُونَ الْعَدْوَةَ - تم اس دن آنکھیں نکالے ہوئے نسادے کے منتظر تھے (یہ حضرت عائشہ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

جَحْف - کھال چھیلنا، کھودنا، اکٹھا کرنا، لات مارنا، باہر نکالنا، مائل ہونا، گیند کھیلنا، اچک لیجانا۔

إِجْحَاف - اٹھانا، لیجانا، ہلاک کرنا، نزدیک ہونا۔

خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً فَإِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَارْفُضُوهُ - سرکاری منصب یومیہ ماہوار سالانہ ششماہی جب تک منصب رہے (یعنی شریعت کے موافق امام برحق عطا کرے) تو لو پھر جب قریش کے لوگ بادشاہت کیلئے تلواریں چلائیں (ایک دوسرے سے لڑیں) تو اسکو چھوڑ دو۔ (کسی فریق کے ساتھی نہ بنو اپنی گذر اور طرح سے کرلو۔ مثلاً تجارت، صنعت، زراعت وغیرہ سے)۔

إِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ أَجْحَفَتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ - میں نے ان لوگوں کے لئے معاشیں مقرر کیں جن کو احتیاجوں نے فقیر بنا دیا (ان کے پاس مال متاع نہیں رہا)۔

إِنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاجْتَحَفَ ابْنَتَهَا زَيْنَبَ مِنْ حِجْرِهَا - عمار بن یاسر رض بی بی ام سلمہ کے پاس گئے وہ ان کے دودھ بھائی تھے اور انکی بیٹی زینب کو انکی گود سے چھین لیا۔

وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ - آپ نے شام والوں کا میقات جحفہ مقرر کیا۔ (یہ ایک مقام ہے مکہ مدینہ کے درمیان رابغ کے قریب)۔

فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ - اس بخار کو تو جحفہ میں بھیج دے (اس زمانہ میں وہاں یہودی رہتے تھے کہتے ہیں آپ کی دعا کا اثر اب تک باقی ہے۔ جو کوئی جحفہ کا پانی پیئے اسکو بخار آتا ہے)۔

سَيْلٌ جُحَافٌ - بہیا جو سب بہالے جائے۔

إِنْ بَسَطْتُ وَبَسَطُوا أَجْحَفْتُ بِهِمْ - اگر میں اسراف کروں وہ بھی اسراف کریں تو میں انکو نقصان پہنچانیوالا ہونگا۔

اَجْحَفَ بِعَبْدِہٖ۔ اپنے غلام کو ایسے کام کی تکلیف دی جو اُس سے نہ ہو سکے۔

جَحْمٌ۔ سلگانا۔ کھولنا، باز رہنا، شعلے مارنا۔

كَانَ لِمَيْمُوْنَةَ كَلْبٌ يُقَالُ لَهُ مِسْمَارٌ فَاَخَذَهُ دَاءٌ يُقَالُ لَهُ الْجُحَامُ فَقَالَتْ وَارَحْمَتَا لِمِسْمَارٍ۔ ام المؤمنین میمونہ کے پاس ایک کتا تھا اُسکا نام مسمار تھا اُسکو جحام کی بیماری ہوگئی (جحام ایک بیماری ہے جو کتے کے سر میں ہو جاتی ہے آنکھیں سوج جاتی ہیں) وہ کہنے لگیں ہائے بیچارہ مسمار رحم کے قابل ہے۔

جَحِيْمٌ۔ دوزخ کیونکہ اُس میں بہت سخت آگ ہے سخت شعلہ مارنیوالی آگ کو جو ایک گڑھے میں ہو اُسکو جحیم کہتے ہیں۔ جحمہ بھی اسی کے معنی میں ہے۔

جُحْمَةُ الْاَسَدِ۔ یعنی شیر کی آنکھ چونکہ وہ آگ کی طرح چمکتی اور سرخ ہوتی ہے۔

جَاحِمٌ۔ بہت گرم مکان۔

اَجْحَمَ۔ باز رہا۔

جَحْمَرٌ۔ بڑھیا اسیطرح جحمرش اُسکی تصغیر جحیمر آتی ہے شین تصغیر میں گر جاتی ہے۔

اِنِّی امْرَاَةٌ جُحَيْمِرٌ۔ میں بوڑھی عورت ہوں۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْخَاءِ

جَخْجَخَةٌ۔ پکارنا، چلانا، گرانا، جماع کرنا۔

اِذَا اَرَدْتَ الْعِزَّ فَجَخْجِخْ فِيْ جُشَمٍ۔ اگر تو عزت چاہتا ہے تو جشم قبیلے کو پکار اُن میں شریک ہو جا۔ (جشم ایک قبیلہ ہے بنو حارث کا)۔ جخجخ صیغہ امر ہے جخجخہ سے بفتح جیم معجمہ وسکون خائے معجمہ وکسرہ جیم معجمہ وسکون خائے معجمہ۔

جَخٌّ۔ لیٹنا۔ جماع کرنا نماز میں پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھنا۔

كَانَ اِذَا سَجَدَ جَخَّ۔ آنحضرت جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے ایک روایت میں جخی ہے۔

جَخَرٌ۔ کنوئے کا منہ بڑا کرنا، بدبودار ہونا، بڑا ہونا، خالی ہونا۔

جَخْرَاءُ وہ عورت جس کی فرج بدبودار ہو

عَيْنٌ جَخْرَاءُ۔ چیپڑ والی آنکھ۔

عَيْنُ الدَّجَّالِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَخْرَاءَ۔ دجال کی آنکھ نہ اُٹھی ہوگی نہ چیپڑ والی (بالکل اور تنگ۔)

جَخْفٌ۔ فخر کرنا، اترانا، سوجانا، خراٹے لینا، ڈرانا۔

جَخَّافٌ۔ مغرور۔

فَالْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ جَخْفًا جَخْفًا۔ حضرت عمر نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگے فخر زمانہ ہو فخر زمانہ۔ ایک روایت میں جَفْخًا جَفْخًا۔ ہے یہ مقلوب ہے۔

نَامَ وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰى سَمِعْتُ جَخِيْفَهُ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ آنحضرت بیٹھے بیٹھے سو گئے یہانتک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

جَخْوٌ۔ اوندھا کرنا۔

تَجْخِيَةٌ۔ نماز میں بازو پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا، جھک جانا۔

اِذَا سَجَدَ جَخّٰى۔ آپ سجدے میں تجخیہ کرتے۔

كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا۔ جیسے جھکا ہوا کوزہ (اُس میں پانی نہیں رہتا یہ مثال اُس دل کی دی جس میں نیک بات نہیں ٹھہرتی)۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الدَّالِ

جَدْبٌ۔ قحط سالی، خشکی، عیب کرنا۔

اَجْدَبَ الْقَوْمُ۔ اُن لوگوں پر قحط ہوا۔

اَرْضٌ جَدْبٌ۔ قحط زدہ زمین یا خشک اور سخت جو پانی نہ چوسے اُس کی جمع اَجْدُبٌ۔ پھر اُس کی جمع اَجَادِبُ ہے۔

وَكَانَتْ فِيْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ۔ اُسمیں کچھ زمینیں خشک اور سخت تھیں جنھوں نے پانی روک رکھا۔ (پیا نہیں) خطابی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح اَجَارِدُ ہے یعنی صاف پٹپڑ جنمیں روئیدگی نہ ہو۔ بعضوں نے اَحَادِبُ حاء حطی سے روایت کیا ہے یعنی اُونچی اور بلند زمینیں۔ صاحب نہایہ نے کہا صحیحین میں اَجَادِبُ ہے جیم معجمہ سے۔

هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَاَجْدَبَتِ الْبِلَادُ۔ اونٹ جانور مر گئے اور بستیاں قحط زدہ ہو گئیں۔

وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ۔ اور دوسری قحط زدہ ہے یہ ضد ہے خِصْبَةٌ کی۔

اِنَّهُ جَدَبَ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔ عشا کی نماز کے بعد گپ شپ کرنا (نقلیں حکایتیں داستان سننا) برا جانا معیوب رکھا کیونکہ اب کہنے سے تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی بلکہ صبح کی نماز بھی وقت پر ادا نہ ہونیکا ڈر ہوگا۔

اِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ مُجْدِبَةً فَانْجُوْا عَلَى الدَّوَابِّ۔ جب زمین قحط زدہ ہو تو جانوروں کو اُس پر سے تیز لیجاؤ (جلدی وہاں سے گذر جاؤ)۔

جَدَثٌ۔ قبر۔ اُس کی جمع اَجْدَاثٌ ہے۔

فِيْ جَدَثٍ يَّنْقَطِعُ فِيْ ظُلْمَتِهٖ اٰثَارُهَا۔ قبر میں جس کی تاریکی سے اُسکے نشان مٹ جائیں گے

نُبَوِّئُهُمْ اَجْدَاثَهُمْ۔ ہم اُن کو اُنکی قبروں میں اُتار دیں گے وہاں جگہ دیںگے۔

جَدْحٌ۔ ستو پانی میں گھولنا۔

اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا۔ اُتر ہمارے لئے ستو گھول

مِجْدَحٌ۔ سہ شاخہ کفچہ جس سے شربت وغیرہ ملاتے ہیں۔

جَدَحُوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ شِرْبًا وَّبِيْئًا۔ انھوں نے اپنے اور میرے لئے ایک زہریلا شربت ملایا۔

لَقَدِ اسْتَسْقَيْتُ بِمَجَادِيْحِ السَّمَاءِ۔ میں نے آسمان کی کارتیوں (منازل نجوم جنکو دیکھ کر عرب لوگ یہ کہتے تھے کہ اب پانی برسیگا) سے پانی چاہا (اب ضرور پانی برسیگا)۔

مَجَادِيْحُ۔ جمع ہے مِجْدَحٌ کی۔ وہ ایک ایسی کارتی (منزل) ہے جسکو عرب لوگ سمجھتے تھے کہ وہ خطا نہیں کرتی ضرور اُس سے پانی برستا ہے (یہ تین ستارے ہیں سہ شاخہ کفچہ کی طرح) بعضوں نے کہا وہ دبران ہے (جو چاند کی ایک منزل ہے وہاں پانچ ستارے اکٹھا ہیں) حضرت عمرؓ کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ اُن منزلوں سے میں نے پانی چاہا کیونکہ یہ تو کفر اور جاہلیت کی رسم ہے اُنکا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگوں کا استغفار اور پروردگار کی بارگاہ میں گڑگڑانا یہ اُن ساری منزلوں کے برابر ہے جن کو عرب لوگ پانی چاہا کرتے تھے۔

جُدْجُدٌ۔ کنواں جس میں بہت پانی ہو اور ایک چھوٹا پرندہ جو ٹڈی کے برابر ہوتا ہے رات کو بہت آواز کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا پپیا (مرصر) کو کہتے ہیں

فَاَتَيْنَا عَلٰى جُدْجُدٍ مُتَدَمِّنٍ۔ ہم ایک کنوئے پر پہنچے جس کے گرد لید اور گوبر کی سبزی تھی۔ ابو عبیدہ نے

کہا صحیح تلی جُبِّ ہے۔ جُد کہتے ہیں اُس کنوے کو
جو اچھے سبز تروتازہ مقام پر واقع ہو۔
فِی الْجُدِّ جُدٍ یَمُوْتُ فِی الْوَضُوْءِ قَالَ لَا بَاْسَ
بِہٖ۔ اگر جد جد وضو کے پانی میں گر کر مر جائے تو کچھ
قباحت نہیں (کیونکہ اس میں خون نہیں ہوتا)۔

جَدٌّ۔ کاٹنا، کوشش کرنا، بڑا ہونا، نصیب، سعادت،
تونگری، عظمت، مالداری، دادا، نانا۔

جِدٌّ۔ ٹھیک، درست، سچی طور سے کہنا (یہ ہزل
کی ضد ہے) کوشش کرنا، یقینی ہونا، انتہا درجے کا
ہونا، نہر کا کنارہ۔

جُدٌّ۔ کنارہ، سٹاپا، کنواں جو سبز تروتازہ مقام
میں ہو، سمندر کا کنارہ۔

تَعَالٰی جَدُّكَ۔ تیری عظمت اور بزرگی بہت بلند
ہے۔

لَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ تیرے سامنے
تونگری کی تونگری کچھ کام نہ آئیگی (بلکہ نیک اعمال
کام آئیں گے) یا اُسکا نصیبہ یا اُسکا دادا نانا کچھ کام
نہیں آئیگا۔ بعضوں نے بکسرۂ جیم پڑھا ہے یعنی
کوشش کرنے والی کی کوشش کچھ کام نہ آئیگی۔

وَاِذَا اَصْحَابُ الْجِدِّ مَحْبُوْسُوْنَ۔ کیا دیکھتا ہوں
دنیا میں جو تونگر لوگ تھے وہ روک دیے گئے ہیں
(بہشت میں جانے سے)۔

دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ۔ نئے کپڑے منگوائے۔

اَصْحَابُ الْجَدِّ۔ نصیبے والے وجاہت والے
بعضوں نے کہا حکومت والے۔

کَانَ الرَّجُلُ اِذَا قَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ
عِمْرَانَ جَدَّ فِیْنَا۔ جب کوئی شخص ہم میں سے
سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ لیتا (انکو تفسیر
اور شان نزول وغیرہ سمیت یاد کر لیتا) تو اُسکا درجہ
بڑا ہوتا (وہ عالم گنا جاتا)۔

اِذَا جَدَّ فِی السَّفَرِ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ۔ آنحضرتؐ
کو جب جلدی سفر کرنا منظور ہوتا تو دو نمازوں کو ملا
کر پڑھ لیتے (اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو سفر
میں جمع کو جائز نہیں رکھتے)۔

جَدَّ یَجُدُّ یَجِدُّ جَدًّا بِهِ الْاَمْرُ یَا اَجَدَّ بِهِ
الْاَمْرُ یَا جَدَّ فِیْهِ یَا اَجَدَّ فِیْهِ۔ ان سب کے
ایک معنی ہیں یعنی کوشش کی، اہتمام کیا۔

لَئِنْ اَشْهَدَنِی اللّٰهُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قِتَالَ الْمُشْرِكِیْنَ لَیَرَیَنَّ اللّٰهُ مَا
اُجِدُّ یَا مَا اَجِدُّ یَا مَا اُجُدُّ۔ اگر اللہ تعالیٰ
مجھ کو آنحضرتؐ کے ساتھ مشرکوں کے کسی جنگ
میں حاضر کیا تو اللہ دیکھ لیگا میں کیسی کوشش کرتا
ہوں (کیسی بہادری سے لڑتا ہوں)۔

حَتّٰی اشْتَدَّ النَّاسُ الْجِدُّ لوگوں پر جہاد کیلئے کوشش
کرنا (سفر کرنا) سخت ہوا۔

هٰذَا جَدُّكُمْ۔ (یہ مدینہ کے یہودیوں نے آنحضرتؐ
کو آتے دیکھ کر انصار سے کہا) انصاری لوگو
تمہارا حاکم یا تمہارا نصیبہ یا تمہارا بزرگ یا تمہارا
نصیب آن پہنچا۔

كَتَبَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِی الْجَدِّ۔ کوفہ والوں نے
دادا کے باب میں لکھا جب باپ نہ ہو تو اُس
ترکے میں سے کیا ملیگا۔

نَهٰی عَنْ جِدَادِ اللَّیْلِ۔ رات کو کھجور کاٹنے سے
آپ نے منع فرمایا (کیونکہ رات کو مسکین اور فقیر
آ سکتے دن کو کاٹیں تو کچھ انکو بھی ملجاتی ہیں)۔

اَوْصٰی بِجَادٍّ مِائَةٍ وَسْقٍ لِلْاَشْعَرِیِّیْنَ
بِجَادٍّ مِائَةٍ وَسْقٍ لِلشَّیْبِیِّیْنَ۔ اشعری
کے لئے اتنی درختوں کی وصیت کی جن میں سے

وسق کھجور کاٹی جائے اور ایسی ہی شیئی لوگوں کیلئے۔

مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فَلَهٗ جَادُّ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ وَسْقًا

جو شخص جہاد کیلئے گھوڑا تیار رکھے اُسکو ایک سو پچاس وسق کھجور کے کٹاؤ کے موافق درخت دیے جائینگے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کے پاس گھوڑے بہت کم تھے)۔

اِنِّیْ کُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ۔ میں نے تجھ کو بیس وسق کھجور کے کٹاؤ کے درخت دئے تھے۔ (یہ ابوبکر صدیق رضؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا)۔

نَحَلَنِیْ اَبِیْ جَادَّ عِشْرِيْنَ۔ میرے والد نے مجھ کو بیس وسق کھجور کے کٹاؤ کے درخت دئے تھے۔ (ابوبکر صدیقؓ نے حالت صحت میں حضرت عائشہؓ کو اتنے کھجور کے درخت دے تھے مگر اُنکا قبضہ نہیں کرایا تھا تو مرض موت میں یہ فرمایا کہ اُن درختوں میں دوسرے وارثوں کا بھی حصہ ہے۔

مِنْ كُلِّ جَادِّ عَشْرَةٍ۔ ہر اُتنے درختوں میں جن میں دس وسق کھجور کاٹی جائے۔

عَلٰی جَدَدِ السَّلَامَةِ۔ سلامتی کے رستہ پر۔

جَدَّ لَهٗ۔ اُس کیلئے کاٹ دیا۔

يُسْلِفُنِيْ اِلَی الْجِدَادِ۔ کھجور کے کٹاؤ کے زمانہ تک مجھ کو قرض دے۔

يَجُدُّوْنَ۔ کاٹتے ہیں۔

لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا

کوئی تم میں سے ایسا نہ کرے کہ اپنے بھائی کی چیز ہنسی کے طور پر لے پھر سچ مچ اُسکو رکھ لے (یعنی جد کے طور پر تو ہازل اور لاعب کے بعد وہ جادّ ہوا)۔

اَجِدَّكُمَا لَا تَقْضِيَانِ كَرَاءَكُمَا۔ کیا سچ کہتے ہو (یا تم کو قسم ہے) تم اپنا کرایہ نہیں دینے کے۔

لَا يُضَحّٰی بِجَدَّاءَ۔ ایسی مادہ بکری قربانی نکرے جسکا دودھ بیماری کی وجہ سے خشک ہو گیا ہو۔ کہتے ہیں تَجَدَّدَ الضَّرْعُ تھن سوکھ گیا۔

جَدَّاءُ۔ وہ عورت جسکے پستان چھوٹی ہوں۔

اِنَّهَا بَجَدَّاءُ۔ وہ عورت چھوٹے پستان والی ہے

جُدَّ ثَدْيَا اُمِّكَ۔ خدا کرے تیرے ماں کی پستان کاٹی جائیں۔

كَانَ لَا يُبَالِیْ اَنْ يُّصَلِّیَ فِی الْمَكَانِ الْجَدَدِ۔ ہموار زمین پر نماز پڑھنے میں پرواہ نہیں کرتے۔ بعضوں نے جَدَد کے معنی باریک ریت کے کئے ہیں۔

فَوَحِلَ بِهٖ فَرَسُهٗ فِیْ جَدَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ۔ عقبہ بن ابی معیط کا گھوڑا ایک ہموار زمین میں کیچڑ میں پھنس گیا۔

كَانَ يَخْتَارُ الصَّلٰوةَ عَلَی الْجُدِّ اِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ

وہ نہر کے کنارے اگر ہو سکتا تو نماز پڑھنا پسند کرتے۔

جُدٌّ اور جُدَّةٌ۔ نہر یا سمندر کا کنارہ (بولو رٹ بندر ساحل)۔

جُدَّةُ۔ ایک شہر کا نام جو مکہ کے راستہ میں ہے عام لوگ اُس کو جَدَّہ بفتحہ جیم کہتے ہیں کیس لئے کہ وہاں حضرت حوا کی قبر ہے جو سب لوگوں کی دادی ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے اور قبر بھی جعلی اور مصنوعی ہے۔

وَاِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٍ عَنْ يَمِيْنِیْ۔ بڑے بڑے کھلے راستے میری داہنی طرف ہیں مرجَوَادّ جمع ہے جَادَّہ کی۔ جادّہ کہتے ہیں بیچ راستہ کو۔ بعضوں نے کہا بڑے راستے شاہراہ کو جس میں دوسرے راستے جا کر ملتے ہیں۔

وَاِذَا اَنَا بِجَوَادٍّ۔ یکایک میں بڑے راستوں میں تھا۔

مَا عَلَى جَدِيْدِ الْاَرْضِ۔ روئے زمین پر جو ہے یا نہیں ہے۔

جَدِيْد۔ موت کو بھی کہتے ہیں۔ اور بڑی نصیب والے کو، موٹی گدہی (مادیان) کو نئی چیز کو۔

كُلُّ جَدِيْدٍ لَذِيْذٌ اِلَّا الْمَوْتَ۔ ہر نئی چیز مزیدار ہے موت کے سوا۔

مترجم۔ کہتا ہے جن کو معلومات حاصل کرنیکا شوق ہے اُنکو موت بھی مزیدار معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہاں عالم آخرت کی باتیں کھلیں گی۔

لَوْ كَانَ اَحَدُكُمْ اِحْتَرَقَ بَيْتُهٗ مَا رَضِيَ حَتّٰى يُجِدَّهٗ يا يُجَدِّدَهٗ۔ اگر تم میں سے کسی کا مکان جل جائے تو وہ اُسوقت تک خوش نہیں ہوگا جبتک اُسکو پھر نئے سرے سے نہ بنالے۔

اَجَدُّ وَاَجْوَدُ مِنْ عُمَرَ۔ عمر سے زیادہ صاحب نصیب اور سخی۔

كَاِمْرَارِ الْحَدِيْدِ عَلَى الطَّسْتِ الْجَدِيْدِ۔ جیسے نئی طست پر لوہا پھراؤ۔

تَعَالٰى جَدُّهٗ۔ اُسکا فیض بلند ہے یا اُس کی حکوت عالی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ دِيْنَهَا۔ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اخیر پر (اس امت میں سے) ایک شخص ایسا پیدا کریگا جو دین کو تازہ کردیگا (جو جو بدعتیں لوگوں نے نکالی ہونگی اُنکو رد کریگا، بیان کردیگا، سچا سیدھا طریقہ سنت کا قائم کریگا۔)

(فَائِدَہٗ۔ ہر فرقہ اپنے طریق کے علما اور مشائخ کو اپنے اپنے زعم میں مجدد قرار دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بخوبی معلوم ہے کہ درحقیقت اس دین میں ہر صدی کے آخر میں کس کس کی ذات مجدد ہوئی ہے بظاہر جس عالم نے صدی کے آخر میں قرآن اور حدیث کی اشاعت کی ہو، بدعات کو مٹایا ہو وہی مجدد ہے۔ دوسری صدی کے آخر پر امام شافعی اور تیرھویں صدی کے آخر پر نواب ابوالطیب نور اللہ مرقدہٗ کی ذات معلوم ہوتی ہے اور بارھویں صدی کے آخر پر امام شوکانی یا شاہ ولی اللہ صاحب کی ذات فیض آیات واللہ اعلم باحوال عبادہ یجتبی من یشاء و یہدی الیہ من ینیب۔ ہنسی تو اُن نیم ملا مولویوں پر آتی ہے جو اپنے قلم یا زبان سے اپنے تئیں مجدد قرار دیتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ ہنسی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر آتی ہے جنہوں نے ماشاء اللہ نہ حدیث پڑھی نہ حدیث کی سند کسی محدث مستند سے لی۔ جو آپ کے دل میں آتا ہے وہ تکبندی کے طور پر حدیث و قرآن کے معنی کر لیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ کس نے میرے سوا اس صدی یعنی چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونیکا دعویٰ کیا ہے سبحان اللہ راس کے معنی اس حدیث میں شروع کے آپ ہی نے لیئے ہیں مگر مجددیت تو آپکی شان کا تنزل ہے آپ تو فرماتے ہیں میں مہدی ہوں، حارث ہوں، حراث ہوں، عیسیٰ ہوں، امام الزمان ہوں، مثیل عیسیٰ ہوں، عیسیٰ سے افضل ہوں، نبی ہوں، رسول ہوں، محمد مصطفےٰ ہوں۔ (بروزی طور پر) مالک کن فیکون ہوں (یعنی خدا ہی ہوں یا شریک خدا) اعاذنا اللہ من تلک الدعاوی الکاذبۃ والاقاویل الفاسدۃ)۔

اَتْعَسَ اللّٰهُ جُدُوْدَكُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری نصیبے خراب کرے۔

عَيْبُكَ مَسْتُوْرٌ مَا أَسْعَدَ جَدَّكَ - تیرا عیب ڈھکا ہوا ہے تو کیسا خوش نصیب ہے۔

إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ فَجُدَّ فِي جِهَازِهِ - جب کوئی مرجائے تو اُسکی تجہیز تکفین میں جلدی کر۔

فُلَانٌ مُحْسِنٌ جِدًّا - فلاں شخص پرلے سرے کا نیک ہے۔

أَسْقِنَا مَطَرًا جِدًّا طَبَقًا - ہم پر زور کا عام پانی برسا۔

أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يُمْشٰى بِهِ عَلٰى جَدَدِ الْأَرْضِ - میں تیرے اُس نام پاک کو وسیلہ سے مانگتا ہوں جسکو لے کر زمین پر چلتے ہیں۔

مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا أَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ - جس نے قبر کو نیا کیا اُس کی مرمت کی (اُسپر گلاوہ یا چونہ کاری کی یا قبر کو کھود کر اُس میں سے لاش نکالی) یا صورت (جاندار کی) بنائی یا بدعت نکالی وہ اسلام سے باہر ہوگیا۔

جَدِيدَانِ - رات اور دن۔

جُدُورٌ - پھل نکلنا، پتے نکلنا، دیوار کی آڑ میں چھپ جانا۔

جَدِيرٌ اور جَدِيرَةٌ - لائق، سزاوار۔

جِدَارٌ - دیوار جیسے حائط ہے

اِحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ - آنحضرتؐ نے زبیر سے فرمایا پانی کو اُس وقت تک (اپنے باغ میں روکے رکھو) جبتک وہ مینڈوں تک آجائے جَدر سے مراد یہاں وہ مینڈھ ہے جو چمن یا باغ کے گرد اٹھائی جاتی ہے۔ ایک روایت میں جُدُر ہے یعنی دیواروں تک ایک روایت میں جَذر ہے اُس کے معنی آگے آتے ہیں۔

أَخَافُ أَنْ يَدْخُلَ قُلُوْبَهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ - میں ڈرتا ہوں کہیں قریش کے دل میں اور کچھ آئے اگر میں حطیم کو کعبہ میں شریک کردوں

سَأَلْتُهُ عَنِ الْجَدْرِ أَهُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ نَعَمْ - میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کیا حطیم کعبہ میں داخل ہے فرمایا ہاں۔

جُدُرَاتُ الْمَدِيْنَةِ - مدینہ کی دیواریں، یہ جُدُر کی جمع ہے جو جدار کی جمع ہے۔

لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ - دیواروں پر کپڑا وغیرہ نہ منڈھو۔ (یہ تکبر والوں کا شیوہ ہے)۔

تَلَأْلَأَ فِي الْجُدُرِ - دیواروں میں چمک رہی تھی۔

اَلْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ - کھنبی گویا زمین کی چیچک (ستیلا) ہے۔ (جیسے چیچک بدن کا فضلہ ہے ایسے ہی کھنبی زمین کا فضلہ ہے جو بن بوئے بن پانی دئے خود بخود اُگ آتی ہے گویا کھنبی والے نے کھنبی کی برائی کی آنحضرتؐ نے اُسکا رد کیا فرمایا نہیں کھنبی تو اللہ کی عنایت ہے من کیطرح ہی جو بنی اسرائیل پر آسمان سے اُترتا تھا۔)

أَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فِي مُجَدَّرِيْنَ وَمُحَصَّبِيْنَ - ہم عبداللہ کے پاس ایسی جماعت میں آئے جن میں کچھ لوگوں کو چیچک نکلی تھی کچھ کو حصبہ (حصبہ کہتے ہیں چھوٹے چھوٹے دانوں کو وہ بھی ایک قسم کی چیچک ہی اُسکو ہندی میں کھسرا کہتے ہیں)۔

ذُو الْجَدْرِ - ایک چراگاہ ہے مدینہ سے چھ میل پر وہیں سے آنحضرتؐ کی اونٹنیاں ڈاکو لوٹ لے گئے تھے۔

يُصَلِّي فِي الْمِنٰى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ - آپ منیٰ میں بغیر سُترے کے نماز پڑھ رہے تھے (سامنے دیوار وغیرہ کوئی آڑ نہ تھی)۔

جَدَسٌ۔ ایک شاخ ہے قبیلہ لخم کی۔
مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ جَادِسَۃٌ قَدْ عُرِفَتْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ لَہٗ حَتّٰی اَسْلَمَ فَھِیَ لِرَبِّھَا۔ جس شخص کی کوئی بنجر (غیر آباد) زمین ہو جو جاہلیت کے زمانہ میں اُس کی کہلاتی تھی پھر وہ مسلمان ہو گیا تو وہ زمین اُسی کی رہے گی۔
جَادِسَۃ۔ اُجاڑ، ویران زمین اُس کی جمع جوادس ہے۔
جَدْعٌ۔ قید کرنا، ناک یا کان یا ہاتھ یا ہونٹ کاٹنا بعضوں نے کہا جدعٌ خاص ہے ناک کاٹنے کیلئے۔
جَدْعًا لَّہٗ۔ اُس کی ناک کٹے یا اُسکو بھلائی نہو (اس الفاظ سے عرب لوگ بد دعا کرتے ہیں)
نَھٰی اَنْ یُّضَحّٰی بِجَدْعَاءَ۔ بُچّی یا کنکٹی بکری کی قربانی سے منع فرمایا۔
ھَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْھَا مِنْ جَدْعَاءَ۔ تم کوئی جانور بچہ یا کنکٹا پیدا ہوتے دیکھتے ہو (لوگ اُس کو نکٹا یا کنکٹا کر دیتے ہیں اسی طرح ہر آدمی میں ابتدائی آفرینش سے توحید اور ایمان کی قابلیت ہوتی ہے لیکن ماں باپ عزیز و اقربا اُسکو مشرک اور کافر بنا دیتے ہیں۔)
خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِہِ الْجَدْعَاءِ۔ آپ نے اپنی کنکٹی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ سُنایا۔ (بعضوں نے کہا آپ کی اونٹنی کنکٹی نہ تھی بلکہ جدعا ر اُسکا نام تھا۔)
اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعُ الْاَطْرَافِ حَبَشِیٌّ۔ تم حاکم کی بات سنو اور مانو (جو شریعت کے خلاف نہ ہو) گو تمپر ایک حبشی اعضا کٹا ہوا غلام حاکم بنایا جائے (یعنی امام وقت کی طرف سے وہ نائب ہو یا امام وقت اس کو حاکم مقرر کرے تو اُسکی بھی اطاعت کرنا ضروری ہے ورنہ

امام کی مخالفت لازم آئے گی جو حرام ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہو کہ اگر حبشی غلام خلیفہ یا امام ہو جائے تو اُس کی اطاعت کرو کیونکہ خلافت اور امامت سوا قریش کے اور کسی کے لئے نہیں ہو سکتی بعضوں نے کہا قریشی کے لئے خلافت کا خاص ہونا اُسوقت ہے جب خلافت اہل حل وعقد کے مشورے سے قائم ہو لیکن اگر کوئی غیر قریشی بلکہ غلام نکٹا یا کنکٹا بھی زور زبردستی اور غلبہ سے حاکم بن جائے تو اُس کی بھی اطاعت کرنا چاہئے اُس کی مخالفت بھی حرام ہے گو وہ فاسق ہو جبتک صریح کفر اختیار نہ کرے۔ فقہائے حنفیہ کا یہی قول ہے انہوں نے متغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے۔
میں:۔ کہتا ہوں یہ قول صحیح نہیں ہے ورنہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت یزید کیساتھ بغاوت ہوگی حالانکہ یزید قریشی بھی تھا جو حرام ہے صحیح مذہب یہ ہے کہ خلافت اور امامت سوا قریشی کے لئے اور کسی کے واسطے نہیں ہو سکتی اور اسپر صحابہ کا اجماع ہو اگر کوئی غیر قریشی زور زبردستی سے خلیفہ بن جائے تو جبتک کوئی قریشی خلافت کے لئے کھڑا نہ ہو اُسکی اطاعت کرنا چاہئے لیکن اگر کوئی قریشی خلافت کے لئے کھڑا ہو تو سب مسلمانوں کو قریشی کے جھنڈے کے تلے جمع ہو کر غیر قریشی کو معزول کرنا چاہئے اسی طرح اگر قریشی خلیفہ بھی فسق و فجور اختیار کرے احکام شرعی کو بدل دے نماز ترک کر دے اُس کی حکومت سے دین میں خلل آنیکا ڈر ہو یا استبداد اختیار کرے یعنی رائے علماء اور فضلاء سے مشورہ لینا چھوڑ دے تو اُس سے لڑنا اور اُس کو معزول کرنا درست بلکہ باعث اجر اور ثواب ہے۔
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اول تو یزید کی بیعت ہی نہیں کی تھی دوسرے یزید نے استبداد اور

اختیار کیا تھا یعنی شخصی حکومت تیسرا اس نے فسق و فجور، شرب خمر، زنا وغیرہ اختیار کیا تھا، چوتھے اموال بیت المال کو اپنی ذاتی خواہشات میں اوڑا رہا تھا۔ پانچویں اُس نے خلاف معاہدہ جو اُس کے باپ کے ساتھ ہوا تھا گیا مستحق خلافت کا حق تلف کرکے خود خلیفہ بن بیٹھا۔ چھٹے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کی بیوی سے سازش کرکے ناحق زہر دلوا دیا اِس ڈر سے کہ معاویہ کے بعد از روئے معاہدہ خلافت اُن کی طرف جانیوالی تھی بھلا ایسا نالائق شخص کیسے خلیفہ شرعی اور امیرالمؤمنین ہو سکتا ہے اسی لئے امام از روئے قواعد اسلام دین کی حفاظت کیلئے اُس کے مخالف ہوئے اور شہادت کا درجہ حاصل کیا اب جو کوئی امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو باغی اور طاغی قرار دیتا ہے اُسکا حشر بھی یزید ہی کے ساتھ ہوگا اور ہم منتظر ہیں کہ وہ قیامت کے دن آنحضرتؐ کو اپنا منہ کیسے دکھلائیگا ہم تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر فدا ہیں خدا ہم کو برزخ اور حشر میں اُنہی کے غلاموں میں رکھے)۔

جِئْیَ بِاَبِیْ مُجَدَّعًا۔ (جابر کہتے ہیں) میرے باپ کی لاش لائی گئی اُن کے اعضا کاٹ ڈالے گئے تھے (کافروں نے غصہ سے کاٹ ڈالے تھے)۔

یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ۔ اے پاجی بیوقوف جاہل احمق (یہ ابوبکر صدیق رضہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے کہا) اور گالی دی۔

مُجَادَعَۃٌ۔ جھگڑنا، گالی گلوچ کرنا۔

اِذَا اُدْعِیَ جَدْعًا۔ جب پورا کاٹ ڈالے۔

اَلْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ۔ اجدع شیطان ہے۔ یہاں اجدع سے مراد یہ ہے کہ اُس کی حجت اور دلیل کٹ گئی ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ فِیْہَا جَدْعٌ۔ انفال کی سورت ناک کاٹنے والی ہے (اُس میں منافقوں اور مشرکوں کی خوب مذمت (ریوڑی) کی ہے)۔

جَدْفٌ۔ کاٹنا۔

تَجْدِیْفٌ۔ ناشکری کرنا۔

لَا تُجَدِّفُوْا بِنِعَمِ اللّٰہِ۔ اللہ کے نعمتوں کی ناشکری نہ کرو یا اُنکو کم نہ سمجھو۔

شَرُّ الْحَدِیْثِ التَّجْدِیْفُ۔ اللہ جو دے اُسکو کم سمجھنا یا ناشکری کرنا سب میں بُری بات ہے۔

قَالَ مَا شَرَابُہُمْ قَالَ الْجَدَفُ۔ حضرت عمرؓ نے اُس سے پوچھا جن پیتے کیا ہیں اُس نے کہا جو پانی ڈھانک کر نہ رکھا جائے یا شربت یا پانی کا پھین۔ کوڑا کچرا جو پھینک دیا جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا جدف ایک گھانس ہے یمن میں۔ جو کوئی اُس کو کھالے اُس کو پانی پینے کی احتیاج نہیں ہوتی جدفٌ کے معنی ہاتھ مارنے کے بھی آئے ہیں

مِجْدَافٌ۔ کشتی چلانے کی لکڑی۔

جَدَفٌ۔ قبر کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے جدث۔

جَدْلٌ۔ مضبوط بٹنا، گرانا، ہرن کا بچہ، بال میں دانہ نکل آنا۔

تَجْدِیْلٌ۔ گرانا۔

مُجَادَلَۃٌ۔ اور جِدَالٌ۔ جھگڑا کرنا بحث کرنا۔

جَدِیْلٌ۔ باگ یا رسّی جو اونٹ کے گلے میں ڈالی جاتی ہے۔

اَجْدَلُ۔ باز

مَجْدُوْلٌ۔ باریک بٹا ہوا۔

مَجْدُوْلُ الْخَلْقِ۔ جس کے اعضا متناسب اور مضبوط ہوں۔

جَدْوَلٌ۔ چھوٹی نہر یا لکیر جو صفحہ کے گرد کھچی جاتی ہے۔

مَا اُوْتِیَ قَوْمٌ الْجَدَلَ اِلَّا ضَلُّوْا - جن لوگوں کو جھگڑے کی عادت ہوگئی وہ گمراہ ہوئے (یہاں جھگڑے سے مراد یہ ہے کہ خواہ مخواہ ناحق کو حق بتانا نہ وہ جھگڑا جو حق ثابت کرنے کے لئے نیک نیتی سے کیا جائے وہ تو اچھا ہے اللہ تعالٰے فرماتا ہے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ -

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًی کَانُوْا عَلَیْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ - جو لوگ سچے راستہ کو چھوڑ کر بھٹک گئے اُنکو جھگڑے کی عادت ہو جاتی ہے (وہ گمراہی کو بہتا ثابت کرتے ہیں) -

لَقَدْ اُعْطِیْتُ جَدَلًا - اللہ تعالیٰ نے مجھکو بات بنانے کی اور ایک امر کو ثابت کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے -

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ - میں اُس وقت سے خاتم النبیین تھا (یعنی اللہ نے میرے لئے ختم نبوت تجویز کر دیا تھا) کہ آدم کا کیچڑ کا پتلا زمین پر پڑا ہوا تھا - یہ جدالہ سے نکلا ہے جدالہ کہتے ہیں روئے زمین کو -

وَهُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ - وہ دھوپ میں پڑا ہوا تھا -

اَرَاكَ مُجَدَّلًا تَحْتَ نُجُوْمِ السَّمَاۗءِ - میں تم کو آسمان کے ستاروں کے تلے پڑا ہوا (مقتول) پاتا ہوں (یہ حضرت علی رض نے طلحہ سے فرمایا اُن کی لاش پر کھڑے ہو کر اور آپ رو دئیے) -

مَا مَرَّ عَلَیْكَ جَدَّلْتَهٗ - جو تجھ پر سے گذرے تو اُسکو گرا دے -

اَلْعَقِیْقَةُ تُقْطَعُ جُدُوْلًا لَا یُکْسَرُ لَهَا عَظْمٌ - عقیقہ کے گوشت کے پارچے بنائے جائیں اور ہڈی نہ توڑی جائے (ہڈیوں کو علیحدہ کاٹ دیں) یہ جِدْلٌ یا جِدْلٌ کی جمع ہے یعنے عضو -

کَتَبَ فِی الْعَبْدِ اِذَا غَزَا عَلٰی جَدِیْلَتِهٖ لَا یَنْتَفِعُ مَوْلَاهُ بِشَیْءٍ مِّنْ خِدْمَتِهٖ فَاَسْهِمْ لَهٗ - حضرت عمر رضؓ نے غلام کے باب میں لکھا جب وہ اپنے مالک سے الگ ہو کر جہاد کرے اور مالک اُس سے کوئی خدمت نہ لے تو مال غنیمت میں اُسکا بھی حصہ لگا - جدیلہ کہتے ہیں اصلی حالت یا کونا یا طریق -

قَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰی جَدِیْلَتِهٖ - مجاہد نے (علٰی شاکلتہ کی تفسیر میں) کہا اپنے طریق پر بعضوں نے علٰی جدیلتہ کی جگہ عَلٰی حَدِّ یَلِیْهِ نقل کیا ہے - یہ تصحیف ہے مگر معنی اُسکا بھی قریب قریب وہی ہے -

قَالَ الْبَرَاۗءُ جَدْوَلًا - براء نے (سَرِیًّا کی تفسیر میں) کہا یعنی چھوٹی نہر - جدول کی جمع جداول ہے -

اَلْجِدَالُ فِی الْحَجِّ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ بَلٰی وَاللّٰهِ - حج میں جدال یہ ہے کہ آدمی خواہ مخواہ کی بات کرائے کہے لَا وَاللّٰهِ یا قسم کھائے بَلٰی وَاللّٰهِ کہے -

نُوْقُ الْجَنَّةِ خُطُمُهَا جَنَادِلُ الْاُرْجُوَانِ - بہشت کے اونٹنیوں کی نکیل سرخ رنگ کی باگ ہوگی -

جَنْدَلٌ - پتھر - اُس کی جمع جنادل ہے -

جَنَدِلٌ - وہ مقام جہاں پتھر ہوں -

جَدْوَلٌ - نجوم کے حساب کو بھی کہتے ہیں -

لَا اِعْتِبَارَ بِالْجَدْوَلِ فِیْ حِسَابِ الشَّهْرِ - مہینہ کے حساب میں جدول کا کوئی اعتبار نہیں (یعنی تقویم اور نجوم کا بلکہ رویت پر مدار ہے) یہ فقہاء کا قول ہے -

عِلْمُ الْجَدَلِ - علم کلام کو کہتے ہیں جس میں مخالفین سے بدلائل عقلیہ و نقلیہ بحث کی جاتی ہے - سلف نے اس علم کو بہت برا جانا ہے کیونکہ آدمی اُس کی وجہ سے شبہوں میں پڑ جاتا ہے - امام شافعی فرماتے

شرک کے سوا کوئی گناہ بھی کرے وہ اس سے بہتر ہے کہ علم کلام حاصل کرے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں علماء کلام بیدین اور زندیق ہیں۔

مترجم :- کہتا ہے ہم کو عقل سے اتنا معلوم کر لینا کافی ہے کہ اس عالم کا کوئی پیدا کرنیوالا اور سنبھالنے والا ہے وہی خدا ہے اُسکے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا ورنہ دونوں خدا نہ ہونگے۔ خدا تو وہ ہے جو سب سے بلند اور سب کا خالق اور مالک ہو اُسکا برابر والا کوئی نہ ہو اس کے بعد پیغمبر صاحب کی نبوت عقل اور خبر متواتر سے معلوم کر لیتے ہیں اب پیغمبر صاحب جو باتیں فرمائیں اور اللہ کی صفات بتلائیں اُن سب کو آنکھ بند کر کے بلا تاویل اور تحریف مان لیتے ہیں کیونکہ پیغمبر صاحب صادق اور مصدوق اور سب سے زیادہ اللہ کے پہچاننے والے تھے بس یہی طریقہ اہل حدیث کا ہے اور یہی اسلم ہے اب ہر بات میں عقلی ڈھکوسلے نکالنا اور چون و چرا کرنا اپنے تئیں چاہ ضلالت میں جھونکنا ہے اللہ محفوظ رکھے۔

جَدْوٌ۔ حاجت چاہنا، مانگنا۔

جَدْوی۔ عطا۔

مَا یُجْدِیْ۔ کچھ کام نہیں آتا، کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

جَادِیْ۔ مانگنے والا، اور دینے والا۔

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا غَدَقًا وَّجَدًا طَبَقًا۔ یا اللہ ہم پر زور کا پانی اور عام ساری زمین پر چھا جانے والا برسا۔

جَدَا الْعَطِیَّۃِ۔ عطا کا عام ہونا۔

لَیْسَ لِشَیْءٍ غَیْرِ تَقْوٰی جَدًا۔ سوا تقوی اور پرہیزگاری کے اور کسی نیت سے وہ کچھ دینے والے نہیں (یعنی ہر عطا میں اُن کے تقوی اور خدا ترسی ملحوظ ہے۔

وَقَدْ عَرَفُوْا اَنَّہٗ لَیْسَ عِنْدَ مَرْوَانَ مَالٌ یُجَادُوْنَہٗ عَلَیْہِ۔ مدینہ والوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ مروان کے پاس کچھ مال نہیں ہے جو اُس سے مانگیں۔

جَدَا الدَّھْرِ۔ اخیر زمانہ تک جیسے اَبَدَ الدَّھْرِ۔

جَدْیٌ۔ مانگنا۔ ایک سال سے کم کا بکرا۔ مادہ کو عناق کہیں گے۔ (اَجْدٍ اور جِدَاءٌ اور جِدْیَانٌ جمع ہے اسی طرح جَدَایَا۔ محیط میں ہے کہ جِدْی اور جَدَایَا۔ فصیح نہیں)۔

فَجَاءَ بِجَدْیٍ وَّجَدَایَۃٍ۔ بکرا اور ہرنی لایا (جسے عام لوگ کہتے ہیں)۔

اُتِیَ بِجَدَایَا وَضَغَابِیْسَ۔ ہرنیاں اور ککڑیاں آپ کے پاس تحفہ لائی گئیں۔

رَمَیْتُ یَوْمَ بَدْرٍ سُھَیْلَ بْنَ عَمْرٍو فَقَطَعْتُ نَسَاہٗ فَانْثَعَبَتْ جَدِیَّۃُ الدَّمِ۔ (سعد بن ابی وقاص رضؓ نے کہا) میں نے بدر کے دن سہیل بن عمرو کو ایک تیر لگایا اُس کی وہ رگ کاٹ دی جو سرین سے لیکر ایڑی تک آتی ہے (عربی میں جس کو نسا کہتے ہیں) ایک ہی ایکا خون پھوٹ کر بہنے لگا (جدیّہ پہلے بار کا خون جو زخم سے پھوٹ کر نکلے۔ محیط میں ہے جدیّہ بہنے والا خون۔ ایک روایت میں فانبَعَثَتْ ہے۔ ایک میں فانْبَعَثَتْ ہے۔)

رُمِیَ طَلْحَۃُ یَوْمَ الْجَمَلِ بِسَھْمٍ فَشَکَّ فَخِذَہٗ اِلٰی جَدِیَّۃِ السَّرْجِ۔ طلحہ بن عبیداللہ کو جنگ جمل میں ایک تیر مارا گیا (مروان نے مارا تھا) اُنکی ران کو چھید کر زین کے گدّے تک (جو زین کے نیچے جانور کی پشت پر رہتا ہے) پہنچا۔

اُتِیَ بِدَابَّۃٍ سَرْجُھَا نُمُوْرٌ فَنَزَعَ الصُّفَّۃَ یَعْنِی الْمِیْثَرَۃَ فَقِیْلَ الْجَدَیَاتُ نُمُوْرٌ

فَقَالَ اِنَّمَا یُنْهٰی عَنِ الصُّفَّةِ۔ ابوایوب انصاریؓ کے پاس ایک جانور سواری کا لایا گیا اُسکا زین چیتے کی کھالوں کا تھا انہوں نے کیا گیا زین پوش اُتار ڈالا۔ لوگوں نے کہا اندر جو گدیلے ہیں وہ بھی چیتے کی کھالوں کے ہیں انھوں نے کہا صرف زین پوش کی ممانعت ہے (کہ وہ چیتے کی کھال کا نہ ہو کیونکہ وہ اوپر رہتا ہے گدیلے اگر اُسکے ہوں تو قباحت نہیں وہ اندر ڈھپے رہتے ہیں۔

ضَعِ الْجُدَیَّ قَفَاکَ وَصَلِّ۔ جدی تارے کو (جو قطب کے پاس ہے۔ اُسی سے قبلہ کی شناخت ہوتی ہے) اپنے پیچھے کر اور نماز پڑھ (یہ حکم مدینہ والوں کیلئے ہے جہاں سے کعبہ دکھن ہے بعضوں جُدَیّ پڑھا ہے بہ تصغیر۔ کیونکہ جدی ایک برج کا نام ہے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الذَّالِ

جَذْبٌ۔ کھینچنا، گذرنا، چوس لینا، دودھ چھوڑانا دودھ کم ہونا۔

جَذَبٌ۔ کھجور کے گابھے۔ یہ جَذَبَۃٌ کی جمع ہے۔

کَانَ یُحِبُّ الْجَذَبَ۔ آنحضرت ؐ کھجور کے گابھ کو پسند کرتے تھے (جس کو جُمَّار کہتے ہیں)۔

یَجْذُبُ لِسَانَهٗ۔ وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے (اُسکو نکالکر پھینکدینا چاہتے تھے)۔

مَجْذُوْبٌ۔ وہ درویش جو حق تعالیٰ کی محبت میں غرق ہو کر تن بدن اور دنیا کی بھلائی برائی سے غافل ہو جائے ایسے درویش سے فیض کم ہوتا ہے۔

فَائِدَہ۔ مجذوب کی شناخت بہت مشکل ہے حیدرآباد اور اکثر ممالک میں بیوقوف لوگ ہر دیوانہ اور پاگل کو مجذوب سمجھتے ہیں اگر ایسا ہو تو سرکاری پاگل خانے تمام مجذوبوں سے پُر ہیں۔ مجذوب کی شناخت یوں ہوتی ہے کہ اُس کے پاس بیٹھتے ہی دنیا سے دل سرد ہو جاتا ہے۔ بدن کی رونگٹے خوف الٰہی سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں کبھی قلب ذاکر ہو جاتا ہے نماز کھڑی ہو تو ایسے مجذوب ضرور جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں گانجہ، بھنگ، شراب وغیرہ مسکرات سے پرہیز رکھتے ہیں۔ جب سو جائیں تو اُن کے قلب سے ایک حرکت محسوس ہوتی ہے کبھی اللہ اللہ کی آواز سنائی دیتی ہے۔ سالک وہ درویش جو محبت الٰہی کے ساتھ ہوشیار ہو، شریعت پر قائم ہو حتیٰ کہ سنت اور مستحب پر بھی مداومت کرتا ہو ایسے درویش سے فیض اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور عمدہ درویش وہ ہے جو ابتدا میں مجذوب ہو پھر سالک ہو گیا ہو کبھی کبھی اُنپر پھر جذب کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور زبان سے حالت بیہوشی میں ایسے کلمے نکال بیٹھتے ہیں جو ظاہر شریعت کیخلاف ہوتے ہیں پھر ہوش میں آکر اُس سے استغفار کرتے ہیں۔

اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ جَذَبَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔ جب سورج نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُس کو گھسیٹتے ہیں۔

جُوْذَابٌ۔ ایک کھانا ہے جو شکر اور چاول اور گوشت سے پکتا ہے یعنی متنجن۔ محیط میں ہے کہ جُوذابہ ایک تنوری روٹی ہے جسپر گوشت کی چربی ٹپکتی رہتی ہے اُس کے کھانے میں سالن کی احتیاج نہیں ہوتی۔

جَذٌّ۔ جلدی کرنا، توڑنا، کاٹنا۔

جُذُّوْهُمْ جَذًّا۔ ان کافروں کو کاٹ ڈالو بالکل کاٹ ڈالو۔

فَنَظَرْتُ اِلَى الصَّنَمِ فَكَسَرْتُهٗ اَجْذَاذًا۔ میں

بت پر لپکا اُس کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

جُذَاذ۔ چورہ، ریزہ۔

أَصُولُ بِيَدٍ جَذَّاءَ۔ کیا میں کٹے ہوئے ہاتھ سے حملہ کروں (یہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ جبتک لوگ میرا ساتھ نہ دیں جنگ کے لئے مستعد نہ ہوں۔ میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں اس کی شروع میں یہ ہے فطفقت ارتائے بین ان اصول بید جذاء او اصبر علی ظلمة عمیاء میں یہ سوچنا شروع کیا کہ کٹے ہوئے ہاتھ سے (یعنی تن تنہا) اُن پر حملہ شروع کروں یا اندھا دھند تاریکی پر صبر کروں)۔

إِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ جَذِيذَةً قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ فِي حَاجَتِهِ۔ وہ صبح کو کام کاج کیلئے نکلنے سے پیشتر ستّو کا گھونٹ پی لیتے (ناشتہ کر لیتے)۔

أَمَرَ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ مِزْوَدِهِ جَذِيذًا۔ حضرت علی رضؓ نے نوف بکالی سے کہا میرے توشہ دان میں سے تھوڑا ستّو لا۔

رَأَيْتُ عَلِيًّا يَشْرَبُ جَذِيذًا حِينَ أَفْطَرَ۔ میں حضرت علی رضؓ کو دیکھا افطار کے وقت ستّو پی رہے تھے۔

فَلَمَّا حَضَرَ جُذَاذُ النَّخْلِ یا جِذَاذُ النَّخْلِ یا جَذَاذُ النَّخْلِ یا جِدَادُ النَّخْلِ۔ جب کھجور کٹنے کا وقت آیا۔

جَذَّ اللّٰهُ دَابِرَهُمْ۔ اللہ تعالیٰ اُن کے آخری شخص کو بھی کاٹ دے (یعنی سب کے سب تباہ ہو جائیں اُنکا پچھلا شخص بھی باقی نہ رہے)۔

نُهِيَ عَنِ الْجُذَاذِ قربانی میں کنکٹے جانور سے منع فرمایا۔

جُذَاذَات۔ ریزے۔

جُذَّان۔ ایک قسم کا نرم پتھر ہے۔

جُذَّةٌ۔ بمعنی شَيْءٌ ہے۔

غَيْرُ مَجْذُوذٍ۔ جو کبھی موقوف نہ ہو اور تمام نہ ہو۔

جَذْرٌ۔ کاٹنا، جڑ۔

جَذْرٌ اور جِذْرٌ۔ دونوں جڑ کو کہتے ہیں۔ اور علم حساب میں ہر عدد کے اُس عدد کو کہتے ہیں جس کو فی نفسہ ضرب دینے سے وہ عدد حاصل ہو جائے۔ مثلاً سو کا جذر دس ہے اور چار کا دو سولہ کا چار۔

إِحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَذْرَ۔ زبیر تو پانی کو روکے رہ یہانتک کہ درخت خوب پانی پی لیں یا پانی جڑ تک درختوں کے پہنچ جائے۔ ایک روایت میں حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ ہے دال مہملہ سے اُسکے معنی اوپر گذر چکے ہیں۔

نَزَلَتِ الْأَمَانَةُ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ۔ ایمانداری یا امانتداری لوگوں کے دلوں کے جڑ پر اُتری (یعنی فطرت سے اُن میں رکھی گئی)۔

سَأَلْتُهُ عَنِ الْجَذْرِ قَالَ هُوَ الشَّاذَرْوَانُ الْفَارِغُ مِنَ الْبِنَاءِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ۔ میں نے آپ سے پوچھا جذر کیا ہے فرمایا پایے (بنیاد) کا وہ حصہ جو کعبہ کے گرد خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ اُسکو تازیر بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ گویا خانہ کعبہ کی ازار ہے۔

جَذْعٌ۔ جانور کو بن چارے پانی کے روک رکھنا۔

جِذْعٌ۔ کھجور کا تنہ ڈالا۔

جَذَعٌ۔ پانچویں برس میں جو اونٹ لگا ہو اور دو برس میں جو گائے بکری لگی ہو۔ اور چوتھے برس میں جو گھوڑا لگا ہو۔ بعضوں نے کہا گائے تیسرے برس میں لگی ہو اور جو بھیڑ برس بھر کی ہو گئی ہو۔ ازہری نے کہا جذع بکری ایک برس کی۔ اور بھیڑ آٹھ مہینے کی۔ اور جذع نوجوان کو بھی کہتے ہیں۔

يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا۔ ورقہ بن نوفل نے کہا کاش میں تمہاری پیغمبری کے وقت نوجوان ہوتا (جذعا حال ہے باضمار مستقر یا باضمار کان مگر دوسرا قول ضعیف ہے)۔

ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّاْنِ وَالثَّنِيِّ مِنَ الْمَعْزِ۔ ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ ایک برس کی بھیڑ اور دو برس کی (جو تیسرے میں لگی ہو) بکری قربانی کی۔

وَعِنْدِيْ جَذَعٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ۔ میرے پاس ایک برس کی ایک بکری ہے جو دوسرے میں لگی ہے اور گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (موٹی تازی ہے)۔

كَانَ جِذْعٌ۔ ایک لکڑی تھی مسجد میں جس پر ٹیکا دیکر آپ خطبہ پڑھا کرتے۔

جَذَعَمَةٌ۔ چھوٹا۔ کم سن۔

اَسْلَمَ اَبُوْبَكْرٍ وَّاَنَا جَذَعَمَةٌ۔ (حضرت علی رضہ نے کہا) ابوبکر صدیق اُسوقت مسلمان ہوئے جب میں چھوٹا کم سن تھا (نہایہ میں یہ ہے کہ یہ اصل میں جَذَعٌ تھا میم زائد ہے اور ہا مبالغہ کے لئے جیسے عَلَّامَةٌ فَهَّامَةٌ وغیرہ)۔

جَذْفٌ۔ جلدی کرنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر چلنا، کاٹنا

مِجْذَافٌ۔ کشتی کھینے کی لکڑی جیسے مِجْدَافٌ ہے دال مہملہ سے۔

اِنَّ طَعَامَهَا الرِّمَّةُ وَشَرَابَهَا الْجَذَفُ اُن کا کھانا بوسیدہ ہڈیاں اور اُن کا پانی پھین والا پانی ڈھانکا نہ جائے (یہ ایک لغت ہے جَدَف میں جسکا بیان اوپر گذر چکا)۔

جَذْلٌ۔ خوش ہونا۔

جُذُوْلٌ۔ کھڑا ہونا، سیدھا ہونا۔

جِذْلٌ یا جَذْلٌ۔ درخت کی جڑ ٹاٹ یا وہ لکڑی جو اونٹ کے کھجانے کے لئے اُن کے تھان میں کھڑی کر دیتے ہیں۔ (جُذَيْلٌ اُسی کی تصغیر ہے۔ مجمع میں ہے کہ جِذْل درخت کے جڑ کو کہتے ہیں جسکی شاخیں وغیرہ گر گئی یا کاٹ ڈالی گئی ہوں)۔

يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذٰى فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ وَلَا يُبْصِرُ الْجِذْلَ فِيْ عَيْنِهٖ۔ تم میں کوئی اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکہ تو دیکھتا ہے (ذری سی بات میں اُسکا عیب بیان کرتا ہے) اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا۔ (یہ انجیل مقدس کی ایک آیت کا مضمون ہے)۔

ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ بِهٖ زِمَامُهَا پھر وہ اونٹنی ایک درخت کی جڑ پر سے گذری اُس کی نکیل اُسمیں اٹک گئی (تو رُک کر کھڑی ہو رہی)

اِنَّهٗ اَشَاطَ دَمَ جَزُوْرٍ بِجِذْلٍ انہوں نے اونٹ کا خون لکڑی سے بہایا۔ (لکڑی سے اُس کو نحر کر دیا)۔

اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ (حباب بن منذر نے کہا جب خلافت کے باب میں مشورہ ہو رہا تھا) میں اس امر کا وہ لکڑا ہوں جس سے کھجلی دفع کی جاتی ہے (اونٹ اُس سے مجا کر اپنی خارشت رفع کرتے ہیں) اور کھجور کا وہ درخت ہوں جس کو میوے کے بوجھ سے ٹیک لگانے پڑے وہ گرے نہیں (مطلب یہ ہے کہ میں بڑا صاحب الرائے آدمی ہوں میری رائے لیکر لوگ ہر مشکل کو دفع کرتے ہیں)۔

عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ۔ ایک درخت کی جڑ چوس رہا ہو۔

مَا تُعْطِيْنَا الْجِذْلَ۔ تم ہم کو تھوڑا سا مال بھی نہیں

دیتے۔ طیبی نے کہا بہت سا مال نہیں دیتے اور صاحب مجمع البحار نے بھی اُنہیں کی تقلید کی مگر لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔

جَذْمٌ۔ کاٹنا۔

جُذَامٌ۔ ایک مشہور بیماری ہے جس میں اعضا سڑ گل جاتے ہیں۔

جِذْمٌ۔ جڑ، بنیاد۔

جِذْ یَمَه۔ ایک قبیلہ ہے۔

کُلُّ خُطْبَةٍ لَیْسَ فِیْهَا تَشَهُّدٌ یا لَیْسَتْ فِیْهَا شَهَادَةٌ فَهِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ۔ جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے یا جذامی ہاتھ کی طرح ہے۔

مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ بِیَمِیْنٍ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ مَجْذُوْمٌ۔ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ اللہ سے لنجا ہو کر ملیگا (ہاتھ پاؤں بریدہ جذامی ہو کر)۔

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ نَسِیَهٗ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ۔ جس شخص نے قرآن سیکھا (یاد کیا) پھر اُسکو بھول گیا (پڑھنا چھوڑ دیکر) تو وہ اللہ سے لنجا یا جذامی ہو کر ملیگا۔ بعضوں نے کہا بے دلیل یا بھلائی سے خالی ہو کر۔

فَائِدَہ۔ اگر قرآن حفظ یاد ہو تو بھول جانیسے یہ مراد ہوگا کہ حفظ نہ رہے بھلا دے۔ بعضوں نے کہا بھول جانے سے یہ مراد ہے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔

مَنْ نَکَثَ بَیْعَتَهٗ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ یا مَنْ نَکَثَ صَفْقَةَ الْاِمَامِ جَاءَ اِلَی اللّٰهِ اَجْذَمَ۔ جو شخص امام سے بیعت ہو کر پھر اُس کو (بلا وجہ شرعی) توڑ ڈالے وہ اللہ سے ہاتھ کٹا ہوا ملیگا یا لنجا ہو کر یا جذامی ہو کر۔

اِنْجَذَمَ اَبُوْ سُفْیَانَ بِالْعِیْرِ۔ ابوسفیان قافلہ لیکر الگ ہو گیا (ایک طرف نکلکر مکہ کو چلدیا)

اِنَّ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ طَالَ عَلَیْهِمُ الْجَذْمُ وَالْجَذْبُ۔ مدینہ والوں پر ایک مدت سے غلہ کی رسد بند ہو گئی ہے۔

قَالَ لِمَجْذُوْمٍ فِیْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ اِرْجِعْ فَقَدْ بَایَعْنَاکَ۔ ثقیف کے بھیجے ہوئے لوگ جو آئے تھے اُن میں ایک شخص جذامی تھا آپ نے اُس سے فرمایا جا لوٹ جا میں نے تجھ سے بیعت لے لی (آپ نے اُس سے ہاتھ نہیں ملایا۔ زبان سے فرما دیا کہ میں تجھ سے بیعت لے چکا)۔

اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَ یَدِهٖ فِی الْقَصْعَةِ وَقَالَ کُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْهِ۔ آپ نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کے پیالے میں اپنے ساتھ شریک کر لیا اور فرمایا کھا اللہ پر بھروسہ اور اعتماد ہے (جو کچھ اُسکی تقدیر اور مشیت میں ہے وہ ہوگا چھوت کوئی چیز نہیں ہے اور اگلی روایت میں جو آپ نے جذامی سے بیعت نہ کی وہ اس ڈر سے کہ کہیں ضعیف الیقین والے کو جذام ہو جائے اور وہ یہ سمجھے کہ جذامی سے ہاتھ ملایا اسوجہ سے یہ بیماری مجھ کو لگ گئی۔ ایسے ضعیف الایمان لوگوں کو جذامی سے الگ ہی رہنا بہتر ہے۔ بعضوں نے کہا آپ نے اُسکو اس لئے پھیر دیا کہ دوسرے لوگ اُسکو دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں اُن میں عُجب اور غرور پیدا نہ ہو اس لئے کہ اس جذامی کو دوسرے لوگوں کا حال دیکھ کر (کہ اُن کا بدن کیسا صاف ہے) رنج نہ پیدا ہو۔

فَائِدَہ۔ ہمارے زمانہ میں ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کر لیا ہے کہ بعضی بیماریاں متعدی (کان کی جس) ہیں جیسے جذام طاعون آتشک سِل وغیرہ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ نرا وہم ہی وہم ہے۔ مشاہدہ اور

تجربہ اُس کے خلاف کہتا ہے بہت سے طاعون کی بیماری
کو لوگوں نے اپنی گود میں بٹھایا ہے نہلایا ہے دھلایا ہے
اُن کے جسم کو ہاتھ لگایا ہے مگر اُن کو طاعون نہیں ہوا
اور بہت سے لوگ جو ڈر کر ایسے مریضوں سے علیحدہ
رہتے تھے وہ بیماری میں مبتلا ہو گئے پس جو کچھ حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی حق
ہے۔

فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ ۔ یا
اِهْرُبْ مِنَ الْمَجْذُوْمِ هَرَبَكَ مِنَ الْأَفْعٰى
جذامی سے ایسا بھاگ جیسے شیر یا اژدہے سے
بھاگتا ہے۔

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً ۔ اور ہم دونوں
جذیمہ ابرش بادشاہ کے دو رفیقوں کی طرح ایک
مدت تک ملے جلے رہے (ان رفیقوں کا نام مالک
اور عقیل تھا اُنکا قصہ مشہور ہے۔)

لَا تُدِيْمُوا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ یا اِلَى
الْمُجَذَّمِيْنَ ۔ جذامی لوگوں کیطرف نظر نہ جماؤ۔
(اُنکو برابر دیکھے نہ جاؤ) کیونکہ تمہارے دل میں
نفرت پیدا ہوگی اور اُسکو رنج ہوگا۔

اَرْبَعٌ لَا يَجُزْنَ فِي الْبَيْعِ وَلَا النِّكَاحِ الْمَجْنُوْنَةُ
وَالْمَجْذُوْمَةُ وَالْبَرْصَاءُ وَالْعَفْلَاءُ ۔ چار
قسم کی عورتیں ہیں نہ اُنکی بیع جائز ہوگی نہ نکاح جائز
ہوگا (یعنی مشتری یا ناکح اس قسم کے عورت کی بیع
یا نکاح فسخ کر سکتا ہے) ایک دیوانی دوسری جذامی
تیسری کوڑھن۔ چوتھی بند سوراخ والی (جس سے
دخول نہ ہو سکے) (اہل حدیث کے نزدیک اگر خاوند
میں بھی عورت ان عیبوں میں سے کوئی عیب پائے
یعنی جذام یا برص یا جنون یا نامردی یا آتشک یا
سوزاک تو قاضی کے پاس فریاد کرے وہ نکاح فسخ
کر دے گا۔)

فَعَلَا جِذْمَ حَائِطٍ ۔ (وہ اذان دینے کے لئے) دیوار
کی ایک حصے یا ایک ٹکڑے پر چڑھ گئے۔

لَمْ يَكُنْ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا وَلَهُ جِذْمٌ بِمَكَّةَ
یہاں مدینہ میں قریش کا ایسا آدمی کوئی نہیں جس کا
کنبے والے مکہ میں نہ ہوں (وہ اُس کی جائداد اور
عیال واطفال کی محافظت کرتے ہیں ایک میں ہی
تھا جس کا کوئی عزیز مکہ میں ایسا نہ تھا)۔

اُتِيَ بِتَمْرٍ مِنْ تَمْرِ الْيَمَامَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِيْلَ
الْجُذَامِيُّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْجُذَامِيِّ
آنحضرت ؐ کے پاس یمامہ کی کھجور لائی گئی آپ نے
پوچھا یہ کھجور کیسی (اسکا نام کیا ہے) لوگوں نے عرض
کیا جذامی آپ نے فرمایا یا اللہ جذامی میں برکت دے
(جذامی کھجور کی ایک قسم ہے جو سرخ رنگ کی
ہوتی ہے۔)

وَقَدْ عَصَيْتُكَ بِرِجْلِيْ وَلَوْ شِئْتَ وَعِزَّتِكَ
وَجَلَالِكَ لَجَذَمْتَنِيْ ۔ میں نے اپنے پاؤں سے
تیری نافرمانی کی ہے قسم ہے تیرے جلال اور بزرگی
کی اگر تو چاہے تو مجھ کو لُنجا کر دے ۔ (میرے پاؤں بیکار
کر دے) (کاٹ دے)۔

جَذْوٌ ۔ یا جُذُوٌّ ۔ سیدھا کھڑا ہونا ۔ یا پاؤں کی انگلیوں
کے بل کھڑا ہونا ۔ اِجْذَاءٌ کے معنی بھی یہی ہیں

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ ۔ منافق
کی مثال صنوبر کے سیدھے درخت کی سی ہے
(کبھی جھکتا ہی نہیں جھکا تو گیا)۔

جُذْوَةٌ ۔ انگارہ یا لکڑی کا ٹکڑا جس میں انگارہ یا
آگ ہو۔

فَجَذَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ۔ اپنے گھٹنوں کے بل

دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَقَدْ

جَذَامِنْخَرَاهُ وَشَخَصَتْ عَيْنَاهُ۔ میں عبدالملک ابن مروان کے پاس گیا اُس کے نتھنے کھنچ گئے تھے۔ آنکھیں پتھرا گئی تھیں (مرنے کے قریب تھا)۔

مَرَّ بِقَوْمٍ يُجْذُوْنَ حَجَرًا۔ کچھ لوگوں پر سے گذرے جو پتھر اُٹھا رہے تھے۔

وَهُمْ يَتَجَاذَوْنَ مِهْرَاسًا وہ ایک بڑا پتھر (زور آزمانے کے لئے) اُٹھا رہے تھے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الرَّاءِ

جُرْأَةٌ یا جُرْءَةٌ یا جَرَاءَةٌ یا جَرَائِيَةٌ یا جَرَايَةٌ۔ سب کے معنی بہادری کے ہیں۔

تَجْرِئَةٌ۔ بہادر کرنا، کسی کام کرنے پر مستعد بنانا۔

يُرِيْدُ اَنْ يُجَرِّئَهُمْ عَلَى اَهْلِ الشَّامِ۔ انہوں نے چاہا کہ لوگوں کو شامیوں سے لڑنے پر مستعد اور آمادہ کریں ایک روایت میں يُجَرِّبَهُمْ ہے یعنی ان کو شام والوں پر غضبناک کریں غصہ دلائیں۔

مَا الَّذِيْ جَرَّاَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ۔ (ایک روایت میں مَنِ الَّذِيْ ہے تو مَنْ بمعنی ما ہے یا مَن سے حاطب بن ابی بلتعہ مراد ہے) تیرے صاحب کو خونخواری پر (لوگوں کے قتل پر) کس چیز نے آمادہ کیا۔

لٰكِنَّهُ اجْتَرَاَ وَجَبُنَّا۔ انھوں نے جرأت کی (حدیث بیان کرنے میں) اور ہم لوگوں نے نامردی کی۔

وَقَوْمُهٗ جُرَاءُ عَلَيْهِ۔ آپ کے قوم والے آپ پر شیر ہو گئے تھے آپکا ڈر انکو نہیں رہا تھا۔ ایک روایت میں حِرَاءُ عَلَيْهِ ہے یعنی آپ پر غضبناک تھے۔

اِنَّكَ لَجَرِئٌ۔ تم تو بہادر ہو (یعنی آنحضرتؐ سے فتنوں کے پوچھنے میں تم بہادر تھے۔ اس لئے اب بھی ان کے بیان کرنے میں بہادری کرو گے مقصود ان کی تعریف کرنا ہے یا اُن پر انکار کرنا کہ تم حدیث بیان کرنے میں بڑے بے خطر ہو)۔

اِنَّكَ لَجَرِئٌ۔ تو تو بہادر ہے (کہ پروردگار کیساتھ شرک کرتا ہے پھر اُسی سے پانی مانگتا ہے (یہ آپؐ نے ابوسفیان سے فرمایا)۔

مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ۔ ایسی جرأت آنحضرتؐ سے عرض کرنے کی کون کرسکتا ہے البتہ اُسامہ کرسکتے ہیں (جو آپکے محبوب تھے)۔

لَا تَبْتَلِنِيْ بِجُرْأَةٍ عَلٰى مَعَاصِيْكَ۔ مجھ کو اسطرح مت آزما کہ گناہوں پر مجھ کو جرأت ہو جائے (بے کھٹکے کیا کروں)۔

جَرَبٌ۔ خارشتی ہونا، خارشت، کھجلی، زنگ لگنا۔

تَجْرِيْبٌ اور تَجْرِبَةٌ۔ آزمانا۔

فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جُرُبَّانِهٖ۔ میں نے اپنا ہاتھ آپکی (قمیص کے) گریبان میں ڈالا۔

وَالسَّيْفُ فِيْ جُرُبَّانِهٖ۔ اور تلوار اپنے غلاف میں تھی۔

كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ۔ حوض کوثر کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح میں (یہ دونوں گاؤں ہیں شام کے ملک میں۔ دونوں میں تین منزل کا فاصلہ ہے۔ مجمع البحار میں بجائے جرباء کے جربی لکھا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ جربہ ایک دوسرا گاؤں ہے ملک مغرب میں)۔

اَمَرَنِيْ اَنْ اَضَعَ عَلٰى كُلِّ جَرِيْبٍ كَذَا۔ مجھ کو ہر جریب پر اتنا دہارہ لگا دینےکا حکم دیا۔ اصل میں جریب میدان کو کہتے ہیں پھر ایک محدود قطعہ زمین کو کہنے لگے یعنی ساٹھ ہاتھ لمبی اور ساٹھ ہاتھ چوڑی زمین کو (جسکو ہندی میں بیگھہ کہتے ہیں) اُس کی جمع اَجْرِبَةٌ اور جُرْبَانٌ

(بعضوں نے کہا ہر ملک کی جریب جدا گانہ ہے جیسے
صاع اور رطل اور گز وغیرہ کتاب المساحت میں ہے
کہ چھ جو کے عرض کو انگل اور چار انگل کو مٹھی اور چار
مٹھی کو ہاتھ اور دس ہاتھ کو قصبہ اور دس قصبہ کو
اشل ۔ اور اشل کو اشل میں ضرب دیں تو حاصل
ضرب جریب ہے ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ جریب کی
۱/۱۰ کو قفیز کہتے ہیں اور قفیز کے ۱/۱۰ کو عشیر ۔

کَمَثَلِ جُرَابٍ ۔ تلوار کے غلاف کی طرح ۔

جُرَاب ۔ وہ چمڑے کا غلاف جس میں تلوار نیام سمیت
رکھی جاتی ہے اس کو جِرِبّان اور جُرُبّان اور جُرُبّاز
بھی کہتے ہیں ۔

جِرَاب ۔ بالکسر توشہ دان یا تھیلہ ۔

وَزَوَّدَنَا جِرَابًا ۔ ہم کو توشہ کیلئے ایک تھیلہ اور
زیادہ دیا ۔

وَحَشَوْنَا الْجُرُبَ ۔ ہم نے تھیلے بھرے جُرُبٌ
جمع ہے جرابٌ کی ۔ اسی طرح جُرُبٌ اور اَجْرِبَۃٌ اور
جَرَائِبُ یہ سب جراب کی جمع ہیں ۔

کَاَنَّھَا جَمَلٌ اَجْرَبُ ۔ وہ بت خانہ جلکر ایسا ہو گیا
جیسے خارشتی والا اونٹ ہوتا ہے (جس پر کالا روغن
ملتے ہیں) ۔

دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ ۔ اسکو کھجلی کا کرتہ پہنایا جائیگا ۔
(مطلب یہ ہے کہ سارے بدن پر اس کے کھجلی کی
بیماری لگا دی جائیگی)

سَعَۃُ الْجُرُبَّانِ وَنَبَاتُ الشَّعْرِ فِی الْاَنْفِ
اَمَانٌ مِّنَ الْجُذَامِ ۔ کرتے کا گریبان کشادہ ہونا
اور بالوں کا ناک میں اُگنا جذام سے بچاؤ ہے ۔

بَطَلٌ مُّجَرَّبٌ ۔ بہ فتح را جنگ آزمودہ بہادر ۔

مُجَرِّبٌ ۔ بہ کسرۂ را آزمانے والا ۔ اور شیطان کا
لقب بھی ہے ۔

جِرِّیْثٌ ۔ بام مچھلی جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہے ۔

اِنَّہٗ اَبَاحَ اَکْلَ الْجِرِّیْثِ ۔ بام مچھلی کا کھانا درست
رکھا ۔ ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ اُس کے کھانے
سے منع کرتے تھے ۔

جُرْثُمَۃٌ ۔ یا جُرْثُوْمٌ ۔ جڑ ۔ یا وہ مٹی جو درخت کی جڑوں
پر جمع ہو جاتی ہے ۔

اَلْاَسَدُ جُرْثُوْمَۃُ الْعَرَبِ فَمَنْ اَضَلَّ نَسَبَہٗ
فَلْیَاْتِھِمْ ۔ اسد کا قبیلہ عرب لوگوں کی جڑ ہے
(سب طرف سے لوگ آکر اُس میں شامل ہو جاتے
ہیں) پھر جسکو اپنا خاندان معلوم نہ ہو وہ آکر اسمیں
شریک ہو جائے ۔

تَمِیْمٌ بُرْثُمَتُھَا وَجُرْثُمَتُھَا ۔ تمیم قبیلہ اس کا
پنجہ اور اُسکی جڑ ہے ۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّتَقَحَّمَ جَرَاثِیْمَ جَھَنَّمَ فَلْیَقْضِ
فِی الْجَدِّ ۔ جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ دوزخ کے ٹیلوں
میں گھسے وہ دادا کے باب میں قطعی حکم دے (یہ حضرت
علی کا قول ہے ۔ مطلب آپکا یہ ہے کہ دادا کے باب
میں کوئی صریح حکم قرآن اور حدیث میں نہیں اس
لئے اُسکا قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے ۔)

لَمَّا اَرَادَ ابْنُ الزُّبَیْرِ بِنَاءَ الْکَعْبَۃِ کَانَتْ فِی
الْمَسْجِدِ جَرَاثِیْمُ ۔ جب عبداللہ بن زبیر
کعبہ کو (گرا کر) نئے سرے سے بنانا چاہا اسوقت مسجد
میں جابجا ٹیلے تھے (اونچی اونچی ٹیکریاں تھیں) ۔

وَعَادَ لَھَا النِّقَادُ مُجْرَنْثِمًا ۔ ایک روایت میں
مُتَجَرْثِمًا ہے یعنی چھوٹی چھوٹی بکریاں اس سال
میں (جو قحط کا سال تھا) اکٹھی ہو گئیں اسلئے کہ
ان میں چارہ نہ تھا اگر چارہ ہوتا تو الگ الگ چرتیں

جَرْجَمٌ ۔ بیقراری، پریشانی، اضطراب ڈھیلا ہونا،
پتھریلی زمین، بیچا بیچ راستہ ۔

وَقُتِلَتْ سَرَاوٗتُهُمْ وَجَرِجُوْا۔ ان کے سردار مارے گئے اور وہ پریشان ہو گئے۔ ایک روایت میں وَ جُرِّحُوْا ہے یعنی زخمی ہو گئے۔ یہی روایت مشہور ہے۔

جَرْجَرَةٌ۔ غٹ غٹ پینے کی آواز جو حلق سے نکلتی ہے۔

اَلَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّةِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَھَنَّمَ۔ جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرکے اُتارتا ہے۔ بعضوں نے نَارُ جَھَنَّمَ پڑھا ہے تو معنی یہ ہوگا اُس کی پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرتی ہے۔

جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ۔ اونٹ نے بڑبڑ کرکے اپنی گردن زمین پر رکھ دی (آنحضرت صلعم سے شکایت کی اپنے مالکوں کی کہ چارہ برابر نہیں دیتے اور محنت بہت لیتے ہیں سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے کہ جانور بھی آپ سے فریاد کرتے تھے)۔

یَاْتِی الْجُبَّ فَیَکْتَنِعُ مِنْهُ ثُمَّ یُجَرْجِرُ قَائِمًا۔ مٹکے کے پاس آتا ہے کوزے سے پانی نکال کر کھڑے کھڑے غٹ غٹ پی جاتا ہے۔

قَوْمٌ یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ جَرَاجِرَھُمْ کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن تو پڑھیں گے مگر وہ اُن کے حلق کے نیچے نہیں اُترنیکا (دل پر اُسکا کچھ اثر نہ ہوگا صرف زبان سے الفاظ رٹ لیں گے۔

جرجر اور جرجیر اور جرجر۔ مشہور بھاجی ہے (ساگ)۔

حَتّٰی یَنْبُتَ فِیْ قَعْرِھَا الْجِرْجِیْرُ۔ یہاں تک کہ اس کی تہ میں جرجیر (بھاجی) اُگ آئے گی (یعنی دوزخ ٹھنڈی ہو جائے گی)۔

اَلْھِنْدَبَاءُ لَنَا وَالْجِرْجِیْرُ لِبَنِیْ اُمَیَّةَ۔ کاسنی ہم لوگوں کے لئے ہے اور جرجیر بنی امیہ کے لئے (یعنی بنی ہاشم کاسنی کو پسند کرتے ہیں اور بنی امیہ جرجیر کو)۔

جَرْجَمَةٌ۔ پینا، گرانا، کھانا۔

ثُمَّ جَرْجَمَ بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ۔ پھر ایک کو دوسرے پر گرا دیا۔

قَالَ طَالُوْتُ لِدَاوٗدَ اَنْتَ رَجُلٌ جَرِیٌّ وَفِیْ جِبَالِنَا ھٰذِہٖ جَرَاجِمَةٌ یَحْتَرِبُوْنَ النَّاسَ طالوت بادشاہ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے عرض کیا آپ ایک بہادر آدمی ہیں اور ہمارے ان پہاڑوں میں کچھ چور (لٹیرے) رہتے ہیں جو لوگوں کی مال کو لوٹ لیتے ہیں (محیط میں ہے جراجمہ ایک قوم ہے عجم کے جزیرہ میں یا شام کے نبطی لوگ)۔

جَرْحٌ۔ زخمی کرنا، کمانا، گالی دینا، عیب بیان کرنا، گواہ پر سوالات کرکے اُسکا سچ جھوٹ آزمانا، کسی پر اعتراض کرنا، زخمی ہونا۔

جُرْحٌ اور جِرَاحَةٌ۔ زخم، گوشت کا چیرنا۔

جَرَائحی اور جَرَّاح۔ زخم کی دوا کرنیوالا۔

اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُھَا جُبَارٌ۔ بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے تو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا۔

کَثُرَتْ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثُ وَاسْتَجْرَحَتْ۔ اب حدیثیں بہت پھیل گئی ہیں اور بگڑ گئی ہیں (اُن کی اصلاح اور راویوں کی جرح کی ضرورت ہے تاکہ صحیح حدیثیں ضعیف اور موضوع سے الگ ہو جائیں

وَعَظْتُکُمْ فَلَمْ تَزْدَادُوْا عَلَی الْمَوْعِظَةِ اِلَّا اسْتِجْرَاحًا۔ (عبد الملک بن مروان نے کہا) لوگو! میں نے تم کو نصیحت کی پر نصیحت سے تو اور تمہاری حالت خراب ہو گئی (پہلے سے زیادہ عیب دار ہو گئے)۔

بِهٖ جِرَاحٌ۔ اُس کو زخم تھا۔
یُصَلُّوْنَ فِیْ جِرَاحَاتِهِمْ۔ ہمیشہ سے صحابہ اپنے زخموں میں نماز پڑھتے رہے (زخموں کی وجہ سے نماز کو ترک نہیں کیا۔ قتبی نے کہا یعنی جب خون نہ بہتا ہو۔ میں کہتا ہوں اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں۔ خون سے وضو ٹوٹنے میں کلام ہے۔)
فِیْهَا الْجِرَاحَاتُ وَ اَسْنَانُ الْاِبِلِ۔ اس میں زخموں کی دیت کے احکام اور یہ کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ لئے جائیں گے لکھا ہوا تھا۔
جَارِحَۃ۔ عضو۔ اُس کی جمع جَوَارِح ہے۔
مَنْ بِهٖ قُرْحَۃٌ اَوْ جُرْحٌ۔ جسکو پھوڑا یا زخم ہو۔
جَرْدٌ۔ چھلکا اُتارنا، بال نکالنا، ننگا کرنا، ڈھکنا ہوشتنا
اِنَّهٗ کَانَ اَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ۔ آپ برہنگی کی حالت میں نورانی اور چمکدار تھے آپ کا جسم مبارک پر نور تھا۔ (محیط میں ہے کہ مُتَجَرَّد بفتح را مصدر میمی ہے بمعنی برہنگی اور ننگاپن اور بکسرہ را جسم کو کہتے ہیں مُجَرَّدَہ اور مُجَرَّد کے بھی یہی معنی ہیں)۔
کَانَ اَبْیَضَ الْمُتَجَرَّدِ۔ آپ کا پنڈا (جسم) سفید تھا۔
اِنَّهٗ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَۃٍ۔ آپ کے بدن پر بال نہ تھے یعنی سارے بدن پر (جیسے بعضے آدمیوں کے ہوتے ہیں بلکہ آپ کا جسم صاف بن بال تھا) مگر سینہ سے زیر ناف تک بال تھے۔
اَهْلُ الْجَنَّۃِ جُرْدٌ مُرْدٌ۔ بہشتی لوگ بن بال کے بن ڈاڑھی مونچھ کے ہوں گے۔
اِنَّهٗ اَخْرَجَ نَعْلَیْنِ جَرْدَاوَیْنِ فَقَالَ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ انس رض نے دو پرانی جوتیاں جن پر بال نہیں رہے تھے نکالیں اور کہنے لگے یہ دونوں جوتیاں آنحضرت ص کی ہیں۔ (زہے قسمت اُن لوگوں کی جنہوں نے ان جوتیوں کی زیارت کی۔ اگر ہم کو ملیں تو ہم بھی سر اور آنکھوں پر رکھیں یا اللہ بہشت میں تو بھی آپ کی کفش برداری نصیب کر یہ ہمارے لئے ہزار دن حور اور قصور سے بہتر ہے۔) ایک روایت میں جَرْدَاءُ ہے۔ شاید تے کو مبالغہ کے لئے زیادہ کیا کیونکہ جرداء خود مؤنث ہے اَجْرَد کا۔
قَلْبٌ اَجْرَدُ فِیْهِ مِثْلُ السِّرَاجِ یَزْهَرُ۔ ایک وہ دل ہے جو بری خصلتوں سے (جیسے حسد، کینہ بغض، مکر و فریب سے) خالی ہے اُسمیں چراغ کی طرح ایمان کا نور چمک رہا ہے۔
تَجَرَّدُوْا بِالْحَجِّ وَاِنْ لَّمْ تُحْرِمُوْا۔ حاجیوں کی مشابہت کرو یعنی اُنکی سی وضع رکھو گو تم نے احرام نہ باندھا ہو۔
تَجَرَّدَ بِالْحَجِّ۔ حج مفرد کی نیت کی (یعنی قران یا تمتع نہیں کیا۔)
جَرِّدُوا الْقُرْاٰنَ لِیَرْبُوَ فِیْهِ صَغِیْرُکُمْ وَلَا یَنْاٰی عَنْهُ کَبِیْرُکُمْ۔ قرآن کو علیحدہ رکھو (اسمیں حدیث تفسیر وغیرہ مت ملاؤ یا اعراب اور نقطوں اور نشانوں اور علامتوں وغیرہ سے اُس کو خالی رکھو یا کتب آسمانی میں سے صرف قرآن پر قناعت کرو دوسری کتابوں میں مت مشغول ہو) تاکہ تمہارے کمسن بچے اُسکی پڑھائی میں بڑے ہوں اور بڑی عمر والے اُس کی تلاوت سے کنارہ کشی نہ کریں۔
حَتّٰی یَکُوْنَ اٰخِرُهُمْ لُصُوْصًا جَرَّادِیْنَ۔ خارجیوں کا آخری گروہ چوروں کا رہ جائیگا جو لوگوں کو ننگا کریں گے (ان کے کپڑے لتے چھین لیں گے)
لَاُجَرِّدَنَّکَ کَمَا یُجَرَّدُ الضَّبُّ۔ (حجاج نے

ف۱ ایک روایت میں لَاُجَرِّدَنَّکَ ہے یعنی میں تیرا سارا مال اسباب چھین کر تجھ کو ننگا کردوں گا ۱۲ منہ۔

مردود نے انس رضہ سے کہا) میں تجھ کو کھوڑ پھوڑ کی طرح ننگا کردوں گا (تیری کھال نکال لونگا جیسے گوہ کو بھونتے وقت اُسکا چمڑا نکالتے ہیں)۔

جَارُوْد - سخت قحط کا سال۔

جَارُوْدِیَه - ایک فرقہ ہے شیعہ میں سے۔

وَبِهَا سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا - وہاں ایک درخت ہے جس کے تلے ستر پیغمبروں کی آنول کاٹی گئی ہے نہ اُسکے پتے کبھی گرے نہ وہ میوے سے خالی ہوا۔ ایک روایت میں وَلَمْ تُجْرَدْ ہے یہ جُرِدَتِ الْاَرْضُ سے نکلا ہے یعنی زمین کو ٹڈیوں نے ننگا کردیا اُسکا سبزہ سب کھا گئیں۔

اَلسَّوِيْقُ يَجْرُدُ الْمِرَّةَ وَالْبَلْغَمَ جَرْدًا - ستو پت اور بلغم کو بالکل نکال دیتا ہے۔

لَيْسَ عِنْدَنَا مِنْ مَّالِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا جَرْدُ هٰذِهِ الْقَطِيْفَةِ - (ابوبکر صدیق رضہ نے کہا) ہمارے پاس مسلمانوں کے مال یعنی بیت المال میں سے کوئی چیز نہیں ہے بجز اس پھٹی پُرانی چادر کے۔

جَرْدُ قَطِيْفَةٍ - یعنی قَطِيْفَةٌ جَرْدٌ - پرانی چادر (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)۔

كَانَ صَدَاقُ فَاطِمَةَ جَرْدُ بُرْدٍ خُطْمِيَّةٍ وَجَرْدُ قَطِيْفَةٍ اِنْجَرَدَ خَمْلُهَا - حضرت فاطمہ کا مہر ایک خطمی چادر تھی پُرانی۔ اور ایک دوسری پرانی چادر جس کا سرا جھڑنا (پرانا) ہو گیا تھا۔

اَنَّ اُمِّيْ فِي الْمَنَامِ وَفِيْ يَدِهَا شَحْمَةٌ وَعَلٰى فَرْجِهَا جُرَيْدَةٌ - (ایک عورت نے حضرت عائشہ سے عرض کیا) میں نے خواب میں اپنی ماں کو دیکھا اُس کے ہاتھ میں چربی کا ایک ٹکڑا ہے اور اس کی فرج پر (شرمگاہ پر) ایک پُرانا چیتھڑا ہے۔

اِئْتِنِيْ بِجَرِيْدَةٍ - میرے پاس ایک کھجور کی ڈالی لا۔

جَرِيْدَة - ڈالی۔ اُس کی جمع جَرَائِدُ ہے۔

كُتِبَ الْقُرْاٰنُ فِيْ جَرَائِدَ - قرآن ڈالیوں پر لکھا گیا (کیونکہ کاغذ اُس وقت کم ملتا تھا)۔

اَوْصٰى بُرَيْدَةُ اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ قَبْرِهٖ جَرِيْدَةٌ - بریدہ نے یہ وصیت کی کہ انکی قبر پر ایک ہری ڈالی لگا دیجائے (کیونکہ آنحضرت صہ نے ایک قبر پر دو ڈالیاں لگادی تھیں اور فرمایا تھا جبتک یہ نہ سوکھیں شاید اُن کے عذاب میں تخفیف ہو)۔

ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً - پھر آپ نے کھجور کی ایک ہری ڈالی لی۔

تَجَرَّدَ لِاِحْرَامِهٖ - آپ نے احرام باندھنے کے لئے کپڑے اُتارے۔

لِاَنَّهٗ جُرِّدَ مِنْ ثِيَابِهٖ - حضرت حمزہ کے کپڑے اُتار لئے گئے تھے (شہادت کے بعد کافروں نے اُن کو ننگا کردیا تھا)۔

اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ - ٹڈی دریا کے شکار میں داخل ہے یعنی جیسے دریا کا شکار احرام والے کو درست ہے ایسے ہی ٹڈی کا بھی شکار حالت احرام میں درست ہے یا جیسے دریا کا جانور بغیر ذبح کے درست ہے ایسے ہی ٹڈی بھی ذبح کے بغیر حلال ہے یا ٹڈی کی پیدائش مچھلیوں سے ہوتی ہے)۔

اَلْجَرَادُ نَثْرَةُ حُوْتٍ - ٹڈی مچھلی کی چھینک ہے۔

نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ - ہم آنحضرت صہ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے (اُسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے بھی ٹڈی کھائی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ٹڈی نہیں کھاتے تھے)۔

سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ - آپ سے پوچھا گیا ٹڈی کھانا کیسا ہے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں (ایسا ہی آپ نے گوہ

یعنی گوڑپھوڑ کے باب میں فرمایا دونوں جانور حلال ہیں مگر حنفیہ نے ٹڈی کو تو درست رکھا ہے اور گوڑپھوڑ کو حرام یا مکروہ کہا ہے ان کو یہ خبر نہیں ہوئی کہ گوڑپھوڑ تو عرب کی عام غذا تھی چنانچہ فردوسی کہتا ہے ؎

زشیر شتر خوردن وسوسمار ۔ عرب را بجائے رسیدست کار

اور آنحضرتؐ نے طبعی نفرت کی وجہ سے اسکو نہیں کھایا نہ یہ کہ وہ حرام تھا اور دوسرے صحابہ نے فراغت کے ساتھ آپ کے دسترخوان پر اُس کو کھایا اگر حرام ہوتا تو آپ کسی کو نہ کھانے دیتے)۔

خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ۔ حضرت ایوبؑ پر سونے کی ٹڈیاں گریں (یعنی سونے کے ٹکڑے ٹڈی کی شکل پر گرے)۔

يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ۔ اس گھوڑے کا نام جرادہ تھا۔

كَتَبَ فِي الْجَارُوْدِ۔ حضرت عمرؓ نے جارود (بن عمرو صحابی) کے باب میں لکھا یعنی اُن کی گواہی کا مقدمہ میں جو قدامہ پر انہوں نے دی تھی کہ قدامہ نے شراب پیا۔

جَلَدَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ۔ دو ڈالیوں کی چالیس ماریں یا کچھ ایسی ہی لگائیں (دونوں کو ملا کر مارا تو اسّی ماریں ہو گئیں یا ہر ایک سے چالیس چالیس ماریں لگائیں)۔

كَانَتْ فِيْهَا اَجَارِدُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ۔ کچھ زمینیں صاف چٹیل بن گھانس کے تھیں انھوں پانی کو روک رکھا۔

اِنَّكُمْ فِيْ اَرْضٍ جَرَدِيَّةٍ۔ تم ایسی زمین میں ہو جہاں سبزہ نہیں (روئیدگی نہیں)۔

فَرَمَيْتُهٗ عَلٰى جُرَيْدَاءِ مَتْنِهٖ۔ میں نے اسکو پیٹھ کے بل پھینک مارا۔ چت کر دیا۔

فَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ۔ دونوں جرادوں نے اسکو گانا سنایا (یہ دونوں رنڈیاں تھیں مکہ میں جو خوش آواز اور گانے میں مشہور تھیں)۔

اَرْضٌ مَجْرُوْدَةٌ۔ خالی چٹیل زمین جس پر روئیدگی نہ رہی ہو ٹڈیوں نے اُس کو کھا لیا ہو۔

جَرْدَلَةٌ۔ گرنے کے قریب ہونا۔

فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّجَرْدَلُ۔ ایک روایت میں فَمِنْهُمُ الْمُجَرْدَلُ۔ ہے یعنی ان میں کوئی دوزخ میں گرنے کے قریب ہوگا۔ ایک روایت میں فَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ہے خائے معجمہ یعنی اُس کے بدن کے ٹکڑے آنکڑوں سے کٹ جائیں گے بعضوں نے اَلْمُجَرْذَلُ روایت کیا ہے زائے معجمہ اور جیم سے۔ یہ وہم ہے۔

جَرَذٌ۔ موٹا ہونا۔

جُرَذٌ۔ بڑا چوہا۔ اُس کی جمع جُرْذَانٌ ہے یا جِرْذَانٌ۔ اُمُّ جِرْذَانٍ اور جَرَاذِيْنُ۔ ایک قسم کی کھجور ہے۔

اَرْضٌ جَرِذَةٌ۔ چوہے والی زمین۔

اَرْضُنَا كَثِيْرَةُ الْجُرْذَانِ۔ ہماری زمین میں چوہے بہت ہیں۔ (جاحظ نے کہا جُرَذ اور فار میں ایسا فرق ہے جیسے گائے اور بھینس میں۔

جَرٌّ۔ چلتے چلتے چرنا یا چلتے چلتے چرانا، زچگی کے دن بڑھ جانا تصور کرنا۔

جَرِيْرَةٌ۔ قصور۔

يَا مُحَمَّدُ بِمَ اَخَذْتَنِيْ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ۔ اے محمدؐ تم نے مجھ کو کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ فرمایا تیرے قسم کھائے دوستوں کے جرم میں (یہ شخص بنی عقیل میں سے تھا جو ثقیف کے حلیف تھے ثقیف نے آنحضرتؐ سے بدعہدی کی اور مسلمانوں کو قید کر لیا آخر یہ شخص اُن کے بدلہ میں دیا گیا۔

گو اُس شخص نے یہ کہا کہ میں مسلمان ہو گیا تھا مگر قید ہو جانے کے بعد آپ نے اُس کا یہ قول مسلم نہیں رکھا فرمایا جس وقت تو اپنے نفس کا خود مالک یعنی آزاد تھا اُس وقت اسلام کا کلمہ کہتا تو کامیاب ہوتا۔ بعضوں نے کہا آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہوگا کہ یہ دل سے مسلمان نہیں ہوا اور لوگوں کو ایسا کرنا درست نہیں (یعنی باوجود اسلام لانے کے اُسکی تصدیق نہ کرنا اُس کو کافروں کے پاس بھیج دینا اُن کے حوالے کرنا)۔

ثُمَّ بَايَعَهُ عَلَى أَنْ لَا يُجَرَّ عَلَيْهِ إِلَّا نَفْسُهُ۔ پھر اُس نے آپ سے بیعت کی اس شرط پر کہ میری قصور میں بس میں ہی پکڑا جاؤں (باپ یا بھائی یا دوسرے عزیزوں سے میرے قصور کا مواخذہ نہ ہو)۔

لَا تُجَارِ أَخَاكَ وَلَا تُشَارِهِ۔ اپنے بھائی پر قصور کا مواخذہ مت ڈال اور اُس سے برائی نہ کر۔ بعضوں نے کہا لَا تُجَارِ کا معنی یہ ہے کہ اُسکا حق دینے میں ٹال ٹولا نہ کر۔ بعضوں نے لَا تُجَارِ بہ خفت راء روایت کیا ہے یعنی اُس کے ساتھ ہار جیت نہ کر۔

طَعَنْتُ مُسَيْلِمَةَ وَمَشَى فِي الرُّمْحِ فَنَادَانِي رَجُلٌ أَنْ أَجْرِرْهُ الرُّمْحَ فَلَمْ أَفْهَمْ فَنَادَانِي أَلْقِ الرُّمْحَ مِنْ يَدَيْكَ۔ میں نے مسیلمہ کذاب کو برچھا مارا برچھا لگا ہوا وہ چلا میں پیچھے پیچھے برچھا تھامے ہوئے ایک شخص نے مجھ کو آواز دی اَجْرِرْهُ الرُّمْحَ۔ میں اُسکا مطلب نہیں سمجھا۔ اُس نے پھر آواز دی ارے برچھا چھوڑ دے (اُسکو برچھا لگا ہوا جانے دے)۔

أَجْرِرْ لِي سَرَاوِيلِي۔ میرا پاجامہ رہنے دے میں اُس کو کھینچتا رہوں (اُس کو پہنے پہنے چلتا رہوں)۔ بعضوں نے اَجُزْ لِی بہ خفت راء روایت کیا ہے

إِجَارَةً سے یعنی میرے بدن پر رہنے دے ابن اثیر نے کہا اس حدیث میں ادغام غیر حجاز والوں کی بولی ہے اور اگلی حدیث میں اظہار یہ حجاز والوں کی بولی ہے۔)

لَا صَدَقَةَ فِي الْإِبِلِ الْجَارَّةِ۔ اُن اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے جو کام کاج محنت مزدوری کرتے ہوں (نکیل پکڑ کر چلائے جاتے ہوں)۔

مَعَهُ فَرَسٌ حَرُوْنٌ وَجَمَلٌ جَرُوْرٌ۔ اُن کیساتھ ایک خندہ گھوڑا اور ایک شریر اونٹ تھا۔

لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَيْهَا يَعْنِي زَمْزَمَ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ حَتَّى يُؤَثِّرَ الْجَرِيرُ بِظَهْرِي۔ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم پر پل پڑیں گے (پھر تم زمزم کا پانی کھینچ ہی نہ سکو گے) تو میں بھی تمہاری ساتھ یہاں تک پانی نکالتا کہ رسی کا نشان میری پیٹھ پر پڑ جاتا۔

مَا مِنْ عَبْدٍ يَنَامُ بِاللَّيْلِ إِلَّا عَلَى رَأْسِهِ جَرِيرٌ مَعْقُودٌ۔ جو بندہ رات کو سوتا ہے اُس کے سر پر ایک گرہ دی ہوئی رسی رہتی ہے۔

أَيْنَ أَسِمُ قَالَ فِي مَوْضِعِ الْجَرِيرِ مِنَ السَّالِفَةِ۔ میں اپنے اونٹوں پر کہاں داغ لگاؤں فرمایا جہاں رسی رہتی ہے گردن کے آگے کے حصے پر۔

خَلُّوا بَيْنَ جَرِيرٍ وَالْجَرِيرِ۔ جریر بن عبداللہ کو اُسکی باگ دیدو۔

مَنْ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ وِتْرٍ أَصْبَحَ وَعَلَى رَأْسِهِ جَرِيرٌ سَبْعُونَ ذِرَاعًا۔ جو شخص وتر نہ پڑھے اور صبح ہو جائے تو اُسکے سر پر ستر ہاتھ کی رسی ہوگی۔

إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَجُرُّ الْجَرِيرَ فَأَصَابَ صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ فَتَصَدَّقَ بِأَحَدِهِمَا۔ ایک شخص رسی کھینچا کرتا تھا (پانی بھرا کرتا تھا) اُس کو دو صاع کھجور

کی اجرت میں ملے اُس نے ایک صاع خیرات کر دیا۔
ھَلُمَّ جَرًّا۔ اسی طرح چلے آؤ۔ یا اسی طرح کھینچے آؤ
یہ محاورہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ برابر ایسا ہی کرتے
رہو یا ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔
نَصَبْتُ عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ عَبَاءَۃً وَّعَلٰی مَجَرِّ بَیْتِیْ سِتْرًا۔ میں نے اپنی کوٹھری کے دروازے
پر ایک کملی لگائی اور چھجے پر ایک پردہ لٹکایا۔
اَلْمَجَرَّۃُ بَابُ السَّمَاءِ۔ مجرہ وہ سفیدی جو آسمان
پر دکھائی دیتی ہے (یعنی کہکشان) آسمان کا دروازہ
ہے۔
خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِہٖ وَھِیَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِھَا۔ جرہ
بالکسر جانور کا معدہ۔ بعضوں نے کہا معدے میں سے
جو غذا جانور نکالتا ہے پھر منہ میں لا کر اسکو چباتا
ہے۔ یعنی جگالی) آنحضرتؐ نے اپنی اونٹنی پر سوار
ہو کر خطبہ سنایا وہ زور سے جگالی کر رہی تھی۔
اِجْتَرَّ۔ جگالی کی۔
فَضَرَبَ ظَھْرَ الشَّاۃِ فَاجْتَرَّتْ وَدَرَّتْ۔ آنحضرتؐ
نے بکری کی پیٹھ پر مارا وہ جگالی کرنے لگی دودھ دینے
لگی۔
لَا یَصْلُحُ ھٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِمَنْ لَّا یُحْنِقُ عَلٰی جِرَّتِہٖ۔ یہ خلافت اور حکومت اُسی کو سزاوار ہے
جو اپنی رعیت پر غصہ نہ کرے (بلکہ بردبار حلیم رحیم
دل ہو)۔
اِنَّہٗ حَارٌّ جَارٌّ یَا حَارٌّ بَارٌّ۔ یہ حَارٌّ کا جوڑ ہے
کچھ معنی نہیں رکھتا جیسے کہتے ہیں گرم درم چیز وبز۔
نَھٰی عَنْ نَبِیْذِ الْجِرَارِ۔ ٹھلیوں کے نبیذ سے آپؐ نے
منع فرمایا۔
جَرَّۃٌ مٹی کی ٹھلیا۔ جَرٌّ اور جِرَارٌ اُس کی جمع
ہے یہاں وہ ٹھلیاں مراد ہیں جو روغنی ہوں کیونکہ اُن
میں جو نبیذ رکھا جائے وہ بہت جلد تیزی اور نشہ
پیدا کرتا ہے۔
غَطُّوا الْجِرَارَ۔ گھڑوں کو ڈھانپ دو۔
اِنَّ لِیْ جَرَّۃً فِیْ جَرٍّ۔ گھڑوں میں میرا ایک گھڑا ہے۔
رَاَیْتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ عِنْدَ جُرِّ الْجَبَلِ۔ میں نے آپ
کو احد کے دن پہاڑ کے نشیبی حصہ میں دیکھا (یعنی تلے
میں)۔
سُئِلَ عَنْ اَکْلِ الْجِرِّیِّ۔ بام مچھلی کھانا کیسا ہے
اُن سے پوچھا گیا جسکو جِرِّیْث بھی کہتے ہیں یعنی ماہی
مار (اسپر چھلکہ نہیں ہوتا یہ امامیہ کے نزدیک حلال
نہیں۔ جمہور اہل سنت کے نزدیک حلال ہے۔
اِنَّہٗ کَانَ یَنْھٰی عَنْ اَکْلِ الْجِرِّیِّ وَالْجِرِّیْثِ
حضرت علی رض بام مچھلی کے کھانے سے منع کرتے
(کیونکہ وہ سانپ کے مشابہ ہوتی ہے مگر یہ ممانعت
کراہت تنزیہی کے ہوگی اسلئے کہ قرآن میں اُحِلَّ لَکُمْ
صَیْدُ الْبَحْرِ ہے یہ دریا کے ہر جانور کو حلال کرتا ہے
اکثر ائمہ کا یہی قول ہے)
دَخَلَتِ النَّارَ مِنْ جَرَّا ھِرَّۃٍ۔ ایک عورت بلی کی
وجہ سے دوزخ میں گئی۔
فَاِنَّمَا تَرَکَھَا مِنْ جَرَّائِیْ۔ اُس نے میری وجہ سے
اُس کو چھوڑ دیا۔ بعضوں نے مِنْ جَرَّائِیْ کی جگہ مِنْ جَرَایَ
روایت کیا ہے یہ تخفیف ہے مِنْ جَرَّائِیْ کی۔
قَتَلَ بِجَرِیْرَۃِ نَفْسِہٖ فَقُتِلَ۔ خود قصور کیا اور
کو ناحق قتل کیا اُس کے قصاص میں قتل کیا گیا۔
خَرَجَ غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَائَہٗ۔ غصے میں نکلے
گھسیٹتے ہوئے (پوری طرح اوڑھا بھی نہیں کیونکہ
کی جلدی تھی)۔
اَلْقَتْلُ قَدِ اسْتَحَرَّ۔ کشت و خون بہت سخت ہوگیا
ضَمَانُ الْجَرِیْرَۃِ۔ قصور کا تاوان یہ اُس پر واجب

ہوتا ہے جو کوئی اپنے ذمہ دوسرے کی دیت دینا قبول
کرے مثلاً زید عمرو سے کہے کہ تو میری مدد کر دشمنوں کو
مجھ سے دفع کر میں تیری طرف کی دیت دوں تو میری طرف
سے دے اور زید اس کو قبول کرے۔

مَسْجِدُ جُرَیْرٍ۔ ایک مشہور مسجد ہے کوفہ میں۔

تَقَلَّدْتُ السَّیْفَ فَاِذَا اَنَا اَجُرُّہٗ۔ میں نے تلوار
لٹکائی پھر کیا دیکھتا ہوں میرا قد چھوٹا ہونے کی وجہ
میں اس کو زمین پر کھینچ رہا ہوں۔

جَرْزٌ۔ کھانا، مار ڈالنا، کاٹ دینا، جڑ سے اکھاڑ ڈالنا۔

جَرُزَ۔ موٹا ہونا، سخت ہونا۔

جُرَازٌ۔ عمدہ کاٹنے والی تلوار۔

جَرَازٌ۔ ایک بوٹی ہے۔

اَتَی عَلٰی اَرْضٍ جُرُزٍ یا جَرْزٍ۔ ایک اجاڑ زمین
پر آئے جہاں پانی اور سبزہ نہ تھا۔

لَتُوجَدَنَّ جُرُزًا لَا یَبْقٰی عَلَیْھَا مِنَ الْحَیَوَانِ
اَحَدٌ۔ زمین اجاڑ ہو جائیگی اس پر کوئی جاندار
نہیں رہیگا۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ اللِّحَافِ مِنَ الثَّعَالِبِ وَالْجُرُزِ
یُصَلّٰی فِیْھَا اَمْ لَا۔ میں نے ان سے پوچھا لومڑیوں
کے کھالوں کے کپڑے اور جرز میں نماز پڑھنا درست
ہے یا نہیں۔

جِرْزٌ۔ بالکسر عورتوں کا لباس جو اونٹ کے بالوں
اور بکریوں کے کھالوں کا ہوتا ہے۔

جَرْسٌ۔ بات کرنا، چاٹنا، ہلکی آواز نکالنا

مَا سَمِعْتُ لَہٗ جَرْسًا۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)
میں نے اس کی آواز نہیں سنی اور جب جِرْسًا کے
بعد بولتے ہیں تو جیم کو کسرہ دیتے ہیں یوں کہتے ہیں
مَا سَمِعْتُ لَہٗ جِرْسًا وَلَا جَرْسًا میں نے نہ اس کی آہٹ
سنی نہ آواز۔

جَرَسَتْ نَحْلُہُ الْعُرْفُطَ۔ اس کی مکھی نے عرفط چاٹا
ہوگا (عرفط ایک درخت ہے جس میں سے بدبودار
گوند نکلتا ہے۔)

فَیَسْمَعُوْنَ صَوْتَ جَرْسِ طَیْرِ الْجَنَّةِ۔ وہ بہشت
کے پرندوں کی آواز سنیں گے (یعنی ان کی چونچ کی
آواز جو کھاتے وقت نکلتی ہے)۔

فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ یَدِبُّوْنَ وَیُخْفُوْنَ الْجَرْسَ۔
لوگ آئے چپکے چپکے چلتے ہوئے پاؤں کی آواز چھپاتے
ہوئے۔

اَرْضٌ خُضْبَةٌ جَرِسَةٌ۔ ہری بھری زمین کھنکھناتی
ہوئی یہ صَلْصَالٌ کی تفسیر ہے۔

وَکَانَتْ مُجَرَّسَةً۔ آنحضرتؐ کی اونٹنی سواری
آزمودہ تھی۔

مُجَرَّسٌ۔ شخص آزمودہ کار خبردار۔

قَدْ جَرَّسَتْکَ الدُّھُوْرُ۔ تم کو زمانہ نے ہوشیار
تجربہ کار کر دیا ہے ایک روایت میں جَرَّشَتْکَ ہے
شین معجمہ سے معنی وہی ہے مگر لغت سے اسکی تائید
نہیں ہوتی۔

لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَةُ رُفْقَةً فِیْھَا جَرَسٌ۔
فرشتہ سفر میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے
جن کے پاس گھنٹہ ہو (جو جانور کے گلے میں رہتا ہے
اور چلنے میں آواز دیتا ہے)۔

صَلْصَلَةُ الْجَرَسِ۔ گھنٹے کی آواز۔

جَرْشٌ۔ سخت چیز کھانے کی آواز، سانپ کی کینچلی کے نکلنے
کی آواز، ہلکا دڑنا، کھجلانا، چھیلنا، ملنا۔

جِرْشٌ۔ نفس۔

جُوَارِشٌ۔ میٹھی دوا جو یونانی حکیم بناتے ہیں اسکی بہت
سی قسمیں ہیں۔

لَوْ رَاَیْتُ الْوُعُوْلَ تَجْرُشُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا۔

مَا هِجْتُهَا۔ اگر میں جنگلی بکریوں کو اُس کے دونوں کناروں میں کھاتے اور چرتے دیکھوں تو بھی اُن کو نہ چھیڑوں (کیونکہ آنحضرت ﷺ نے وہاں کا شکار حرام کیا ہے) ایک روایت میں تَجَرَّسُ ہے سین مہملہ سے ایک میں تَخَرَّشُ ہے۔

جُرَش۔ یمن کا ایک پرگنہ ہے۔

جَرَش۔ ایک شہر ہے شام میں۔

اَتَاهُ بِجَرْشٍ مِّنَ اللَّیْلِ۔ اخیر رات میں اُس کے پاس آیا۔

مِلْحٌ جَرِیْشٌ۔ جو نمک اچھی طرح نہ کوٹا گیا ہو۔

جَرَضٌ۔ گلا گھونٹنا۔

جَرَضٌ۔ غصہ اور غم کے ساتھ مشکل سے تھوک نگلنا جان کا حلق تک آجانا، اُچھو ہونا۔

حَالَ الْجَرِیْضُ دُوْنَ الْقَرِیْضِ۔ شعر گوئی کو غم اور غصہ نے روک دیا۔ (یہ ایک مثل ہے)۔

اَلَمُ الْمَضَضِ وَغُصَصُ الْجَرَضِ۔ درد کا رنج اور حلق میں اٹکنے کی تکلیفیں۔

هَلْ یَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا عَلَزَ الْقَلَقِ وَغُصَصَ الْجَرَضِ۔ یہ جوانی کی نزاکت والے اور کچھ نہیں اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ پریشانی کی گھبراہٹ اور حلق میں اٹک (جانے) کی تکلیف آن پہنچے۔

جَرْعٌ۔ یا جَرَعٌ پانی کا نگلنا۔

تَجْرِیْعٌ۔ نگلوانا، گھونٹ گھونٹ پلانا۔

جَرَّعَهٗ غُصَصَ الْغَیْظِ۔ اُسکو غصہ کے گھونٹ پلائے۔

جُرْعَه۔ ایک گھونٹ۔

جَرْعَه۔ ایک بار پانی پینا۔

مَا بِهٖ حَاجَةٌ اِلٰی هٰذِهِ الْجُرْعَةِ۔ اُس کو اس گھونٹ کی کوئی احتیاج نہیں۔ ایک روایت میں اَلْجَرْعَة ہے بفتحِ جیم۔

قِیْلَ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ تَجَرَّعْ فَقَالَ اِنَّمَا یَتَجَرَّعُ اَهْلُ النَّارِ۔ امام حسن سے کہا گیا گرمی کے دنوں میں تجرع کرو (گھونٹ گھونٹ پیو) انہوں نے کہا تجرع تو دوزخی لوگ کریں گے انہوں نے اس آیت کیطرف اشارہ کیا۔ یتجرعہ ولا یکاد یسیغہ۔

فَاَفْلَتُّ مِنْهُ بِجُرَیْعَةِ الذَّقَنِ۔ میں ہلاکت کے قریب پہنچکر بچ نکلا۔

جُرَیْعَه۔ (تصغیر ہے جُرعہ کی نہایہ میں ہے) یعنی آخری سانس جسکے بعد موت ہوتی ہے (دم واپسیں)

وَكَرِّیْ عَلَی الْمُهْرِ بِالْاَجْرَعِ۔ (عباس بن مرداس کا مصرعہ ہے) یعنی میرا حملہ اجرع میں بچھیرے گھوڑے پر سوار ہو کر۔

اَجْرَعُ۔ کھلا ہوا میدان دشوار گذار۔

بَیْنَ صُلْبُوْ جَرَعَاتٍ۔ ریتی کے ٹیلوں میں یا دشوار گذار میدانوں میں۔ (یہ جرعہ کی جمع ہے)۔

جَرَعَه اور جَرْعَاء۔ صاف اچھی ریتی کا میدان یا دشوار گذار زمین یا ٹیلہ جس کے ایک طرف ریت ہو ایک طرف پتھر۔

جِئْتُ یَوْمَ الْجَرَعَةِ۔ میں جرعہ کے دن آیا۔ یہ جَرَعَه ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب وہاں ایک واقعہ ہوا تھا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں انھوں نے سعید بن عاص کو وہاں کا حاکم کرکے بھیجا لیکن کوفہ والے اس سے راضی نہیں ہوئے اور سعید بن عاص کو بیرنگ واپس کر دیا ابوموسیٰ اشعری کو اپنا حاکم بنالیا۔ اور حضرت عثمانؓ کو اطلاع دی انہوں نے منظور کر لیا۔

نُوْقٌ مُتَجَادِیَةٌ۔ وہ اونٹنیاں جن میں دودھ کم رہ گیا ہو چند گھونٹ دودھ کے ہوں۔

لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا جُرْعَةٌ ۔ دنیا میں سے بس ایک گھونٹ باقی ہے (باقی سارا زمانہ گذر گیا)۔
مترجم:- کہتا ہے چودہ سو برس کے قریب گذرے مگر ہنوز یہ گھونٹ تمام نہیں ہوا جب ایک گھونٹ کا زمانہ اس قدر طویل ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ یہ گھونٹ کب تک رہتا ہے تو ساری دنیا کا زمانہ یقیناً لاکھوں برس کا ہوگا۔

جَرْفٌ ۔ سب لے لینا، صاف کرنا۔
سَيْلٌ جُرَافٌ ۔ وہ بہیا جو سب بہا لیجائے کچھ نہ چھوڑے۔
جَارِفٌ ۔ مرگ عام، منحوس بلا آفت۔
جُرْفٌ اور جُرُفٌ ۔ کگار، کراڑہ، ندی کا کنارہ جو ہر وقت کٹتا اور گرتا رہتا ہے۔
مِجْرَفَةٌ ۔ پھاوڑا۔
اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَحِضُ النَّاسَ بِالْجُرُفِ ۔ ابو بکر صدیقؓ لوگوں کا حال جرف میں پوچھا کرتے یا جرف میں بن مانگے اور بن پوچھے اُن کو دیتے۔
جُرُفٌ ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔
طَاعُوْنٌ جَارِفٌ ۔ طاعون تباہ کر دینے والا (یہ عبد اللہ بن زبیر کے زمانہ میں واقع ہوا تھا)۔
لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ اِلَّا بَيْتٌ يُكِنُّهٗ وَثَوْبٌ يُوَارِيْهِ وَجِرَفُ الْخُبْزِ ۔ آدمی کا مال وہی ہے ایک کوٹھری جو اُسکو چھپائے (سردی گرمی بارش سے بچائے) اور کپڑا جو اُسکا ستر ڈھانکے اور روٹی کے چند ٹکرے (بس اس قدر کافی ہے۔ اور باقی سب فضولیات ہیں آدمی کو چاہئے کہ جب یہ تینوں چیزیں مل جائیں تو خدا کا شکر بجا لائے زیادہ کی ہوس نہ کرے نہ کسی دنیادار کی خوشامد کرے)۔
جِرَفٌ ۔ (جمع ہے جِرْفَةٌ کی) یعنی روٹی کا ٹکڑا۔

جُرُفُ نَهْرٍ ۔ ندی کا کراڑہ۔
عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ ۔ دوزخ کے کنارہ پر۔
جَرَفَ الدَّهْرُ مَالَهٗ ۔ زمانہ نے اُس کا مال تباہ کر دیا۔

جَرْمٌ ۔ کاٹنا، برانگیختہ کرنا۔
جِرْمٌ ۔ جسم، رنگ، آواز، حلق۔
جُرْمٌ اور اِجْرَامٌ اور جَرِيْمَةٌ ۔ گناہ، قصور۔
لَا جَرَمَ ۔ ضرور۔
جَرِيْمٌ ۔ گنہگار۔
اَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ ۔ سب سے بڑا قصوروار مسلمانوں کا وہ مسلمان ہے جو ایک چیز کو پوچھے وہ حرام نہ ہو لیکن اُس کے پوچھنے کیوجہ سے حرام ہو جائے (گویا اُس نے پوچھکر مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اگر نہ پوچھتا تو وہ حلال رہتی اسحدیث کا موقع آنحضرتؐ کی حیات تک تھا کیونکہ آپ کی وفات پر وحی موقوف ہو گئی، کسی حلال چیز کے حرام ہونیکا ڈر نہیں رہا)۔
يُرِيْدُ يَجْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنَ ۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ یہ قرن گذر جائیگا۔ ایک روایت میں تَخْرُمُ ہے خائے معجمہ سے معنی وہی ہے۔
لَاَجْرِمَنَّ لَاَفُلَّنَّ حَدَّهَا ۔ میں ضرور اُس کی دھار کند کر دونگا۔
اِتَّقُوا الصُّبْحَةَ فَاِنَّهَا مَجْفَرَةٌ مَنْتَنَةٌ لِلْجِرْمِ ۔ صبح کے سونے سے بچو اُس سے شہوت بجھ جاتی ہے۔ جسم میں عفونت پیدا ہوتی ہے۔
كَانَ حَسَنَ الْجِرْمِ ۔ اس کا جسم خوبصورت تھا یا خوش آواز تھا۔
وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْعَذْقَ مِنَ الْجَرِيْمَةِ وَالنَّارَ

مِنَ النَّوٰی شَیْئًا ۔ قسم ہے اُس خدا کی جس نے کھجور کا
درخت ایک گٹھلی سے نکالا اور پتھر سے آگ نکالی۔
مَنْ اَجْرَمَ اِلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ جس نے حضرت محمدؐ کی
آل کا قصور کیا۔ اُنکا حق تلف کیا۔
بَنِیْ جِرْمٍ ۔ ایک قبیلہ ہے۔

جَرْمَزَۃٌ ۔ سمٹ جانا، اکٹھا ہونا، لوٹنا، بھاگنا۔
جُرْمُوْزٌ ۔ ہاتھ، پاؤں، حوض، بھیڑیا۔ اسکی جمع
جَرَامِیْزُ ہے۔
اِنَّہٗ کَانَ یَجْمَعُ جَرَامِیْزَہٗ وَیَثِبُ عَلَی الْفَرَسِ
حضرت عمرؓ اپنے ہاتھ پاؤں کو سمیٹ کر گھوڑے پر
کود جاتے (سبحان اللہ آپ کی مستعدی بڑھاپے
کی حالت میں اور سپاہگری آپ کی۔ نالائق اولاد
ہم لوگ ہیں جو کچھ بزرگوں نے ملک و مال کمایا تھا وہ
بھی کھو دیا۔ اپنی ذات سے تو پیدا کرنا کجا)
لَوْ جَمَعْتَ جَرَامِیْزَکَ فَوَثَبْتَ ۔ کاش تو اپنے ہاتھ
پاؤں جوڑ کر کود جاتا۔
جَرْمَزَ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ ۔ ابن عباسؓ کا غلام
(عکرمہ) بھاگ نکلا، ہٹ گیا۔ (صحیح فتوی نہ دے سکا۔
یہ شعبی کا قول ہے۔)
اَقْبَلَتْ مُجْرَمِّزًا حَتّٰی اقْعَنْبَیْتُ بَیْنَ یَدَیِ
الْحَسَنِ ۔ میں ہاتھ پاؤں جوڑے اور سمیٹے ہوئے
آیا اور امام حسن بصری کے سامنے بیٹھ گیا۔ (مُجْرَمِّزًا
اصل میں مُجْرَنْمِزًا تھا اِجْرِنْزَام سے نون کو میم سے
بدلکر میم کو میم میں ادغام دیدیا۔)
اِبْنُ جُرْمُوْزٍ ۔ حضرت زبیر کا قاتل ہے کمبخت نے
جب آپ سو رہے تھے آپ کا گلا کاٹ لیا۔

جَرْنٌ ۔ پیسنا۔
جُرُوْنٌ ۔ عادت کر لینا۔
اِجْرَانٌ ۔ غلہ کا کھلیان میں اکٹھا کرنا

اِنَّ نَاقَتَہٗ تَلَحْلَحَتْ عِنْدَ بَیْتِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَ
اَرْزَمَتْ وَوَضَعَتْ جِرَانَہَا ۔ آنحضرتؐ کی اونٹنی
(جب آپ ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے) ابوایوب
انصاری کے گھر اڑ گئی اور آواز کرنے لگی اور اپنی گردن
زمین پر رکھدی۔ (جران گردن کے اندر کا جانب۔
محیط میں ہے کہ جران اونٹ کی گردن سر سے لیکر
نحر کے مقام تک یعنی مذبح سے منحر تک۔)
حَتّٰی ضَرَبَ الْحَقُّ بِجِرَانِہٖ ۔ یہاں تک کہ حق نے
اپنی گردن رکھدی (یعنی دین حق قائم اور پائدار ہو گیا
دین کو اونٹ سے تشبیہ دی اُونٹ جب کہیں ٹھہر
جاتا ہے آرام لیتا ہے تو گردن زمین پر دراز کر دیتا
ہے۔)
لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ حَتّٰی یُؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ ۔ پھل اور
میوے کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جبتک وہ
کھلیان (کھلے) میں (کاٹ کر) نہ رکھا جائے۔ اگر درخت
پر لگا ہوا میوہ یا پھل یا اناج کوئی چرا کر لیجائے تو اُس
کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔ لیکن دوسری کوئی سزا جو حاکم مناسب
سمجھے دے سکتا ہے)۔
جَرِیْنٌ ۔ کھلیان اُس کی جمع جُرُنٌ ہے۔
اِنَّہٗ کَانَ لَہٗ جُرُنٌ مِّنْ تَمْرٍ ۔ اُن کے لئے کئی کھلیان
تھے کھجور کے۔
کَانُوْا یَشْتَرِطُوْنَ قُمَامَۃَ الْجُرُنِ ۔ وہ شرط لگاتے
تھے کہ کھلیانوں کی جھاڑن جھوڑن (جو نیچے بچ رہتا
ہے) ہم لیں گے۔
فَوَضَعَا جُرُنَہُمَا عَلَی الْاَرْضِ ۔ دونوں اُونٹوں
نے اپنی گردنیں زمین پر رکھدیں (جران کی بھی جمع
جُرُن آتی ہے)
فَاِذَا ضَمَّہُ الْجَرِیْنُ ۔ جب کھلیان نے اُسکو اکٹھا
کر لیا، جوڑ لیا ملا لیا۔

فَدَ لَكَتْ بِجِرَانِهَا الْقَبْرَ وَهِيَ تَرْغُو۔ اس نے اپنی گردن قبر سے رگڑی اور آواز کر رہی تھی۔

جُرْهُمٌ۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں حضرت اسماعیلؑ کی شادی اُسی قبیلے میں ہوئی تھی۔

جِرْوٌ۔ بحرکات ثلثہ جیم، چھوٹی چیز انار ہو یا خربوزہ یا ککڑی اُس کی جمع اَجْرٍ جو اصل میں اَجْرُوٌ تھا اور اَجْرِيَةٌ اور اَجْرَاءٌ ہے۔

اُتِيَ بِقِنَاعِ جِرْوٍ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک طبق ککڑی یا انار کا لایا گیا۔

اُهْدِيَ لَهٗ اَجْرٌ زُغْبٌ۔ آپ کو ککڑیاں تحفہ دی گئیں جن پر نرم نرم روئیں تھے۔

وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ۔ آپ کے دل میں کتّے کے پلّے کا خیال آیا۔

جَرْيٌ۔ یا جَرَيَانٌ یا جِرْيَةٌ۔ بہنا، گذرنا، واقع ہونا۔

تَجْرِيَه۔ وکیل بنا کر بھیجنا۔

اِجْرَاءٌ۔ بہانا، جاری کرنا، نافذ کرنا۔

مُجَارَاةٌ۔ گفتگو کرنا، کسی کے ساتھ موافقت کرنا دشمن کی بعضی باتیں مان لینا کہ آئندہ اُس کی غلطی ظاہر ہو۔

فَاَرْسَلُوْا جَرِيًّا۔ انھوں نے ایک وکیل بھیجا۔

قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ۔ تم جو کہتے ہو وہ کہو ایسا نہ کہو کہ شیطان کے وکیل بن جاؤ، یا جرأت دلادے، شیطان تم کو (میری تعریف کرتے کرتے، مجھکو حد سے بڑھا دو بندے کو خدا کی طرح کردو جیسے بعضے مولودیہ قصائد نعتیہ میں آنحضرتؐ کی تعریف ایسی کرتے ہیں جس سے پروردگار کی شان میں بے ادبی ہو جاتی ہے)۔

اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ جب آدمی مر جاتا ہے تو اُسکا نامۂ اعمال بند ہو جاتا ہے (اُس پر مہر کر دیجاتی ہے، اب اگر کوئی نیک عمل برزخ میں کرے تو اُس کا ثواب نامۂ اعمال میں نہیں لکھا جاتا کیونکہ مرتے ہی ثواب اور عقاب کا کھاتہ فرشتے بند کر دیتے ہیں) مگر تین باتوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی نامۂ اعمال میں درج ہوتا رہتا ہے ایک اُن میں صدقہ جاریہ ہے (یعنی ایسا وقف جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں مثلاً دین کا مدرسہ بنایا جائے مسجد یا پل یا سرا مسافر خانہ بنا جائے کنواں بنا جائے دین کی کتاب تالیف یا ترجمہ یا طبع کرا جائے، بعضے اہل حدیث نے اس حدیث کر یہ دلیل لی ہے کہ اموات سے دعا کا سوال کرنا جائز نہیں (یعنی یہ کہ وہ زائر کے مطلب کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں نہ یہ کہ خود میت سے دعا کیجائے کہ آپ ہم کو فرزند دو یا روپیہ دو یا دولت دو یا عمر دراز کر دو یا بیماری سے چنگا کر دو یہ تو شرک ہے کیونکہ دعا عبادت ہے اور عبادت غیر خدا کی بالاتفاق شرک ہے) کیونکہ اُن کے اعمال منقطع ہو گئے ہیں حالانکہ یہ اُن کی غلطی ہے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے اُن کی قبروں پر دعا کا سوال کر سکتے ہیں اسی طرح خواب میں۔ اعمال کے انقطاع سے یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد اُن کا کوئی عمل نامۂ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے احادیث صحیحہ سے انبیاء کے عمل بعد از موت ثابت ہیں اور اولیاء اللہ سے بعد از موت بھی طرح طرح کے فیوض اور برکات ہونا متواتر منقول ہے۔ ثابت بنانی کے قبر میں جھانکا تو دیکھا وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے اپنی والدہ کی قبر پر جا کر کہا اماں اسی وقت پروردگار کی بارگاہ میں جاؤ اور اس خلجی سلطان کا علاج کراؤ جس نے مجھ کو تنگ کر دیا ہے، یہ واقعہ عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

مارا گیا۔

اَلْاَرْزَاقُ جَارِیَۃٌ۔ معاشیں برابر مل رہی ہیں۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَاءَ۔ جو شخص علم اس لئے حاصل کرنا چاہے کہ عالموں سے مقابلہ کرے اُن سے ہمسری اور برابری جتائے بحث اور گفتگو کرے تاکہ لوگوں میں اپنی فوقیت ظاہر ہو۔

تَتَجَارٰی بِھِمُ الْاَھْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ۔ خواہشیں اور آرزوئیں اُن میں ایسی پھیلیں گی جیسے کلب کی بیماری بیمار میں پھیل جاتی ہے (کلب وہ بیماری ہے جو دیوانے کتے کو ہو جاتی ہے جس کو کاٹ کھائے اُس کو بھی یہی بیماری ہو جاتی ہے پھر وہ جس کو کاٹے اُسکو بھی۔ غرض یہ بیماری پھیلتی چلی جاتی ہے اُس کا زہر سارے بدن میں فوراً سرایت کر جاتا ہے اللہ محفوظ رکھے)۔

اِذَا اَجْرَیْتَ الْمَاءَ عَلَی الْمَاءِ اَجْزَأَ عَنْکَ۔ پیشاب کے بعد جب تو ذکر پر پانی بہا دے بس یہ کافی ہو (اب ذکر کا نچوڑنا یا سونتنا یا ڈھیلا سکھاتے پھرنا پائجامہ ہاتھ میں لئے اِدھر اُدھر ٹہلنا کھنکھارنا تلے اوپر ہونا یہ سب جاہلوں کے کام ہیں، بعضوں نے کہا استبرا بہتر ہے تاکہ جو قطرہ ذکر میں رہ گیا ہو وہ نکل جائے)۔

اَمْسَکَ اللّٰہُ جِرْیَۃَ الْمَاءِ۔ اللہ نے پانی کا بہنا روک دیا۔

وَعَالَ قَلَمُ زَکَرِیَّا الْجِرْیَۃَ وَجَرَتِ الْاَقْلَامُ مَعَ جِرْیَۃِ الْمَاءِ۔ حضرت زکریا کا قلم پانی کی روانی پر غالب آیا ٹھہرا رہ گیا دوسرے سب قلم پانی کے بہاؤ میں بہہ گئے۔

کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یُجَارٰی۔ اُس کے بعد پھر کوئی گھوڑا دوڑ میں اُسکا مقابلہ نہ کرسکتا۔

اَلشَّیْطَانُ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔ شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں رینگتا ہے (کیونکہ شیطان جنوں میں سے ہے اور ایک جسم لطیف ہے اُسکا رینگنا اور رگوں میں سما جانا عقل کے خلاف نہیں ہے۔ دیکھو ریاح کس طرح پیٹ میں سما جاتی ہیں اور پھرتی ہیں)۔

وَجَرَتِ السُّنَّۃُ بَیْنَھُمَا۔ لعان کرنیوالے جورو خصم میں جدائی ہو جانا ہمیشہ کے لئے شریعت ہو گی۔

جِرِّیٌّ۔ بام مچھلی یا جس مچھلی پر پوست نہ ہو۔

تَجْرِیْ بِھِمْ اَعْمَالُھُمْ۔ اپنے اپنے عملوں کے موافق پلصراط پر سے گذریں گے۔

قَدْ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ وَاَجْرَی الْخَیْلَ۔ آنحضرت نے اسامہ بن زید سے آگے نکلجانے کی شرط کی اور گھوڑوں کو دوڑایا۔

جَرَی الْقَلَمُ بِمَا فِیْہِ۔ قلم اسی طرح پر چلا جو لوح محفوظ میں قرار پاچکا تھا۔

جَرٰی عَلَیْہِ الْقَلَمُ۔ اُس کی تقدیر میں جو لکھا تھا وہی ہوا۔

یَسْتَقْبِلُ جِرْیَتَہٗ۔ پانی کے بہاؤ پر منہ کرے۔

جَارِیَۃٌ۔ جوان لڑکی، یا لونڈی۔ (طیبی نے کہا جاریہ وہ لڑکی جو جوان نہ ہوئی ہو۔ مصباح المنیر ہے کہ اصل میں جاریہ جوان لونڈی کو کہتے ہیں پھر ہر لونڈی کو کہنے لگے گو وہ بوڑھی ہو۔ کرمانی نے کہا جاریہ جوان عورت۔ محیط میں ہے جاریہ جوان عورت یا خادمہ جوان اور عام لوگ جاریہ لونڈی کو کہتے ہیں جوان ہو یا بوڑھی اور اکثر جاریہ کا استعمال کم سن عورت میں کیا جاتا ہے جیسے غلام کا کم سن مرد میں۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الزَّاءِ

جَزْءٌ۔ بانٹنا۔ قناعت کرنا۔

اِجْزَاءٌ اور اِجْتِزَاءٌ۔ کفایت کرنا۔

تَجْزِيَةٌ۔ تقسیم کرنا۔

جُزْءٌ۔ ٹکڑا۔ حصہ جس سے کوئی چیز مرکب ہو۔

مَنْ قَرَأَ جُزْءَهٗ مِنَ اللَّيْلِ۔ جو شخص رات کو اپنا حصہ قرآن کا پڑھے۔

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ اچھا خواب پیغمبری کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ (کیونکہ زمانہ نبوت آپ کا ۲۳ برس تھا اُن میں چھ مہینے تک آپ کو خواب میں وحی آئی پھر بیداری میں فرشتہ کو دیکھا ایک روایت پینتالیس ٹکڑوں میں سے ایک ہے ایک میں چالیس ٹکڑوں میں سے۔ پہلی روایت اس پر محمول ہے کہ آپ پر ترسٹھواں برس سالم نہیں گزرا۔ اور دوسری روایت اس پر کہ آپ کی عمر شریف ساٹھ ہی برس کی ہوئی۔ (ایک روایت میں ایسا ہی ہے) تو زمانہ نبوت کل بیس برس رہتا ہے۔

اَلْهَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ نیک روشنی اور اچھا چال چلن اور خوش وضعی پیغمبری کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (یعنی پیغمبروں کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیغمبری تقسیم کے قابل ہے یا جسیں یہ خصلت ہو اُس میں پیغمبری کا ایک جزء ہے کیونکہ پیغمبری کسب اور ریاضت اور اسباب سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عنایت

اور سوہبت ہے۔

اِنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَ اَرَقَّ اَرْبَعَةً۔ ایک شخص نے کیا کیا کہ مرتے وقت اپنے چھوں غلاموں کو آزاد کر دیا اُس کے پاس اُن غلاموں کے سوا اور کچھ مال نہ تھا آخر آنحضرتؐ نے اُن غلاموں کو بلا بھیجا اُن کے تین حصے کئے (قیمت کے لحاظ سے اگر وہ غلام سب برابر ہی کی قیمت کے تھے تو دو دو غلاموں کے تین حصے ہوئے) پھر آپ نے قرعہ ڈالا جن دو غلاموں پر قرعہ آیا اُن کو تو آزاد کر دیا باقی چار کو (بدستور) غلام رکھا۔ (ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعی اور مالکؒ نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی انہوں نے قیاس کیا اور کہا کہ چھوں غلاموں کا تیسرا تیسرا حصہ آزاد ہو جائے گا باقی دو حصوں کی آزادی کے لئے اُن سے محنت مزدوری کرائی جائیگی۔)

وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔ اب تیرے بعد اور کسی کے لئے یہ کافی نہ ہوگا کہ ایک برس کی بکری قربانی کرے جو دوسرے برس میں لگی ہو۔

لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنَ۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کا کام دے مگر دودھ ہم غذا ہی ہم پانی۔

جَزَأَتِ الْاِبِلُ بِالرُّطْبِ عَنِ الْمَاءِ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹ تازی کھجور کھا کر پانی سے بے پرواہ ہو گیا۔

مَا اَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَأَ فُلَانٌ۔

ہماری طرف سے آج کوئی شخص ہم کو ایسا کام نہیں آیا جیسے فلاں شخص کام آیا۔

اُتِیَ بِقِنَاعٍ جُزْءٍ ۔ آنحضرت ؐ کے پاس کھجور کا ایک طبق لایا گیا۔ (کھجور کو مدینہ والے جزء کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ غذا کے لئے کافی ہوتی ہے اور صحیح بِقِنَاعٍ جزءٍ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔)

اَیُجْزِئُ اَنْ یَّمْسَحَ بَعْضَ الرَّأْسِ ۔ کیا سر کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے۔ بعضوں نے اَیَجْزِیُٔ روایت کیا ہے باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔

یُجْزِیُٔ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ وَیُجْزِئُهُ التَّیَمُّمُ مَا لَمْ یُحْدِثْ ۔ ہم میں سے ہر ایک کو ایک وضو اسیطرح تیمم اُسوقت تک کافی ہے جبتک حدث نہ ہو۔

اَلشَّاۃُ تُجْزِیُٔ یَا تَجْزِیُٔ ۔ بکری کافی ہوگی۔

ثُمَّ لَا تَرٰی اَنَّھَا تُجْزِئُكَ ۔ پھر تو یہ نہیں سمجھتا کہ وہ تجھ کو کافی ہوگی۔

لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ جُزْءًا ۔ اپنی نماز میں شیطان کا ایک حصہ نہ لگا (شیطان کا حصہ یہ ہے کہ نماز پڑھ کر خواہ مخواہ داہنی طرف سے لوٹ کر جانا واجب سمجھے اگر اُس کو واجب نہ سمجھے تو داہنی طرف سے لوٹنے کے افضل ہونے میں کلام نہیں۔ اس قول سے یہ نکلا کہ کسی امر مباح یا مستحب کو واجب اور ضروری قرار دینا اور نہ کرنے والے پر ملامت کرنا شیطانی اغواء ہے اللہ بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کو خبط ہو گیا ہے مباح اور مستحب تو ایک طرف۔ بعضے بدعت کے کاموں کو یا مختلف فیہ کاموں کو رسم و رواج کیوجہ سے انہوں نے واجب کر رکھا ہے اگر کوئی اللہ کا نیک بندہ اُن کاموں کو نہ کرے تو اُسکو مطعون کرتے ہیں مثلاً مجلس میلاد قیام عند ذکر الولادۃ مرثیہ خوانی انگلیاں چومنا عید کا مصافحہ یا معانقہ ہر نماز فرض کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا خطبہ میں صحابہ اور خلفا اور بادشاہ وقت کا ذکر کرنا دونوں خطبوں کے درمیان ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا سوم دہم چہلم فاتحا عرس نیازات صندل چراغاں حال قال گانا بجانا کسی امام کی ہر مسئلہ میں تقلید کرنا اذان کے بعد پھر تثویب کرنا الصلٰوۃ کہہ کر لوگوں کو پکارنا یہ سب کام ایسے ہیں کہ بعضے ان میں سے بدعت اور مکروہ ہیں بعضے جائز بعضے مختلف فیہ اب انکو لازمی اور ضروری قرار دینا اور نہ کرنیوالے پر ملامت کرنا شیطانی اغواء ہے حفظنا اللہ منہ۔

یُجْزِیُٔ مِنْ ذٰلِكَ رَكَعَاتٌ ۔ اس کیلئے چند رکعتیں کافی ہیں۔

جَزَاءً لِعُمْرَۃِ النَّاسِ ۔ یہ عمرے کا بدل ہے۔

وَاَمَّا خَیْبَرُ فَجَزَّاَهَا ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ لیکن خیبر سو اُس کے تین حصے کئے (کیونکہ خیبر کچھ بدون جنگ کے فتح ہوا کچھ جنگ سے جو جنگ سے فتح ہوا اُس میں ۱/۵ حصہ پیغمبر صاحب کا تھا اور جو بدون جنگ کے وہ فی خاص آپ کا تھا اس لحاظ سے تقسیم یہ قرار پائی کہ کل خیبر کے تین حصے کئے جائیں دو حصے تو مسلمانوں کے اور ایک حصہ آپ کا)۔

عِنْدِیْ مُصْحَفٌ مُجَزَّیٌ بِاَرْبَعَةِ اَجْزَاءٍ میرے پاس ایک قرآن ہے لکھا ہوا جس کے چار حصے ہیں۔

اَوْصَافُ الْحَقِّ لَا تَتَبَعَّضُ بِتَجْزِیَةِ الْعَدَدِ فِیْ كَمَالِهَا ۔ اللہ تعالیٰ کی صفتیں متعدد ہونے سے اُس کی ذات میں تعدد پیدا نہیں ہوتا (کیونکہ یہ صفتیں ایک ہی ذات مقدس کی ہیں)۔

جَزْرٌ ۔ نحر کرنا، کھال نکالنا، سمندر کا گھٹ جانا، کاٹنا

جَزُوْرٌ - اونٹ یا اونٹنی۔

جَزَّارٌ - قصاب۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِى الْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ - کمیلے میں (جہاں جانور نحر ہوتے ہیں کٹتے ہیں) اور مقبرہ میں آپ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

اِتَّقُوْا هٰذِهِ الْمَجَازِرَ فَاِنَّ لَهَا ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ - ان کمیلوں سے بچو (ہر وقت وہاں نہ جاؤ، جانوروں کا کٹنا نہ دیکھتے رہو) اس کی لت (عادت) ایسی پڑ جاتی ہے جیسے شراب کی لت (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ جانوروں کا نحر اور ذبح دیکھتے دیکھتے دل سخت ہو جاتا ہے بے رحمی دل میں سما جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا کمیلوں سے بچے رہنا اس سے یہ مراد ہے کہ گوشت کھانے کی عادت نہ کرلو وہ شراب کی طرح منہ سے لگ جاتا ہے تو پھر چھٹتا نہیں۔ گوشت کے بغیر کھانا نہیں کھایا جاتا۔ اسی لئے بزرگوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ ہر روز گوشت نہیں کھاتے کبھی دال پر اکتفا کرتے ہیں کبھی ترکاری پر، کبھی سرکہ پر، کبھی کھجور پر، کبھی ستو پر اور قواعد طبی بھی اسی کو مقتضی ہیں کہ ہر روز گوشت کھانے سے جگر کی خرابی پیدا ہوتی ہے)۔

لَا اُعْطِىْ مِنْهَا شَيْئًا فِىْ جِزَارَتِهَا - قربانی کے جانور کا کوئی ٹکڑا میں قصاب کو اجرت میں نہیں دونگا۔

اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّىْ اَجْتَزِرُ مِنْهَا - بتلائیے اگر میں اپنے چچازاد بھائی کی بکریاں پاؤں تو ان میں سے ایک بکری (کھانے کے لئے) کاٹ لوں۔

لَاَجْزُرَنَّكَ جَزْرَ الضَّرَبِ - (یہ حجاج مردود نے انس سے کہا) میں تجھ کو گاڑھے شہد کی طرح نکال باہر کرونگا (گاڑھا شہد آسانی سے نکل آتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تجھ کو مار ڈالوں گا تیرا کام تمام کر دونگا) (اب نہ حجاج رہا نہ انس رضی اللہ عنہ رہے لیکن حجاج پر قیامت تک پھٹکار اور انس پر رحمت پروردگار برستی رہیگی)۔

مَا جَزَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ فَكُلْ - جس دریائی جانور سے سمندر ہٹ جائے (وہ خشکی میں رہ کر مر جائے) اس کو کھا۔

اَلْجَزْرُ وَالْمَدُّ - سمندر کا گھٹاؤ بڑھاؤ (جوار بھاٹا) اس کی وجہ دریافت کرنے میں اگلے حکیم بالکل عاجز رہے کہتے ہیں کہ ارسطو نے اسی رنج میں بحر ادریب میں ڈوب کر جان دی۔ حال کے حکیم کہتے ہیں کہ یہ چاند کی کشش سے ہوتا ہے)۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَئِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِىْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ - شیطان اس بات سے تو اب ناامید ہو گیا کہ جزیرہ میں لوگ اس کو پوجا کریں (جزیرہ عرب طول میں حضر ابو موسیٰ سے انتہائی یمن تک اور ریگستان یبرین سے انتہائی سماوہ تک عرض میں۔ بعضوں نے کہا طول عدن سے لیکر عراق تک اور عرض جدہ سے شام تک عرب کا ملک گو پورا جزیرہ نہیں ہے کیونکہ جزیرہ اس کو کہتے ہیں جسکے چوطرف پانی ہو۔ مگر جزیرہ نما ہے کیونکہ اس کے تین جانب پانی ہے ایک طرف خلیج فارس دوسری طرف بحر سوڈان تیسری طرف دجلہ اور فرات۔ یہ حدیث بظاہر اس حدیث کے خلاف پڑتی ہے جسمیں یہ ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جبتک ذی الخلصہ کے گرد عورتیں چوتڑ نہ مٹکائیں گی۔ اور اس حدیث کے کہ میری امت کے کئی قبیلے مشرکوں میں مل جائیں گے یا بت پوجنے لگیں گے۔ اور مطابقت یوں کی ہے کہ اس حدیث میں مراد وہ زمانہ ہے جبتک زور و شور کے ساتھ عرب کے ملک میں توحید قائم رہے یا عرب کے خاص

دہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں (یہ جزعۃ کی تصغیر ہے)۔
جزئتہ۔ ہر تھوڑی چیز کو کہیں گے (ابن فارس نے کہا یہ جزیعہ ہے یعنی بکریوں کا چھوٹا سا سنڈا، ابن اثیر نے کہا حدیث میں تو ہم نے جُزَیعَہ ہی سُنا ہے بہ تصغیر)۔

أَتَانِي الشَّيْطٰنُ فَقَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُوْنَهُ مَا بِهٖ حَاجَةٌ إِلٰى هٰذِهِ الْجُزَيْعَةِ (مقداد بن اسود نے کہا) شیطان میرے پاس آیا (میرے دل میں کہنے لگا) محمدؐ تو انصاریوں کے پاس جاتے ہیں (وہ) انکو تحفے پیش کرتے ہیں (کھلاتے کھلاتے ہیں) انکو اس ذرے سے دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ صحیح مسلم کی روایت میں جزعۃ ہے بغیر تصغیر کے بعضوں نے اس کو جُرعۃ پڑھا ہے یعنی گھونٹ بھر دودھ کی۔

اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ۔ حضرت عائشہؓ کا ایک ہار جزع ظفار کے نگینوں کا ٹوٹ کر گر گیا (یہ جمع ہے جزعۃ کی یعنی یمنی نگینہ جس میں سیاہی اور سفیدی ملی ہوتی ہے عرب لوگ اکثر آنکھ کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں)۔

إِنَّهُ كَانَ يُسَبِّحُ بِالنَّوَى الْمُجَزَّعِ۔ ابو ہریرہؓ رگڑی ہوئی گٹھلیوں پر کھجور کے تسبیح کرتے (یعنی تسبیح کا شمار اُن گٹھلیوں سے کرتے۔ اس سے سبحہ (سُبحہ کا) رکھنے کا جواز نکلا گو آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ سے تسبیح رکھنا منقول نہیں ہے اور بہتر یہی ہے کہ تسبیح نہ رکھے اسمیں ریا کا ڈر رہتا ہے۔ بعضوں نے کہا وہ اللہ کی یاد دلاتی اس وجہ سے اُسکا رکھنا بہتر ہے ایک حدیث بھی اس باب نقل کرتے ہیں نعم المذکر السبحۃ مگر وہ ثابت نہیں ہے)۔

لَمَّا طُعِنَ جَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُجَزِّعُهُ۔ حضرت عمرؓ جب زخمی کیے گئے تو عبداللہ بن عباس انکو تسلی اور تشفی دینے لگے۔ بعضوں نے یُجَزِّعُہ پڑھا ہے یعنی اُن کو جزع اور بیقراری کی نسبت دینے لگے کہنے لگے اُنکا یہ فعل جزع ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میرا جزع کچھ خاص میرے نفس کے لئے نہیں بلکہ تم لوگوں کے لئے اُنکو معلوم ہو گیا جو فتنے اور ان کے بعد ہونے والے تھے۔

تَخَتَّمُوْا بِالْجَزْعِ الْيَمَانِيِّ۔ یمنی نگینہ کی (جو سیاہ) اور سفید ہوتا ہے انگوٹھی پہنو۔

جَزْفٌ۔ بن ناپ تول یوں ہی بیچنا یا خریدنا۔
جُزَافٌ (معرب ہے گزاف کا) اندازہ کرنا، نہ ناپنا، نہ تولنا۔ تکیہ بر جائے بزرگاں نتوان زد بگزاف گزاف کا معنی صرف ہوس اور تخیل بے سوچے اور لیاقت کے کوئی فعل کرنا۔
جَزَّان۔ صیاد۔
جُزْفَہ۔ جانوروں کا سنڈہ۔

اِبْتَاعُوا الطَّعَامَ جُزَافًا۔ اناج یوں ہی بن ناپے تولے خریدا۔

نَهٰى إِذَا اشْتَرَوْا جُزَافًا أَنْ يَبِيعُوْهُ [فی] مَكَانِهِمْ۔ جب غلہ یوں ہی بن ناپے تولے تو اُسی جگہ دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالنے (یعنی قبضہ سے پہلے بیچ ڈالنا منع ہے)۔

مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ مُسَمًّى فِيهِ كَيْلٌ مُجَازَفَةً۔ جس اناج کا ناپ تجھے معلوم (یعنی یہ کہا جائے کہ اتنے صاع یا مد ہے) ہی خریدنا اچھا نہیں)۔

لَا تَشْتَرِ لِي مِنْ مُجَازِفٍ شَيْئًا۔ یوں ہی لگا کر بیچنے والے سے میرے لئے کچھ مول

جَزْلٌ۔ کاٹ کر دو ٹکڑے کر دینا۔

جزالۃ۔ فصاحت سنجیدگی، متانت۔

اِنَّهٗ يَضْرِبُ رَجُلًا بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جِزْلَتَيْنِ۔ دجال ایک شخص کو تلوار سے مار کر دو ٹکڑے کر دیگا۔

جِزْلَۃ۔ ٹکڑا۔

لَمَّا انْتَهٰى اِلَى الْعُزّٰى لِيَقْطَعَهَا فَجَزَلَهَا بِاثْنَتَيْنِ۔ خالد بن ولید عزیٰ کو (جو ایک درخت تھا مشرک اُسکو پوجتے تھے) کاٹنے گئے کاٹ کر اُسکو دو ٹکڑے کر دیئے۔

قَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ۔ اُن میں ایک عورت جو پورے بدن کی یا زوردار بات کرنیوالی تھی کہنے لگی۔

اِجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا جَزْلًا۔ میرے لئے موٹی موٹی لکڑیاں اکٹھا کرو۔

مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ۔ (عیینہ بن حصن نے حضرت عمر رض سے کہا) تم ہم کو مال کا کچھ بھی نہیں دیتے۔

اَجْزَلْتُ لَهُمْ۔ میں نے اُن کو بہت دیا۔

جَزْمٌ۔ کاٹنا۔ قسم کا پورا کرنا، قطعی کرنا کسی کام کا، حرف کو ساکن کرنا۔ جزم کی علامت کاتبوں میں یہ ہے ؎ بصورت دال کے۔

اَلتَّكْبِيْرُ جَزْمٌ وَّالتَّسْلِيْمُ جَزْمٌ۔ اللہ اکبر کی رے اور رحمۃ اللہ کی ہا کو جزم دینا چاہیے (نہ حرکت) یا دونوں کو بغیر مد اور شد کے ادا کرنا چاہیے مختصر طور سے نہ جیسا کہ جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ اکبر میں اللہ کے لفظ کو مد دیتے ہیں یا اکبار کہتے ہیں اسی طرح السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں سلام کے الف یا اللہ کے الف کو دراز کرتے ہیں۔

يَبْنِيْ عَلَيْهِ وَيَاْخُذُ بِالْجَزْمِ۔ اُسپر بنا کرے اور جتنی نماز یقینی ہو اُسی کو لے۔

جَذِيْمَه۔ ایک بادشاہ کا نام تھا۔

جَزَاءٌ۔ بدلہ دینا، کافی ہونا۔

لَا تَجْزِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔ اب تیرے بعد کسی کیطرف سے یہ قربانی کافی نہ ہوگی۔

قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِضْنَ فَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّجْزِيْنَ۔ آنحضرت کی بیبیوں کو بھی حیض آتا تھا کیا آپ نے اُن کو نماز کی قضا پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

اَتَجْزِيْ اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا۔ کیا ہم میں سے کوئی اپنے نماز کی قضا پڑھے۔

جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو نیک بدلہ دے یا اُس کی اگلی نیکی کا بدلہ دے۔

اِذَا اَجْرَيْتَ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ جَزَاَ عَنْكَ۔ جب پیشاب پر تو نے پانی بہادیا (یعنی ذکر کو پانی سے دھو ڈالا) بس کافی ہوگیا (طہارت کا حق ادا ہوگیا اب ذکر ملنا یا نچوڑنا یا ڈھیلہ سکھاتے پھرنا ضروری نہیں)

اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ۔ روزہ خاص میرے لئے رکھا جاتا ہے میں ہی خود اُسکا بدلہ دونگا (روزے کی تخصیص اس لئے کی کہ اور عبادات میں ریا ہو سکتی ہے لیکن روزہ سوا اللہ کے یا روزہ دار کے اور کوئی مطلع نہیں ہو سکتا۔ ابن اثیر نے کہا اس وجہ سے کہ دوسری عبادتیں جیسے نماز حج صدقہ اعتکاف دعا قربانی ہدی وغیرہ مشرک اپنے معبودان باطل کے لئے بھی کیا کرتے برخلاف روزے کے کہ اُس میں کسی مشرک سے یہ منقول نہیں ہوا کہ اُس نے غیر خدا کے لئے روزہ رکھا ہو بلکہ روزے کی عبادت شریعت الٰہی سے نکلی ہے اسوجہ سے وہ خالص خدا ہی کے لئے ہوا اور خدا ہی اُس کا اجر دے گا۔

میں :- کہتا ہوں ہمارے مشرکوں نے روزے کو
بھی خاص خدا کے لئے نہ رکھا بلکہ مولا علی کا بھی روزہ
رکھنے لگے اُسکو مشکل کشا کا روزہ کہتے ہیں لعنۃ اللہ
علیہم فتنی نے کہا ہنسے کا فرا ہو اس کہتے ہیں جو روزے
کی طرح ہے-)

لَیْسَ عَلٰی مُسْلِمٍ جِزْیَۃٌ- جب ذمی کافر مسلمان
ہوجائے تو چڑھے ہوئے دنوں کی بابت اُس سے
جزیہ نہ لیا جائے گا نہ اُس کی زمین سے خراج لیا
جائے گا-

جِزْیَہ- وہ ٹکس جو حاکم اسلام کافروں پر لگاتا ہے
کہ سال میں ہر ایک کافر اتنا روپیہ بیت المال میں
داخل کرے-

اِشْتَرٰی مِنْ دِهْقَانٍ اَرْضًا عَلٰی اَنْ یَّکْفِیَهٗ
جِزْیَتَهَا- عبد اللہ بن مسعود نے ایک زمیندار
سے زمین خریدی اس شرط پر کہ اُس سال کا جزیہ
جو چڑھا ہوا تھا وہ زمیندار ادا کرے- بعضوں نے
کہا اِشْتَرٰی کا معنی کرایہ پر لیا مگر لغت سے اُس کی
تائید نہیں ہوتی-

مَنْ عَقَدَ الْجِزْیَةَ فِیْ عُنُقِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِنْهُ
ذِمَّتُهٗ- جس نے جزیہ دینا اپنے گردن پر لازم کر لیا
اب اُس کی حفاظت کا ذمہ اُس پر نہ رہا (بلکہ مسلمانوں
پر اُس کی حفاظت کا ذمہ آگیا-)

فَاَمَرَهُنَّ اَنْ یَّتَجَزَّیْنَ- آپ نے اُن کو حکم دیا
وہ بدلہ کر دیں-

مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْیَتِهَا- جب کوئی مسلمان
زمین جزیہ والی خریدے (یعنی خراجی زمین) تو خراج
جو چڑھا ہوا ہو وہ اُس کو دینا ہوگا)

اَمْ جُوْزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ- یا طور کی بیہوشی،
اس بیہوشی کا بدل ہوگئی (اس لئے قیامت میں وہ
یعنی حضرت موسیٰ بیہوش نہ ہوں گے فتنی نے کہا اس
سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت موسیٰ زندہ ہیں گو وہ ہماری دنیا
سے غائب ہیں)-

اُبَایِعُ النَّاسَ فَاُجَازِیْهِمْ- میں لوگوں سے
بیعت لونگا اُسکا بدلا یہ ہوگا کہ حق پر عمل کرنے کے
لئے اُن پر زور ڈالوں گا-

یَضَعُ الْجِزْیَةَ- حضرت عیسیٰ جزیہ موقوف کر دیں گے
(یا ایمان لا دیا قتل ہو)-

اِنَّ دِهْقَانًا اَسْلَمَ عَلٰی عَهْدِهٖ فَقَالَ لَهٗ اِنْ
اَقَمْتَ فِیْ اَرْضِكَ رَفَعْنَا الْجِزْیَةَ عَنْ
رَاْسِكَ وَاَخَذْنَاهَا مِنْ اَرْضِكَ وَاِنْ
تَحَوَّلْتَ عَنْهَا فَنَحْنُ اَحَقُّ بِهَا- ایک کسان
زمیندار حضرت علی رض کے زمانہ خلافت میں مسلمان
ہوگیا آپ نے اُس سے فرمایا اگر تو اپنی زمین پر قابض
رہے جب تو ہم تیری ذات کا ٹکس (جو فی راس ہر
کافر پر لگایا جاتا ہے) نہیں لیں گے (کیونکہ مسلمان
سے ذات کا ٹکس نہیں لیا جاتا) مگر زمین کا خراج
(لگان) لیں گے اور اگر تو زمین چھوڑ دیگا تب ہم اُس
زمین کے زیادہ حقدار ہوں گے (وہ مسلمانوں کی
ملک سمجھی جائیگی)-

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یُدَایِنُ النَّاسَ وَکَانَ لَهٗ
کَاتِبٌ وَّمُتَجَازٍ- ایک شخص لوگوں کو قرض دیا
کرتا- اُسکا ایک منشی تھا اور ایک تقاضا کرنیوالا
جو لوگوں پر تقاضا کر کے قرضے وصول کرتا-

تَجَازَیْتُ دَیْنِیْ عَلَیْهِ- میں نے اپنے قرضہ کا اُس سے
تقاضا کیا-

اَلْمَلٰٓئِکَةُ اَجْزَاءٌ جُزْءٌ لَّهٗ جَنَاحَانِ وَجُزْءٌ
لَّهٗ ثَلٰثَةٌ وَّجُزْءٌ لَّهٗ اَرْبَعَةٌ- فرشتے کئی قسم کے
ہیں ایک قسم دو پنکھ والے ہیں اور ایک تین پنکھ

والے ایک چار پنکھ والے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ السِّیْنِ

جَسَدٌ۔ جسم بدن یا وہ جسم جو رنگ دار ہو زعفران خشک خون گوسالۂ بنی اسرائیل۔

جِسَادٌ۔ زعفران۔

اِنَّ امْرَأَتَہٗ لَیْسَ عَلَیْھَا اَثَرُ الْمَجَاسِدِ۔ اُس کی عورت پر رنگین کپڑوں کا نشان نہیں ہے یہ جمع ہے مُجْسَدٌ کی یعنی وہ کپڑا جو زعفران یا کسم میں رنگا گیا ہو اور خوب ڈہڈہاتا رنگ ہو۔

جِسْرٌ۔ پل بڑا لمبا تڑنگا، اونٹ بہادر، دراز قامت، اَجْسُرٌ اور جُسُوْرٌ جمع ہے۔

جَسَارَۃٌ۔ بہادری۔

عَلَیْہِ جِسْرٌ۔ دوزخ پر ایک پل ہوگا (یعنی پلصراط)

اُتُّخِذَ جِسْرًا یا اُتُّخِذَ جَسْرًا۔ دوزخ پر پل بنایا گیا یا دوزخ کا پل بنایا جائیگا (لوگ اُسپر سے گذرینگے)

فَوَقَعَ عُوْجٌ عَلٰی نِیْلِ مِصْرَ فَجَسَرَھُمْ سَنَۃً۔ عوج بن عوق مصر کے دریائے نیل پر (مرکر) گر پڑا لوگ اُسپر سے سال بھر تک گذرتے رہے اُسکو پل بنالیا۔

اُجْسُرْ جَسَّارُ۔ اے بہادر بہادری کر (یہ شعبی اپنی تلوار سے کہتے تھے)۔

وَقَعَ عَلٰی جِسْرِ الْکُوْفَۃِ۔ کوفہ کے پل پر کھڑے ہوئے۔

جَسٌّ۔ چھونا بمعنی مَسٌّ۔ بعضوں نے کہا ہاتھ سے چھونا حال دریافت کرنے کے لئے جیسے کہتے ہیں جَسَّہُ الطَّبِیْبُ اور جَسَّ الشَّاۃَ۔ یعنی حکیم نے اُس کو ہاتھ لگایا حرارت اور برودت پہچاننے کے لئے اور بکری کو ٹٹولا موٹی ہے یا دُبلی۔

جَاسَّۃٌ بمعنی حَاسَّۃٌ۔

جَوَاسُّ جمع ہے بمعنی حواس۔

جَاسُوْسٌ دشمن کی خبر لانیوالا۔ یا بری خبر رکھنے والا جیسے حَاسُوْسٌ اچھی خبر رکھنے والا۔

لَا تَجَسَّسُوْا اور لَا تَحَسَّسُوْا۔ نہ جاسوسی کرو، نہ حاسوسی۔ بعضوں نے کہا جاسوسی دوسرے کیلئے ٹوہ لگانا اور حاسوسی خود اپنے لئے یا جاسوسی عورت کی ٹوہ لگانا اور حاسوسی باتیں سننا۔ بعضوں نے کہا دونوں کے معنی ایک ہیں۔

اَنَا الْجَسَّاسَۃُ۔ میں جساسہ ہوں یہ ایک جانور ہے جسکو تمیم داری نے سمندر کے ایک جزیرہ میں دیکھا تھا یہ دجال کو خبریں پہنچایا کرتا تھا اُسکا جاسوس تھا۔ درحقیقت ایک شیطان تھا بصورت جانور کے۔ اور دوسری روایت میں ہے فَاِذَا بِامْرَأَۃٍ یعنی میں نے ایک عورت دیکھی شاید یہ عورت دجال کی دوسری جاسوس ہوگی یا وہی جانور کبھی عورت کی شکل بنجاتا ہوگا۔

فَجَسَّھَا رَجُلٌ بِیَدِہٖ۔ ایک شخص نے اُسکو ہاتھ سے چھوا۔ ایک روایت میں فَحَسَّھَا ہے۔

یُصَلِّیْ حَیْثُ شَاءَ وَلَا یَتَجَسَّسُ۔ جہاں چاہے وہاں نماز پڑھے ٹٹولتا نہ پھرے۔

قُبْلَۃُ الرَّجُلِ امْرَأَتَہٗ وَجَسُّھَا بِیَدِہٖ مِنَ الْمُلَامَسَۃِ۔ مرد کا اپنی عورت کو بوسہ دینا ہاتھ لگانا ملامست میں داخل ہے جسکا ذکر قرآن میں ہے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ۔

تَجْسِیْسٌ۔ کھوج کرنا۔

اَلنَّاسُ جَوَاسِیْسُ الْعُیُوْبِ فَاحْذَرُوْھُمْ لوگ عیبوں کے کھوج لگانے والے ہیں (ہر شخص کا عیب ٹٹولتے رہتے ہیں) اُن سے بچے رہو۔ (یہ

خصلتیں ہمارے زمانہ کے مسلمانوں میں آگئی ہے کہ
ایسی گرندا کی پناہ جہاں کسی کا ذرا سا عیب سُنایا
دیکھا بس الم نشرح کر دیا مگر علم اور فضل اور ہنر
دیکھتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں اپنے بھائی مسلمان
کی تعریف سے گونگے ہوجاتے ہیں خاک پڑے ایسی مسلمانی
پر چشم بد اندیش برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر
صد عیب اگر داری دیگ ہنر دوست نہ بیند بجز
آن یک ہنر ایک جاسوسی دوسرے حسد تیسرے
فضیلت کا اخفاء یہ صفتیں مسلمانوں کے لوازم ذات
میں سے ہوگئی ہیں اللہ ان پر رحم کرے انکو نیک توفیق
دے)۔

جِسْمٌ - بدن۔

جَسِیْمٌ - موٹا۔

جُسَامٌ - اور جُسَامَۃٌ - مٹاپا دل۔

تَجْسِیْمٌ - موٹا کرنا۔

اِمْرَأَۃٌ جَسِیْمَۃٌ - ایک موٹی عورت۔

جَسِیْمٌ سَبْطٌ - لمبے قد والے، سیدھے بال والے
یا متناسب الاعضا (یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
صفت ہے)۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الشِّیْنِ

جَشَاءٌ یا جُشُوْءٌ یا جُشَاءٌ - اُٹھ کھڑا ہونا، دم چڑھنا،
جی متلانا۔

جَشَأَتِ الرُّوْمُ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ - حضرت عمرؓ کے
زمانہ میں نصاریٰ اُٹھ کھڑے ہوئے لڑنے کے لئے
چلے۔

تَجَشَّأَ عَلٰی نَفْسِهٖ - اپنے اوپر تنگی کی۔

رَأٰی رَجُلًا یَتَجَشَّأُ - ایک شخص کو دیکھا ڈکار لے
رہا تھا یہ جُشَاءٌ سے نکلا ہے یعنی وہ آواز جو بہت
پیٹ بھر جانے پر نکلتی ہے۔

فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ - پھر کھانا کدھر
جائیگا (جب بہشتی لوگ پاخانہ پیشاب نہ کرینگے)
فرمایا ایک ڈکار سے سب ہضم ہو جائیگا (فضلہ ہوا
میں اُڑ جائیگا کیونکہ بہشت کی غذائیں لطیف اور
نورانی ہونگی ہوا کی طرح اُنکا فضلہ بھی ہوا ہی ہوگا)۔

اِذَا تَجَشَّأْتُمْ فَلَا تَرْفَعُوْا جُشَاءَكُمْ اِلَى السَّمَاءِ -
جب تم ڈکار لو تو ڈکار کی آواز آسمان تک نہ اُٹھاؤ
(بلکہ منہ بند کرکے آہستہ سے ڈکار لو)۔

اَطْوَلُكُمْ جُشَاءً فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُكُمْ جُوْعًا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - تم میں جو لمبی ڈکار لینے والا ہے وہی
قیامت کے دن بہت دیر تک بھوکا رہنے والا ہے۔

جَشْبٌ - بدمزہ ہونا۔ روکھا ہونا۔ سخت اور غلیظ ہونا۔
خراب کرنا، تباہ کرنا، لیجانا۔

كَانَ يَاْكُلُ الْجَشِبَ مِنَ الطَّعَامِ - آنحضرتؐ
روکھا یا بے مزہ یا سخت کھانا کھا لیتے۔

كَانَ يَاْتِيْنَا بِطَعَامٍ جَشِبٍ - وہ ہمارے پاس
بے مزہ کھانا لاتے۔

لَوْ وَجَدَ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ جَشِبَتَيْنِ
لَاَجَابَ - اگر گوشت کی ایک موٹی ہڈی اس کو
ملنے والی ہو یا بکری کے بدمزہ دو کھر ملنے والے
ہوں تو ضرور آئے (پر جماعت کے لئے مسجد میں نہ
آتا) ایک روایت میں مِرْمَاتَيْنِ خَشِبَتَيْنِ ہے (یعنی
دو سوکھے کھر بکری کے۔ ابن اثیر نے کہا میں نے
جو پڑھا ہے اور جو اہل حدیث میں متداول (و
معروف) ہے وہ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ ہے۔ یعنی
اچھے کھر۔

میں: کہتا ہوں میں نے بھی یہی پڑھا ہے اور
استادوں سے بھی یہی سنا ہے۔

جَشْرٌ ۔ جانوروں کو چرانے کے لئے نکالنا چھوڑ دینا نکلنا سینہ یا آواز کا سخت ہوگا۔

لَا یَغُرَّنَّکُمْ جَشَرُکُمْ مِنْ صَلٰوتِکُمْ ۔ تمہارے جانور وغیرہ جو چراگاہ میں لے جانے کے لئے نکلتے ہیں اور رات کو وہیں چراگاہ میں رہتے ہیں وہ تم کو نماز کے باب میں دھوکا نہ دیں یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اس حالت میں نماز کا قصر کرنے لگو کیونکہ یہ سفر نہیں ہے۔

یَا مَعَاشِرَ الْجُشَّارِ لَا تَغْتَرُّوْا بِصَلٰوتِکُمْ ۔ اے چرواہو تم نماز کے باب میں دھوکہ نہ کھانا (ایسا نہ ہو کہ تم چراگاہ میں رہنا سفر سمجھو اور نماز کا قصر کرنے لگو)۔

وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِیْ جَشَرِہٖ ۔ بعضے لوگ ہم میں سے اپنے جانوروں میں تھے جو چراگاہ میں چرنے کے لئے گئے تھے۔

مَنْ تَرَكَ الْقُرْاٰنَ شَهْرَيْنِ لَمْ يَقْرَأْهُ فَقَدْ جَشَرَهٗ ۔ جس شخص نے دو مہینے تک قرآن کو چھوڑ دیا نہیں پڑھا وہ قرآن سے دور پڑ گیا غائب ہو گیا۔

اِبْعَثْ اِلَیَّ بِالْبَنِیْذِ اللُّؤْلُؤِیِّ ۔ موتیوں کا تھیلا میرے پاس بھیجدے (یہ حجاج ظالم نے اپنے عامل کو لکھا تھا)۔

جَشٌّ ۔ پیسنا، توڑنا، مارنا، جھاڑنا، صاف کرنا۔

سَمِعَ تَکْبِیْرَةَ رَجُلٍ اَجَشِّ الصَّوْتِ ۔ ایک مرد کی تکبیر سنی جس کی آواز بہت سخت تھی۔

جُشَّةٌ ۔ سختی۔

اَشْدَقُ اَجَشُّ الصَّوْتِ ۔ کشادہ منہ والا۔ سخت آواز والا۔

اَوْلَمَ عَلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ بِجَشِیْشَةٍ ۔ آنحضرتؐ نے اپنی ایک بی بی کا ولیمہ حلیم پر کیا۔

(جشیشہ یہ ہے کہ گیہوں کو پیس ڈالیں پھر آٹا ہانڈی میں چڑھائیں پھر اوپر سے گوشت یا کھجور ڈالیں اور اسکو پکائیں اسکو وشیشہ بھی کہتے ہیں)۔

فَعَمَدَتْ اِلٰی شَعِیْرٍ فَجَشَّتْہُ ۔ وہ جو کیطرف اٹھیں اسکو پیس ڈالا۔ کرمانی نے کہا جَشَّتْہُ تجشیہ سے نکلا ہے۔ تجشیہ کہتے ہیں موٹا پیسنے کو۔

میں :۔ کہتا ہوں یہ غلطی ہے کرمانی کی۔ تجشیہ لغت میں کہیں کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ یہ ناقص یائی ہے جیسے کرمانی نے سمجھا بلکہ یہ مضاعف ہے اور تمام ائمہ لغت نے اسکی صراحت کی ہے۔

مِجَشٌّ اور مِجَشَّةٌ ۔ یعنی چکی۔

کَانَ یَنْهٰی عَنْ اَکْلِ الْجِرِّیِّ وَالْجِرِّیْثِ وَالْجَشَّاءِ ۔ حضرت علیؓ مار ماہی بام مچھلی اور تلی کے کھانے سے منع کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ جشاء تلی کو کہتے ہیں)۔

میں :۔ کہتا ہوں لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

مَا اٰکُلُ الْجَشَّاءَ مِنْ شَهْوَتِهَا وَلٰكِنْ لِيَعْلَمَ اَهْلُ بَيْتِيْ اَنَّهَا حَلَالٌ ۔ ابن عباس نے کہا میں کچھ تلی کو خواہش سے نہیں کھاتا بلکہ اس لئے کھاتا ہوں کہ میرے گھر والے جان لیں کہ وہ حلال ہے۔

جَشَعٌ ۔ حرص کرنا، طمع کرنا، کسی کی جدائی پر رونا، رنج کرنا۔

اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یُّعْرِضَ اللّٰہُ عَنْہُ فَجَشِعْنَا ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالٰے اس کیطرف سے منہ پھیر لے صحابہ کہتے ہیں یہ سنکر ہم رونے لگے۔

فَبَکٰی مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ یہ سنکر معاذ رونے آنحضرتؐ

کی جدائی کا رنج کر کے (آنحضرت ؐ نے معاذ کو یمن
کی طرف روانہ کیا اور فرمایا اب شاید تو میری مسجد اور
قبر سے گذرے گا یعنی اب زندگی میں میری تیری ملاقات
نہ ہوگی ایسا ہی ہوا اور معاذ آنحضرت ؐ کی جدائی
کا خیال کر کے روئے)۔

اَخَافُ اِذَا حَضَرَ قِتَالٌ جُشِعَتْ نَفْسِیْ فَکَرِهَتِ
الْمَوْتَ۔ میں ڈرتا ہوں جب لڑائی کا وقت آئے
تو میرا نفس زندگی کی حرص کر کے کہیں موت کو برا
سمجھے۔

لَا جَشِعٌ وَّ لَا هَلِعٌ۔ مسلمان نہ حریص ہوتا ہے
نہ تڑپنے والا (ہائے وائے کرنیوالا یا طمع کرنیوالا
لالچی)۔

اِنِّیْ لَاَلْحَسُ اَصَابِعِیْ حَتّٰی اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ
یَّرَانِیْ خَادِمِیْ فَیَرٰی اَنَّ ذٰلِکَ مِنَ التَّجَشُّعِ
امام ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں (کھانے
کے بعد) اپنی انگلیوں کو چاٹتا ہوں (کیونکہ یہ سنت
ہے پیغمبر صاحب ؐ کی) یہانتک کہ مجھکو ڈر ہوتا ہے کہ
میرے نوکر چاکر مجھکو ایسا کرتے دیکھکر یہ نہ کہیں کہ
یہ بڑا لالچی ہے (حریص ہے کہ انگلیوں میں جو کھانا
لگا رہ گیا اُسکو بھی نہیں چھوڑتا)۔

مُجَاشِعٌ۔ نام ہے۔

جَشْمٌ۔ تکلیف کرنا۔ محنت اٹھا کر کوئی کام کرنا۔ تَجَشُّمٌ کا بھی
یہی معنی ہے۔

تَجْشِیْمٌ۔ کسی کو تکلیف دینا کہ کوئی کام جسطرح
ہو سکے کرے۔

مَهْمَا تُجَشِّمْنِیْ فَاِنِّیْ جَاشِمٌ۔ جب تو مجھ کو
تکلیف دے تو میں تکلیف اٹھانے پر راضی ہوں

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمُرٌ خُبُسٌ مَا جُشِّمَتْ جَشِمَتْ
اونٹ تو دبلے کئے ہوئے جانور ہیں پیاس پر صبر
کرنیوالے ہیں کتنا ہی بوجھ ڈالو وہ اٹھا لیتے ہیں۔

لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهٗ۔ میں آپ کی ملاقات کیلئے تکلیف
اٹھاتا (ہجرت کر کے مدینہ چلا جاتا (یہ ہرقل بادشاہ
روم نے کہا)۔

وَلَمْ یُجَشِّمْنَا اِلَّا یَسِیْرًا۔ ہم کو اُسی کام کی تکلیف
دی جو آسان تھا۔

جُشَمٌ۔ ایک قبیلہ ہے انصار کا۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الصَّادِ

جَصٌّ۔ چونا گچ کرنا، آہ آہ کرنا۔

تَجْصِیْصٌ۔ بچہ کا آنکھ کھولنا، بھر دینا، چونہ
لگانا۔

نَهٰی اَنْ یُّجَصَّصَ الْمَیِّتُ۔ قبر کو گچ کرنے سے
(پختہ کرنے سے) منع فرمایا اسی طرح اس پر عمارت
بنانے سے۔

جَصَاجِصٌ۔ سفید ہموار جگہ۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الضَّادِ

جَضٌّ۔ اکڑ کر ناز سے چلنا، حملہ کرنا۔

تَجْضِیْضٌ۔ دوڑنا، حملہ کرنا۔

جَضْدٌ۔ کوڑے مارنا۔

جِضَمٌّ۔ جس کی پسلیاں اور کمر موٹی ہوں۔

تَجَضُّمٌ۔ منہ سے پکڑنا۔

جَاضِمٌ۔ بڑا کھاؤ، اُس کی جمع جُضُمٌ ہے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الظَّاءِ

جَظٌّ۔ اَهْلُ النَّارِ کُلُّ جَظٍّ مُّسْتَکْبِرٍ۔ ہر ایک جظ
(مغرور گھمنڈی) دوزخ میں جائے گا۔ صحابہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ جظ کے کیا معنی؟ آپ نے

فرمایا موٹا ڈانڈ کا چنگا (جو مال حرام کھا کھا کر خوب چربی دار طیار بنا ہو۔

جَظٌّ۔ دوڑنا، پست قد، اور موٹا ہونا، ہانکنا، پچھاڑ دینا۔ جماع کرنا۔

اِجْظَاظٌ۔ تکبر، غرور۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْعَیْنِ

جَعْبٌ۔ تیردان بنانا، اُلٹنا جمع کرنا، پچھاڑنا۔

تَجْعِیْبٌ۔ پچھاڑنا۔

اِنْجِعَابٌ اور تَجَعُّبٌ۔ پچھڑ جانا۔

تَجَعْبِیْ۔ اژدحام کرنا ایک کے اوپر ایک چڑھ جانا

جُعْبِیُ۔ سرخ چیونٹی۔

جَعْبَۃٌ۔ تیردان یعنی ترکش۔

فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِّنْ جَعْبَتِہٖ۔ ایک تیر اپنے تیردان میں سے نکالا۔

وَجِعَابُھُمْ۔ اُن کے تیردان، یہ جعبہ کی جمع ہے۔

جُعْبَاءُ۔ بڑی پیٹ والی ناتواں عورت اور گانڈ

جَعْبَرَۃٌ۔ پچھاڑنا۔

جُعْبُرٌ۔ پست قد، غلیظ۔

جُعْبُرِیَّۃٌ۔ پست قد بدشکل عورت۔

جَعْبَلَۃٌ۔ جلدی۔

جَعْشَبَۃٌ۔ حرص، لالچ۔

جُعْثُلٌ۔ الھلکر اسخت مزاج تندخو۔

سِتَّۃٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ مِنْھُمُ الْجَعْثَلُ۔ چھ آدمی بہشت میں نہیں جانے کے اُن میں ایک جعثل ہے لوگوں نے پوچھا جعثل کیا فرمایا کرو اسخت مزاج۔ بعضوں نے کہا یہ مقلوب ہے جثعل کا یعنی بڑے پیٹ والا۔ جوہری نے کہا صحیح لفظ عثجل ہے معنی وہی یعنی بڑے پیٹ والا۔

جُعْثُمٌ۔ صلیاں (ایک بھاجی ہے) کی جڑیں

تَجَعْثُمٌ۔ انقباض، ایک کو اندر ایک گھس جانا

جُعْثُبِیَّاتٌ۔ کمانیں۔

جُعْثُوْمٌ۔ موٹا ذکر (لوڑا)۔

جَعْثِنٌ۔ ایک مشہور بھاجی ہے بروزن و معنی جعثم۔

وَیَبِسَ الْجَعْثِنُ۔ (حدیث میں ہے) جعثن سوکھ گئی۔

جَعْجَعَۃٌ۔ ہلانا، بٹھانا، بیٹھنا، تنگ کرنا، روکنا، قید کرنا۔

جَعْجَاعٌ۔ تنگ، اور سخت جگہ، جنگ کا میدان، زمین یا قحط زدہ زمین۔

فَاَخَذْنَا عَلَیْھِمَا اَنْ یُّجَعْجِعَا عِنْدَ الْقُرْاٰنِ وَلَا یُجَاوِزَاہُ۔ اُن دونوں سے یہ شرط لی کہ قرآن پر ٹھہر جائیں اُس سے آگے نہ بڑھیں۔

جَعْجِعْ بِحُسَیْنٍ وَّاَصْحَابِہٖ۔ (عبید اللہ بن زیاد ملعون نے عمر بن سعد ملعون کو لکھا) امام ہمام والا مقام جناب حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور آپ کے ساتھ والوں کو قید کرلے اُن پر تنگی کر ان کو کہیں جانے نہ دے۔

جَعْدٌ۔ گھونگھر بال والا، سخی بخیل مضبوط بدن کا پست قد، حقیر۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ جَعْدًا۔ اگر اُس کا بچہ گھونگھر بال والا پیدا ہو۔

مَا فَعَلَ النَّفَرُ السُّوْدُ الْجِعَادُ۔ وہ کالے کالے پست قد لوگ کدھر گئے (یہ آپ نے ابوذر غفاری سے پوچھا)۔

عَلٰی نَاقَۃٍ جَعْدَۃٍ۔ ایک مضبوط گٹھے ہوئے بدن کی اونٹنی پر۔

اَمَّا مُوْسٰی فَجَعْدٌ۔ موسیٰ پیغمبر تو ایک گٹھے ہوئے بدن کے آدمی تھے۔ یہاں جعد سے گھونگھر بال والے

مراد نہیں ہے کیونکہ حضرت موسیٰ سیدھے بال
والے تھے ایسا ہی حضرت عیسیٰ کی صفت میں جعد
سے یہی مراد ہے اور احتمال ہے کہ جعد سے تھوڑے
گھونگھر بال والے مراد ہوں یعنی قطط اور سبط کے
درمیان، قطط سخت گھونگھر بال والا جیسے حبشی
ہوتا ہے اور سبط بالکل سیدھے بال والا۔ اور
دجال کی صفت میں جو جعد کا لفظ آیا ہے اس سے
پست قد حقیر مراد ہے یا بخیل۔

جُعْدُبَةٌ۔ حباب، بلبلہ، بڑ بڑا مکڑی کا گھر۔
لَقَدْ رَأَيْتُكَ بِالْعِرَاقِ وَإِنَّ أَمْرَكَ كَحُقِّ
الْكَهُوْلِ أَوْ كَالْجُعْدُبَةِ (ایک روایت میں
كَالْكُعْدُبَةِ ہے) یہ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا
میں نے تم کو عراق میں دیکھا اس وقت تمہاری
حکومت مکڑی کے گھر کی طرح یا حباب نقش برآب
کی طرح تھی (یعنی بالکل ضعیف اور کمزور)۔

جَعْرٌ۔ ہگنا، آواز کرنا۔
جِعَارٌ۔ وہ رسّی جو کنوے میں اترنیوالا اپنی کمر میں
باندھ لیتا ہے۔
جَاعِرَةٌ۔ کون گانڈ، دبر کا حلقہ۔
جَاعِرَتَانِ۔ چوتڑ کے دونوں کناری یا گوشت
کے لوتھڑے گدھے کے جو دم کی جڑ میں دونوں
طرف ہوتے ہیں۔
إِنَّهُ وَسَمَ الْجَاعِرَتَيْنِ۔ آپ نے گدھے کی
دونوں جاعروں پر داغ دیا (نشان لگایا)۔
كَوَى حِمَارًا فِي جَاعِرَتَيْهِ۔ گدھے کو دونوں
جاعروں پر داغ دیا۔
قَاتَلَكَ اللهُ أَسْوَدَ الْجَاعِرَتَيْنِ۔ (عبد الملک
ابن مروان نے حجاج ظالم کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ
کرے کیوں دو کالے جاعرے والا۔

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعُوا الصَّرُوْرَةَ
بِجَهْلِهِ وَإِنْ رَمَى بِجَعْرِهِ فِي رَحْلِهِ۔ جاہلیت
کے زمانہ میں یوں کہا کرتے تھے صرورہ کو اس کی
جہالت میں چھوڑ دو گو وہ سوکھا گوہ اپنی بستر پر پھینک
صَرُوْرَة وہ مرد یا عورت جس نے حج نہ کیا ہو یا وہ
مرد جو نکاح نہ کرے عورتوں کی صحبت سے متنفر
جَعْر وہ گوہ جو سوکھ کر گانڈ میں اٹک رہتا ہے یا سو
کر نکلتا ہے۔

إِنِّيْ مُجْعَارُ الْبَطْنِ۔ میں سوکھے پیٹ والا ہوں
إِيَّاكُمْ وَنَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَإِنَّهَا مَجْعَرَةٌ۔
صبح کو سونے سے بچے رہو اس سے خشکی پیدا
ہوتی ہے۔
نَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ الْجُعْرُوْرِ وَ
لَوْنِ الْحُبَيْقِ۔ دو قسم کی کھجور زکوٰۃ میں دینے
یا لینے سے آپ نے منع فرمایا ایک جعرور دوسرے
لون حبیق، جعرور ایک قسم کی ردی چھوٹی کھجور
بے مزہ اور خراب ہوتی ہے۔
إِنَّهُ نَزَلَ الْجِعِرَّانَةَ۔ آپ جعرانہ میں اترے
(جو ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب حرم کی
حد سے باہر۔ بعضوں نے جعرانہ بتخفیف راء ہی
کہا ہے اہل عراق جعرانہ بتشدید را کہا کرتے ہیں
اور اہل حجاز بتخفیف را کذا فی مجمع البحرین۔
جَعَارِ۔ بجو کا نام ہے چونکہ وہ بہت ہگا کرتا ہے
تِيْسِيْ جَعَارِ۔ يَا غَيْثِيْ جَعَارِ۔ اس وقت کہتے
ہیں جب کسی بات کا جھٹلانا یا رد کرنا منظور ہوتا
ہے۔
رُوْغِيْ جَعَارِ۔ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی
نامرد بزدل بھاگنے لگتا ہے یا عاجزی کرنے
لگتا ہے۔

زَكوٰةُ النَّخلِ وَتُتْرَكُ اُمُّ جُعْرُورٍ - کھجور کی زکوٰۃ میں ام جعرور نہ لیجائے گی (ام جعرور وہی خراب ردی کھجور)۔

جِعِرِّی - گانڈ اور گالی بھی ہے۔

جَعْسٌ - ہگنا۔

جُعْسُوسٌ - بونا حقیر کم ذات اُس کی جمع جَعَاسِیس ہے۔

سَأَلَنِي اَنْ اُخْلِيَ مَكَّةَ لِجَعَاسِيسِ يَثْرِبَ - صلح حدیبیہ میں جب آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ کے مشرکوں کے پاس بھیجا تو وہ ابوسفیان کے پاس جاکر اترے اُس سے گفتگو کی مشرکوں نے ابوسفیان سے پوچھا تمہارے چچازاد بھائی کیا پیغام لائے اُس نے کہا وہ یہ درخواست کرتے ہیں کہ میں مدینہ کے کم ذات حقیر لوگوں کے لئے مکہ خالی کردوں (اُن کو بلا مزاحمت آنے دوں)

اَتُخَوِّفُنَا بِجَعَاسِيسِ يَثْرِبَ - تم مجھ کو مدینہ کے کم ذات لوگوں سے ڈراتے ہو۔

جَعْظٌ - ڈھکیلنا۔

اِجْعِظَاظٌ - بھاگنا۔ ڈھکیلنا۔

جَعْظٌ - اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنے تئیں بڑا سمجھے خود پسند ہو یا بد خلق کڑوے مزاج والا۔ بد زبان ہو یا جو کھاتے وقت غصہ کیا کرے۔ اسی طرح جِنْعَاظ اور جنعاظ وہ شخص جو کھاتے وقت غصہ ہوا کرے۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَظٍّ جَعْظٍ - کیا میں تم کو دوزخی لوگ نہ بتلاؤں ہر ایک مغرور خود پسند یا بد خلق۔

جِعْظَانٌ - بونا۔

جِنْعَاظٌ - احمق کھاؤ۔

جِنْعِيظٌ - کھانا کھاتے وقت غصہ کرنیوالا۔

جَعْظَرَةٌ - پیٹھ موڑ کر بھاگنا، آہستہ دوڑنا۔

اَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ - دوزخی ہر ایک اکلکھرا بد مزاج یا پیٹو غلیظ بہت کھانیوالا یا پست قد گھمنڈی اکڑ کر چلنے والا یا بخی یا مغرور یا روپیہ جمع کرنے والا بخیل ہے۔

جَعْفٌ - گرانا، کاٹنا۔

اِنْجِعَافٌ - اکھڑ جانا، گرجانا۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اِنْجِعَافُهَا مَرَّةً - منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (نہ اُسکے پتے جھڑتے ہیں نہ اُسپر خزاں آتی ہے بس ایک ہی بار پرانا ہو کر گرجاتا ہے)

مَرَّ بِمُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ وَهُوَ مُنْجَعِفٌ آپ مصعب بن عمیر پر سے گذرے وہ قتل ہو کر گرے پڑے تھے۔

جُعْفِيٌّ - ایک قبیلہ کا نام ہے۔

جَعْفَرٌ - چھوٹی نہر یا بڑا واسع کشادہ - امام جعفر صادق مشہور امام ہیں بارہ اماموں میں سے اور بڑے ثقہ اور فقیہ اور حافظ تھے امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے شیخ ہیں۔ اور امام بخاری کو معلوم نہیں کیا شبہ ہو گیا کہ وہ اپنی صحیح میں ان سے روایت نہیں کرتے اور یحییٰ بن سعید قطان نے بڑی بے ادبی کی ہے جو کہتے ہیں فی نفسی منہ شئ و مجالد احب الی منہ حالانکہ مجالد کو امام صاحب کے سامنے کیا رتبہ ہے ایسی ہی باتوں کیوجہ سے تو اہل سنت بدنام ہوتے ہیں کہ ان کو ائمہ اہل بیت سے کچھ محبت اور اعتقاد نہیں ہے اللہ تعالےٰ امام بخاری پر رحم کرے۔ مروان اور عمران بن حطان اور کئی خوارج سے

تو انہوں نے روایت کی اور امام جعفر صادق سے
جو ابن رسول اللہ ہیں ان کی روایت میں شبہ
کرتے ہیں۔
جَعْفَرِ بَرْمَکِی۔ ہارون رشید کا خاص محبوب
اور اُسکا وزیر تھا۔
جَعْفَرِ طَیّار۔ حضرت علی رضہ کے بھائی تھے۔
جنگ موتہ میں بڑی بہادری سے شہید ہوئے۔
آنحضرتؐ اُن کو بہت چاہتے تھے۔
اَبُوْ جَعْفَر۔ امام محمد باقر علیہ السلام۔
جَعْفَرِیَّہ۔ ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے۔
جَعْفَلَۃٌ۔ کسی کو یہ کہنا میں تجھ پر صدقے یہ اختصار ہے
جُعِلْتُ فِدَاکَ کا۔
جَعْلٌ۔ بنانا رکھنا ایک کے اوپر ایک ڈالنا، کر دینا،
گمان کرنا۔
جُعْلٌ اور جَعِیْلَۃٌ اور جَعَالَۃٌ۔ اجرت مزدوری
حق السعی، رشوت۔
ذُکِرَ عِنْدَہُ الْجَعَائِلُ فَقَالَ لَا اَغْزُوْ عَلٰی
اَجْرٍ وَّ اَبِیْعُ اَجْرِیْ مِنَ الْجِہَادِ۔ عبد اللہ
ابن عمر رضہ سے ذکر آیا مزدوریوں پر جہاد کرنے کا
یعنی اجرت ٹھہرا کر دوسرے کیطرف سے جہاد میں
جانا انہوں نے کہا میں اجرت پر جہاد نہیں کرتا۔
نہ میں جہاد کے ثواب کو بیچتا ہوں۔ جَعَائِلُ جَعِیْلَہ
کی یا جَعَالَہ کی جمع ہے۔
حَتّٰی یَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا۔ جب تک ہماری کچھ
اجرت نہ ٹھہرائیں۔
جَاعِلٌ۔ دینے والا بنانے والا۔
مُجْتَعِلٌ۔ لینے والا۔
اِنْ جَعَلَہٗ عَبْدًا اَوْ اَمَۃً فَغَیْرُ طَائِلٍ وَاِنْ
جَعَلَہٗ فِیْ کُرَاعٍ اَوْ سِلَاحٍ فَلَا بَاْسَ۔ اگر

اجرت میں غلام ٹھہرایا لونڈی ٹھہرائی تب تو وہ لغو
ہے اور جو ایسی چیز ٹھہرائی جو جہاد میں کارآمد ہے
جیسے ہتھیار یا گھوڑے وغیرہ تو اُس میں کوئی قباحت
نہیں۔
جَعِیْلَۃُ الْغَرَقِ سُحْتٌ۔ ڈوبا ہوا مال نکالنے کی
اُجرت ٹھہرانا حرام ہے (کیونکہ اُس میں دھوکہ ہے
معلوم نہیں وہ مال نکلتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح
عقد جس میں خطرہ یا شک یا تردد ہو ہماری شریعت
میں فاسد ہے جیسے اڑتے ہوئے جانور کی یا دریا
میں تیرتے ہوئے جانور کی بیع یا زندگانی کا بیمہ ٹھہرانا
(لائف انشورینس) جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج
ہے یا اور کسی طرح کا بیمہ مثلاً آگ میں جل جانے
دریا میں ڈوب جانے کا یا رستہ میں تلف ہونے
کا یا غنیم کے قبضہ میں آ جانیکا یا دشمن سے محفوظ رہنے
کا یا لاٹری وغیرہ یہ سب حرام اور سُحت میں داخل
ہیں)۔
کَمَا یُدَھْدِہُ الْجُعَلُ بِاَنْفِہٖ۔ جیسے گوہ کا کیڑا
اپنی ناک سے گوہ ڈھلکاتا ہے (اُسکو گول کرکے
لڑھکاتا ہے)۔
یَجْعَلُ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔ اللہ
اُسکا سر گدھے کا سر کر دے۔ (یعنی حقیقۃً اُس کو
گدھے کی صورت میں مسخ کر دے یا گدھے کی طرح
احمق اور بیوقوف بنا دے)۔
اِجْعَلْ قَوْلَکَ بِالْیَمِیْنِ۔ اگر مگر کو یمین میں بدل
دے (اور سنت کی پیروی کر یعنی حدیث پر
اُس پر عمل کرنے کے لئے لغو اور بیکار بہانے مت
باتیں مت بنا کہ اگر ایسا ہوا اگر ویسا ہوا لوگوں کا کیا
وہ مجھ کو مجبور کر دیں تو کیا کروں)۔
یَجْعَلُ لَہٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ نَفْسًا فَیُعَذِّبُہٗ

اللہ تعالےٰ ہر مورت کے بدل ایک شخص پیدا کریگا۔ جو مورت بنانے والے کو تکلیف دیگا یا ہر مورت کی بدل ایک جان مورت بنانیوالے میں پیدا ہوگی۔ اُس کو اللہ تعالےٰ عذاب دیگا۔

لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَ فِیْ ذٰلِكَ ۔ شاید اللہ تعالیٰ اُس میں برکت دے یا بھلائی (مفعول محذوف ہے)

یَجْعَلُوْنَ فِیْهِ الْوَدَكَ ۔ اُس میں چربی رکھتے تھے۔ ایک روایت یَجْمُلُوْنَ ہے یعنی گلاتے تھے۔

اِجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً ۔ تم اپنی فرض نماز اکیلے چپکے سے پڑھ لو اور امیروں کے ساتھ جو نماز پڑھو اُس کو نفل کر ڈالو (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک نماز دو بار پڑھی جائے تو پہلی فرض ہوتی ہے اور دوسری نفل۔ بعضوں نے کہا یہ اللہ تعالےٰ کا اختیار ہے جسکو چاہے فرض رکھے اور جس کو چاہے نفل رکھے۔

اِجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ۔ اپنی کچھ نماز گھروں میں بھی رکھو یعنی سنت اور نفل گھر میں پڑھا کرو بعضوں نے کہا کبھی کبھی فرض نماز بھی گھروں میں پڑھا کرو تاکہ عورتیں بچے بیمار وغیرہ جو مسجد میں نہیں آسکتے تمہاری اقتدا کر لیا کریں انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو شخص جماعت میں اس وجہ سے نہ آئے کہ دوسری جماعت قائم کرنا چاہتا ہو گو وہ چھوٹی ہو تو اُنپر جماعت میں شریک نہ ہونے کا گناہ نہ ہوگا۔

لَا یَجْعَلُ اَحَدُكُمْ لِلشَّیْطَانِ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ یَرٰی اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَّمِیْنِهٖ ۔ کوئی تم میں اپنی نماز کا کوئی حصہ شیطانی نہ کرے یوں سمجھ کر کہ نماز سے فارغ ہوکر خواہ مخواہ داہنی جانب جانا چاہیے (بلکہ کبھی داہنی جانب جائے کبھی بائیں جانب اگر ہمیشہ داہنی ہی جانب مڑے تب بھی کوئی

قباحت نہیں بشرطیکہ ایسا کرنا واجب اور ضرور نہ سمجھے۔ طیبی نے کہا جو شخص کسی مستحب کام پر اصرار کرے اور رخصت پر کبھی عمل نہ کرے تو شیطان نے اُسکو گمراہ کر دیا۔ اب جو کوئی بدعت پر اصرار کرے وہ کتنا بڑا گمراہ ہوگا۔ سمجھ لینا چاہیے۔

مترجم:۔ مثلاً تیجہ، دسواں، چہلم، نیاز، فاتحہ، مجلس میلاد، گیارہویں، بارہویں، انگلیاں اذان میں چومنا، قیام تعظیمی، مرثیہ خوانی، جھنڈے شدّے علم وغیرہ امور کو کرنا لازم سمجھے نہ کرنیوالے کو مطعون کرے اُس کو شیطان نے کیسا گمراہ کر دیا ہے اُس سے اور تر کر شیطان کا تسلط اُس پر ہے جو مستحبات اور مندوبات اور سنن کا ادا کرنا واجب کی طرح لازم سمجھے اور نہ کرنے والے کو ملامت کرے، مثلاً رفع یدین نہ کرنیوالے یا آمین بالجہر نہ کہنے والے کو یا دسترخوان پر نہ کھانیوالے کو یا بیعت تو بہ نہ کرنے والے کو کیونکہ یہ سب امور مستحب اور مندوب ہیں اگر کسی نے نہ کیا تو اُس پر کچھ ملامت نہیں اسی طرح تقلید مذہب معین کو جو بدعت ہے کوئی واجب اور لازم سمجھے اور غیر مقلدین کو گمراہ جانے اُس پر بھی شیطان کا تسلط بیحد ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں بالفرض اگر تقلید مذہب معین جائز یا مستحب بھی ہو جب بھی اُسکو واجب کہنے والا سخت گمراہ ہوگا کیونکہ واجب وہی چیز ہوتی ہے جس کو اللہ اور رسول واجب کریں۔ علمار کا یہ منصب نہیں کہ کسی چیز کو واجب کر دیں۔ ایک روایت میں ہے اللہ تعالےٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اُس کی رخصتوں پر عمل کیا جائے)۔

وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ۔ اور اُس سے فائدہ اُٹھانا ہم میں باقی اور موروث رکھ۔

یَجْعَلُ فِیْهِ كَمْشًا ۔ اگر کوئی احرام کی حالت میں

بچے کو مارے تو ایک مینڈھا فدیہ دے۔

لِلْغَازِیْ اَجْرُہٗ وَ لِلْجَاعِلِ اَجْرُہٗ وَ اَجْرُ الْغَازِیْ۔ غازی کو اُسکا ثواب ملیگا اور جس نے غازی کو اجرت دیکر جہاد کرایا اُسکو اُسکا بھی ثواب ملیگا۔ روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا اور غازی کا بھی ثواب ملیگا

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیُعَذِّبُ الْجُعَلَ فِیْ جُحْرِہٖ۔ اللہ تعالٰی گوہ کے کیڑے کو اُس کے سوراخ میں عذاب کرتا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ جُعَل ایک چھوٹا کیڑا ہے خنفسا سے بڑا کالا بہت کالا اُس کے پیٹ پر ذرا سرخی ہوتی ہے لوگ اُس کو ابوجعران کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھا گوہ اپنے سوراخ میں اکٹھا کرتا ہے۔)

جَعَلَتْنِیْ یَہُوْدُ حِمَارًا۔ یہودی لوگ مجھ کو گدھا بنا ڈالتے۔

جِعَۃٌ۔ جو کا شراب۔

نَھٰی عَنِ الْجِعَۃِ۔ آپ نے جو کے شراب کو منع کیا (ہمارے ملک میں اُس کو بیر کہتے ہیں یہ شراب اکثر گرم ملکوں اور گرم موسم میں پیا جاتا ہے)

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْفَاءِ

جَفْأٌ۔ گرا دینا، پھینک دینا، اوندھا دینا۔

جُفَاءٌ۔ پھین، کوڑا کچرا۔

خَلَقَ الْاَرْضَ السُّفْلٰی مِنَ الزَّبَدِ الْجُفَاءِ اللہ تعالٰی نے نیچی والی زمین کو اُس پھین اور کوڑے کچرے سے بنایا (جو پانی پر آگیا تھا) پہلے سب پانی ہی پانی تھا اُس میں سے بخار نکلا وہ ہوا ہو گئی پھر بخار بخار سے ٹکرایا تو آگ پیدا ہوئی پانی پر پھین جما اور کوڑا کچرا وہ زمین ہو گیا۔ ایک طائفہ فلاسفہ کا بھی یہی قول ہے اور قرآن شریف سے بھی اُسکی تائید ہوتی ہے وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ لیکن عرش پانی سے بھی پہلے تھا اور پروردگار کی ذات مقدس اُس سے بھی پہلے وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا)۔

اِنْطَلَقَ جُفَاءٌ مِنَ النَّاسِ۔ کچھ جلد باز یا آگے کے لوگ چلدیئے۔ ابن اثیر نے کہا ہم نے تو صحیح میں یوں پڑھا ہے اِنْطَلَقَ اَخِفَّاءٌ مِنَ النَّاسِ یعنی کچھ ہلکے پھلکے لوگ چلدیئے یہ جمع ہے خفیف کی ترمذی کی روایت میں سَرْعَانُ النَّاسِ ہے یعنی جلد باز۔

مَتٰی تَحِلُّ لَنَا الْمَیْتَۃُ قَالَ مَالَمْ تَحْتَفِئُوْا [illegible] مردار ہم کو کب تک حلال ہے فرمایا جب تک کوئی بھاجی نہ اکھیڑ سکو (یعنی کوئی ترکاری بھاجی پات بھی کھانے کو نہ ملے)۔

حَرَّمَ الْحُمُرَ الْاَھْلِیَّۃَ فَجَفَاُوا الْقُدُوْرَ آنحضرتؐ نے بستی کے گدھے حرام کیے تو لوگوں نے ہانڈیاں اوندھا دیں (جن میں گدھے کا گوشت چڑھایا تھا۔ ایک روایت میں فَاَجْفَاُوا الْقُدُوْرَ ہے ابن اثیر نے کہا یہ شاذ لغت ہے جیسے کفا اور اَکْفَاُوْا۔ محیط میں ہے کہ یہ لغت مجہول ہے)

جَفْرٌ۔ بڑا ہونا۔ کھانے کے لائق ہو جانا بدن کی [illegible] نکلنا یا کثرت جماع سے۔

کَانَ یَشِبُّ فِی الْیَوْمِ شَبَابَ الصَّبِیِّ فِی الشَّھْرِ فَیَبْلُغُ سِتًّا وَّھُوَ جَفْرٌ۔ (آنحضرتؐ کی انا کہتی ہیں) آنحضرتؐ ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا لڑکا ایک مہینہ میں بڑھتا ہے چھ [illegible] آپ خاصے زور آور [illegible] کھانا کھانے کے لائق [illegible] اصل میں جفر بکری کے بچہ کو کہتے ہیں جب [illegible] مہینے کا ہو کر اپنی ماں سے جدا ہو جائے [illegible]

کھانے لگے۔

فَخَرَجَ اِلَیَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ۔ اُسکا ایک لڑکا میری طرف نکلا جس کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا۔

فِي مُحْرِمٍ يُصِيبُ الْاَرْنَبَ جَفْرَةٌ۔ اگر احرام والا شخص خرگوش مار ڈالے تو ایک بکری کا بچہ بدلے دے (اُسکی قربانی کرے)۔

يَكْفِيْهِ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ۔ اُس کو حلوان کا دست کافی ہے (یعنی کم خوراک ہے۔ یہ اُسکی تعریف کی)۔

صُوْمُوْا وَوَفِّرُوا اَشْعَارَكُمْ فَاِنَّهَا مَجْفَرَةٌ روزے رکھو اور بالوں کو بڑھاؤ یہ منی کو سکھا دیتا ہے (شہوت ٹوٹ جاتی ہے)۔

اَلصَّوْمُ مَجْفَرَةٌ۔ روزہ منی کو سکھا دیتا ہے۔ (جماع کی خواہش کم کر دیتا ہے)۔

عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ مَجْفَرَةٌ۔ روزہ اپنے اوپر لازم کر لے اُس سے منی کی پیدائش کم ہو جائے گی۔ یا منی سوکھ جائے گی (جب منی کی تولید گھٹ گئی تو جماع کی خواہش بھی کم ہو جائیگی)

رَاٰى رَجُلًا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ قُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا مَجْفَرَةٌ۔ حضرت علی رض نے ایک شخص کو دھوپ میں بیٹھا ہوا دیکھا تو فرمایا دھوپ سے اُٹھ جا دھوپ میں بیٹھنا آدمی کو سکھا دیتا ہے یا اُس سے شہوت جاتی رہتی ہے۔

اِيَّاكُمْ وَنَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَاِنَّهَا مَجْفَرَةٌ۔ صبح کے سونے سے پرہیز کرو اُس سے شہوت کم ہو جاتی ہے۔

اِيَّاكَ وَكُلَّ مُجْفِرَةٍ۔ ہر ایک ایسی عورت سے پرہیز کر جس کے جسم سے بُری بو آتی ہو۔ یہ اِجْفَار سے نکلا ہے یعنی بدبودار ہونا۔ بعضوں نے کہا مُجفرہ سے موٹی عورت مراد ہے۔ کہتے ہیں امرأة مجفرة الجنبين یعنی موٹے پہلوؤں والی عورت۔

مَنِ اتَّخَذَ قَوْسًا عَرَبِيَّةً وَجَفِيْرَهَا نَفَى اللّٰهُ عَنْهُ الْفَقْرَ۔ جو شخص عربی کمان اور تیروں کا ترکش رکھے اللہ تعالے اُسکی محتاجی دور کر دیگا۔ محیط میں ہے جفیر لکڑی کا ترکش جس میں چمڑا نہ ہو یا چمڑے کا ترکش جسمیں لکڑی نہ ہو۔

فَوَجَدْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْجِفَارِ۔ پھر ہم نے اُس کو ایک گڈھے میں پایا۔ جِفار جُفرہ کی جمع ہے بمعنی اور بوزن حفرہ۔

جَفْرٌ۔ اُس کنوے کو کہتے ہیں جسکی بندش نہ ہوئی ہو۔

جُفْرَة۔ ایک مقام کا بھی نام ہے بصرے کے اطراف میں جس کو جفرہ خالد بھی کہتے ہیں منسوب ہے خالد بن عبداللہ بن اسید کی طرف۔

اَمْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَفْرَ وَالْجَامِعَةَ آنحضرت ص نے امیر المومنین علی بن ابیطالب کو دو کتابیں لکھوا دیں ایک جفر دوسری جامعہ۔ ایک کتاب تو بکری کے کھال پر لکھی تھی دوسری بھیڑ کی کھال پر۔ اور اُس میں قیامت تک جتنی باتیں ہونے والی تھیں وہ سب مجملاً لکھوا دی تھیں۔ سید شریف نے شرح مواقف میں نقل کیا کہ جفر اور جامع دو کتابیں تھیں حضرت علی کے پاس اُن میں از روئے قواعد علم حروف وتکسیر بڑے بڑے حوادث کا بیان تھا جو قیامت تک ہونے والے تھے اور آپ کی اولاد میں جو امام

گذرے وہ انہی کتابوں کو دیکھ کر اکثر امور کی خبر دیتے۔ اور انہی کتابوں سے نقل کرتے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا میرے پاس جفر ابیض ہے زید ابن ابی العلاء نے پوچھا اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد کی اور توراۃ موسیٰ کی اور انجیل عیسیٰ کی اور ابراہیم کے صحیفے اور حلال و حرام اور حضرت فاطمہ کا مصحف اور وہ باتیں جن کی وجہ سے لوگ ہمارے محتاج ہوں ہم اُن کے محتاج نہ ہوں اور میرے پاس جفر احمر بھی ہے اخیر تک کتاب قبول العہد میں جو امام رضا علیہ السلام نے مامون رشید خلیفہ کو لکھی تھی یہ مرقوم ہے کہ تو نے خلافت کے حق کو پہچانا اور تیرا باپ دادا نے نہیں پہچانا تھا میں نے تیری طرف سے یہ التماس قبول کیا (مامون نے امام رضا سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ مسند خلافت پر متمکن ہو جایئے میں اپنے تئیں معزول کر دیتا ہوں۔ چونکہ خلافت آپکا اور آپ کے آباؤ اجداد کا حق تھا مگر جفر اور جامعہ دونوں کتابوں سے یہ نکلتا ہے کہ سادات کی خلافت چلنے والی نہیں) ایک امام صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت اور نبوت دونوں ہمارے خاندان میں جمع کرنیوالا نہیں۔ حضرت علم الہدیٰ سید مرتضیٰ سے خلیفہ وقت نے ہاتھ ملایا اور تعریضاً کہا میں تمہاری انگلیوں سے خلافت کی بو سونگھتا ہوں انہوں نے کہا خلافت کی نہیں بلکہ نبوت کی خوشبو ہے۔

مؤلف کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے بنی فاطمہ کے لئے آخرت کے درجے خاص فرمائے اور دنیا کی حکومت اور سلطنت اُن کی قسمت میں نہیں رکھی امام حسین علیہ السلام کے عہد سے

اب تک سادات کو کبھی خلافت عامہ نصیب نہیں ہوئی اور ایرے غیرے پنچ کلیاں ہمیشہ خلافت اور حکومت کے مزے لوٹتے رہے یہاں تک کہ آخری زمانہ ۱۲۴۶ھ ہجری میں مولانا اسمٰعیل شہید نور اللہ مرقدہ نے حضرت سید احمد بریلوی کی خلافت قائم کرنا چاہی تھی مگر منشاء خداوندی نہ تھا سید صاحب مع تمام رفقا کے کفار افاغنہ اور سکھ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ محیط میں ہے کہ علم جفر اور علم تکسیر ایک ہی ہے یعنی سائل کے سوال کے حروف میں تصرف اور تغیر اور تبدل کر کے اُس کے سوال کا جواب نکالنا۔

میں:۔ کہتا ہوں یہ سب روایتیں غیر صحیح ہیں نہ حضرت علی رضہ کے پاس کوئی کتابیں موسوم بجفر و جامع تھیں اور نہ آپ کو آئندہ کے حوادث کا تفصیلی علم دیا گیا تھا۔ صحیح روایتوں سے ثابت ہے کہ حضرت علی رضہ نے فرمایا مجھ کو آنحضرت سے سوا قرآن کے اور اس صحیفہ کے کچھ نہیں اس صحیفہ میں چند دیت اور زکوٰۃ کے احکام ہیں لا غیر اور اگر آپ کو واقعات آئندہ کا تفصیلی علم دیا گیا ہوتا تو آپ کبھی خلافت اختیار نہ کرتے نہ معاویہ سے جنگ کرتے نہ یہ فرماتے کہ اگر بنی امیہ پر غالب ہوا تو انکو جھاڑ پھونک کر دوں گا۔ اور اگر یہ علم آپکی اولاد میں ہوتا تو امام حسین علیہ السلام کوفہ اور کربلا کے قصد کیوں اور ابن زیاد بد نہاد اور عمر بن سعد کے ہاتھوں سخت سخت مصیبتیں کیوں اٹھاتے یہ چند جھوٹے کذاب لوگوں کی روایتیں ہیں جن پر بعضے علما نے دھوکہ کھایا اور انکو اُن کو سچ کہا اور تعجب تو شیخ ابن عربی پر

ہوتا ہے انہوں نے اپنی تفسیر میں ذٰلک الکتاب سے کتاب الجفر والجامعہ مراد رکھی ہے سبحان اللہ یہ عجب تفسیر ہے اور ظن غالب ہے کہ یہ کسی کا الحاق اور تصرف ہے اور ایسے الحاقات اور تصرفات بیدینوں نے بزرگوں کی کتابوں میں بہت کیے ہیں ۔)

اَتَقَلْقَلُ تَقَلْقُلَ الْقِدْحِ فِی الْجَفِیْرِ الْفَارِغِ تو ایسی گڑبڑ کرتا ہے جیسے خالی ترکش میں تیر کھڑبڑ کرتا ہے ۔

جَفِیْرٌ عَبْدِیٌّ ۔ حدیث کے ایک راوی کا نام ہے ۔

جَفٌّ ۔ جمع کرنا، خشک ہونا، ایک جگہ اقامت کرنا ۔

تَجْفِیْفٌ ۔ سکھانا ۔

جُعِلَ فِیْ جُفِّ طَلْعَۃٍ ذَکَرٍ ۔ وہ جادو کا سامان ایک نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں رکھا گیا ۔ (ایک روایت میں فِیْ جُبِّ طَلْعَۃٍ ہے معنی وہی ہے ۔)

جَفَّتِ الْاَقْلَامُ وَطُوِیَتِ الصُّحُفُ ۔ قلم سوکھ گئے اور کتابیں لپیٹ دی گئیں (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا وہ سب لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ۔)

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ ۔ (قیامت تک) جو ہونے والا تھا اُس کو قلم لکھ کر سوکھ گیا ۔

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ ۔ جو کچھ تجھ پر گذرنے والا ہے وہ لکھا جا کر قلم سوکھ گیا ۔

اَلْجَفَاءُ فِیْ ھٰذَیْنِ الْجُفَّیْنِ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ سختی اور بے رحمی ان دونوں گروہوں میں ہے ربیعہ اور مضر میں (دونوں مشہور قبیلے ہیں ۔)

کَیْفَ یَصْلُحُ اَمْرُ بَلَدٍ جُلُّ اَھْلِہٖ ھٰذَانِ الْجُفَّانِ ۔ بھلا اُس بستی کا کام کیونکر درست ہوگا جہاں کے اکثر باشندے ان دونوں گروہ کے ہوں گے ۔

مَا کُنْتُ لِاَدَعَ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْنَ جُفَّیْنِ یَضْرِبُ بَعْضُھُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔ میں تو مسلمانوں کو اس حال میں چھوڑنیوالا نہیں ہوں کہ اُن کے دو گروہ ہو جائیں اور ایک دوسرے کی گردنیں مارے (لیکن خدا کی مرضی میں کیا دخل ہے ۔ مسلمانوں کے کئی گروہ ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں ۔)

جُفَّانِ ۔ دو گروہ بنی بکر اور بنی تمیم ۔

لَا نَفَلَ فِیْ غَنِیْمَۃٍ حَتّٰی تُقْسَمَ جُفَّۃً ۔ لوٹ میں سے انعام نہیں ملنے کا جب تک سب تقسیم نہ ہو جائے (ایک روایت میں حتی تقسم علی جفتہ ہے ۔ یعنی یہاں تک کہ اپنے گروہ پر یعنی لشکر والوں پر تقسیم نہ ہو جائے ۔)

قِیْلَ لَہٗ النَّبِیْذُ فِی الْجُفِّ قَالَ اَخْبَثُ وَاَخْبَثُ ۔ پوچھا گیا نبیذ چمڑے کے ڈول میں بنانا کیسا ہے انہوں نے کہا بہت برا بہت برا ۔

جُفٌّ ۔ چمڑے کا برتن جو باندھا نہیں جاتا بعضوں نے کہا مشک کو نیچے سے کاٹ کر ڈول کے طور پر جو بنا لیا جاتا ہے ۔ بعضوں نے کہا کھجور کی لکڑی کو کرید کر اُسکا برتن جو بناتے ہیں ۔

فَجَاءَ عَلٰی فَرَسٍ مُجَفَّفٍ ۔ ایک گھوڑے پر سوار آیا جس پر تجفاف پڑا تھا ۔ تجفاف زرہ کے طور پر ہوتا ہے جو گھوڑے پر ڈال دیا جاتا ہے ۔ تاکہ جنگ میں اُس کو صدمہ نہ پہنچے اُس کی جمع تجافیف آتی ہے ۔

اِنَّہٗ کَانَ عَلٰی تَجَافِیْفِ الدِّیْبَاجِ ۔ اُن کی

زرہوں پر دیباج لگا تھا (دیباج ایک ریشمی کپڑا ہے)

فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا۔ فقیری کے لئے سامان تیار کر۔

جَفْلٌ۔ پوست نکالنا، چھیلنا، الگ کرنا، ڈالنا، ملانا، ہانکنا، دفع کرنا، گرا دینا، کھود ڈالنا، بھاگنا، پریشان ہونا، جلدی کرنا۔

لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ۔ جب آنحضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آپ کی طرف بھاگے۔

فَنَعَسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَتَّى كَادَ يَنْجَفِلُ عَنْهَا۔ آنحضرتؐ اپنی اونٹنی پر اونگھنے لگے قریب تھا کہ آپ اس پر سے گر پڑیں۔

مَا يَلِيَ رَجُلٌ شَيْئًا مِّنْ أُمُورِ النَّاسِ إِلَّا جِيئَ بِهِ فَيَنْجَفِلُ يَا فَيُجْفَلُ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ۔ جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا متولی ہو (کوئی عام خدمت اس کے سپرد ہو مثلاً بادشاہ ہو یا کوتوال یا قاضی (جج) یا تحصیلدار پھر اس میں خیانت کرے تو قیامت کے دن اس کو لے کر آئیں گے) وہ دوزخ کے کنارے پر سے اس کے اندر گر پڑے گا یا گرا دیا جائیگا۔

ذَكَرَ النَّارَ فَأَجْفَلَ مُغْشِيًّا عَلَيْهِ۔ امام حسن بصریؒ نے دوزخ کا ذکر کیا تو بیہوش ہو کر گر پڑے (ایسی ہیبت طاری ہوئی)۔

اِنَّ رَجُلًا يَهُودِيًّا حَمَلَ امْرَأَةً مُّسْلِمَةً عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ جَفَلَهَا ثُمَّ تَجَثَّمَهَا لِيَنْكِحَهَا فَأُتِيَ بِهِ عُمَرُ فَقَتَلَهُ۔ ایک یہودی نے ایک مسلمان عورت کو گدھے پر سوار کیا جب مدینہ سے باہر نکل گیا تو اس کو (گدھے پر سے) گرا دیا پھر اس پر چڑھ بیٹھا اس سے جماع کرنے کو آخر وہ یہودی حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو قتل کر ڈالا (ذمی کا نقض عہد ہو گیا تاکہ دوسروں کو عبرت ہو پھر کوئی مسلمان عورتوں کی عزت پر دست درازی نہ کرے)۔

اٰتِي الْبَحْرَ فَأَجِدُهُ قَدْ جَفَلَ سَمَكًا كَثِيرًا۔ میں سمندر پر آتا ہوں وہاں دیکھتا ہوں سمندر نے بہت سی مچھلیاں کنارے پر ڈال دی ہیں۔

اِنَّهُ جُفَالُ الشَّعْرِ۔ دجال کے جسم پر بہت بال ہوں گے۔

رَأَيْتُ قَوْمًا جُفَالَةً جِبَاهُهُمْ يَقْتُلُونَ النَّاسَ۔ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی پیشانیوں پر بال کھڑے ہوئے تھے یا پیشانیوں پر ان کے بال تھے (جیسے نصاریٰ کی وضع) وہ لوگوں کو قتل کر رہے تھے۔

وَاللّٰهِ لَا يَبْلُغُ عَمَلُهُ الطَّائِفَ إِذَا أَجْفَلَ۔ خدا کی قسم اس کا عمل طائف تک نہیں پہنچے گا وہ کوشش کرے۔

فَيُجْفِلُونَ النَّاسَ إِجْفَالَ الْغَنَمِ۔ وہ لوگوں کو اس طرح بھاگ کر آئیں گے جیسی بکریاں بھاگ نکلتی ہیں۔

جَفْنٌ۔ باز رکھنا، روکنا، نحر کرنا، پیالہ میں گوشت کھلانا، آنکھ کا پوٹا اوپر کا ہو یا نیچے کا، تلوار کا نیام، انگور کی جڑ یا شاخ۔

جِفْنٌ۔ تلوار کا نیام۔

جَفْنَةٌ۔ پیالہ، چھوٹا کنواں، سخی آدمی۔

تَجْفِيْنٌ اور اِجْفَانٌ۔ بہت جماع کرنا۔

اَنْتَ الْجَفْنَةُ الْغَرَّاءُ۔ تو سفید پیالہ ہے (یعنی سخی ہے لوگوں کے سامنے کھانے کا پیالہ رکھتا ہے۔ سفید سے یہ مطلب ہے کہ اُس میں چربی اور گھی بھرا رہتا ہے۔ جَفْنَۃٌ کی جمع جِفَانٌ اور جَفَنَاتٌ آتی ہے۔)

نَادِ يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ۔ پکارا سواروں کی پیالی (یعنی سواروں کے کھلانے والے یا سواروں کے پیالہ والے)۔

اِغْتَسَلَ فِيْ جَفْنَةٍ۔ ایک بڑے پیالے (کونڈی) میں غسل کیا۔

وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ۔ چاند اُس وقت آدھے پیالے کی طرح تھا۔

اِنْكَسَرَ قَلُوْصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَجَفَنَهَا۔ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی گر گئی (مرنے لگی) آپ نے اُسکو نحر کرکے اُسکا گوشت پیالہ میں کھلا دیا۔

سُلُّوْا سُيُوْفَكُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا۔ اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو (یہ جَفْنٌ کی جمع ہے، جیسے اَجْفَان اور اَجْفُنٌ ہے۔)

كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ۔ اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا۔

جَفَاءٌ یا جَفْوَةٌ یا جِفْوَةٌ۔ سخت ہونا، بے مروت ہونا، بھاری ہونا، دور ہونا، آرام نہ پانا۔

كَانَ يُجَافِيْ عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ لِلسُّجُوْدِ۔ سجدے میں آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھتے۔

اِذَا سَجَدْتَ فَتَجَافَ۔ جب تو سجدہ کرے بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں جَفَا یعنی دور رہا۔ اور اَجْفَا یعنی دور کیا۔)

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تَجْفُوْا۔ قرآن پڑھتے رہو اُس سے دور مت ہو (اس طرح کہ پڑھنا چھوڑ دو)۔

غَيْرُ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ۔ نہ تو اُس میں غلو کرنیوالا ہو نہ تقصیر کرنے والا۔ ابن اثیر نے کہا جفا کا معنی یہ بھی ہے ناطہ پروری اور احسان کو ترک کرنا۔

اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ۔ فحش گوئی بدزبانی جفا میں داخل ہے۔

مَنْ بَدَا جَفَا۔ جو شخص جنگل میں جا کر رہا (گنوار بن گیا) اُس کا دل سخت ہو گیا (کیونکہ جنگل میں لوگوں کی صحبت کم رہتی ہے تو حسن معاشرت اور خوش خلقی کی عادت جاتی رہتی ہے۔)

لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ۔ آنحضرتؐ سخت مزاج نہیں ہیں اور نہ اپنے لوگوں کو ذلیل سمجھنے والے (نظر حقارت سے دیکھنے والے۔ بعضوں نے مُهِيْن بفتحہ میم روایت کیا ہے یعنی حقیر نہیں ہیں بلکہ عزت والے ہیں)۔

لَا تَزْهَدَنَّ فِيْ جَفَاءِ الْحِقْوِ۔ تہبند کو موٹا چھوٹا رکھنے سے نفرت مت کرو آرام طلبی اور خوش پوشاکی کی عادت مت ڈالو۔

خَرَجَ جُفَاءٌ مِّنَ النَّاسِ۔ کچھ جلد باز لوگ نکل کھڑے ہوئے۔

اِذَا جَلَسَ يَتَجَافٰى وَلَا يَتَمَكَّنُ مِنَ الْقُعُوْدِ۔ مسبوق جب بیٹھے تو زمین سے اُٹھا رہے اطمینان سے نہ بیٹھے (کیونکہ اسکو کھڑے ہو کر اپنی باقی نماز ادا کرنا ہے)۔

اَلِاسْتِنْجَاءُ بِالْيَمِيْنِ مِنَ الْجَفَاءِ۔

واہنے ہاتھ سے استنجا کرنا آداب شریعت سے دور ہوتا ہے۔

تَجَافُوْا عَنِ الدُّنْیَا۔ دنیا سے دور رہو۔

یَتَجَافیٰ عَنْهُ الْعَذَابُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً۔ جب تک یہ شاخ ہری رہے گی اُس سے عذاب دور رہے گا۔

جَفَوْتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ میں قیامت کے دن اسکو دور کردونگا۔

اِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ اَهْلُ الْجَفَاءِ مِنَ النَّاسِ یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو سخت دل ہیں یا بے ادب گنوار ہیں۔

یَمُوْتُ الْعَالِمُ فَیَذْهَبُ بِمَا یَعْلَمُ فَتَلِیْهِمِ الْجُفَاةُ فَیَضِلُّوْنَ وَیُضِلُّوْنَ۔ عالم مرجائیگا اور علم اپنے ساتھ لے جائیگا پھر اُس کے قائم مقام جفا والے ہوں گے وہ گمراہ ہوں گے اور گمراہ کرینگے۔ مجمع البحرین میں ہے جفا والوں سے یہ مراد ہے کہ رائے پر چلنے والے (حدیث کو چھوڑ دینے والے)۔

زَادُ الْمُسَافِرِ الْحُدَاءُ وَالشِّعْرُ مَا لَیْسَ فِیْهِ جَفَاءٌ۔ مسافر کا توشہ گانا ہے اور شعریں پڑھنا جن میں جفا نہ ہو یعنی خلاف شرع اور فحش مضامین نہ ہوں۔

اَلْاِبِلُ فِیْهِ الشَّقَاءُ وَالْجَفَاءُ۔ اونٹوں میں مشقت اُٹھانا ہے اور سختی سہنا۔

جَفْئٌ۔ گرانا۔

لَسْتُ بِالْجَافِیْ وَلَا الْمُجْفِیْ۔ نہ میں ظالم ہوں نہ مظلوم۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْقَافِ

جَقٌّ۔ بیٹ کرنا (پرندہ کا ہگنا)۔

جَقَّه۔ بوڑھی اونٹنی۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْکَافِ

جَکَرٌ۔ الحاح کرنا، غصہ کرنا۔

اِجْکَارٌ۔ بیع میں الحاح کرنا۔

جُکَیْرَہ۔ حاجت، لجاجت۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ اللَّامِ

جَلْأٌ یا جَلَاءٌ یا جَلَاءَةٌ۔ پھاڑ دینا، پھینک مارنا۔

جَلْبٌ۔ یا جَلَبٌ۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا۔ درآمد (اسپورٹ) ڈرانا، جمع کرنا، کمانا، ڈانٹنا، جھڑکنا، قصور کرنا۔

لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ۔ جلب اور جنب درست نہیں ہے (جنب کی تفسیر آگے آئیگی) جلب دو امروں میں ہوتا ہے۔ ایک تو زکوٰۃ میں دوسرے گھوڑدوڑ کی شرط میں۔ زکوٰۃ کا جلب یہ ہے کہ ایک تحصیلدار ایک مقام پر اترے اور جانوروالوں کو حکم دے کہ اپنے اپنے جانور لیکر اُس کے پاس حاضر ہوں آپ نے اُس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں جانوروالوں کو تکلیف ہوگی خود تحصیلدار کو دوڑ جانا چاہیئے جہاں جانور رہتے ہوں وہاں جاکر زکوٰۃ وصول کرلینا چاہیئے۔ شرط کا جلب یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے ایک آدمی رکھے جو اس کو ڈانٹتا اور جھڑکتا رہے تاکہ وہ آگے بڑھ جائے۔

وَیَقُوْدُ الْجَیْشَ ذَا الْجَلَبِ۔ اور آواز والے لشکر کو اپنے پیچھے لائے (یہ جمع ہے جَلَبَة کی، بمعنی آواز)۔

سَمِعَ جَلَبَةَ الرِّجَالِ۔ مردوں کی آواز سنی

لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ ۔ تجارتی قافلہ سے آگے جاکر
مت ملو (اُس کو بستی میں آنے دو، بستی میں آکر
وہ اپنا مال بازار کے نرخ سے بیچیں ۔ آگے جاکر
اُن سے نرخ ٹھہرالینا اور مال مول لے لینا یہ
درست نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں کبھی بستی والوں
کا نقصان ہوتا ہے کبھی قافلہ والوں کا ان کو بستی
کے نرخ کی خبر نہیں ہوتی)۔

اَرَادَ اَنْ یُّغَالِطَ بِمَا اَجْلَبَ فِیْهِ ۔ آپ کا
مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو مغالطہ دیں اُس مقصد
میں جسکے لئے وہ جمع ہوئے تھے۔

اَجْلَبُوْا عَلَیْهِ ۔ جمع ہوئے اُس پر۔

اَجْلَبَه' ۔ اُس کی مدد کی۔

اَجْلَبَ عَلَیْهِ ۔ اُس کو آواز دی، برانگیختہ کیا،
اُبھارا۔

اَلَمْ تُبَایِعُوْنَ مُحَمَّدًا عَلٰی اَنَّ الْعَرَبَ وَ
الْعَجَمَ مُجْلِبَةٌ ۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
اُس پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم دونوں سے اٹھا
لڑو (ایک روایت میں مُجَلِّبَةٌ ہے یائے تحتانی
سے)۔

كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَیْئٍ
نَحْوَ الْجُلَّابِ ۔ آپ جب جنابت کا غسل
کرتے تو گلاب کی طرح کوئی خوشبو منگواتے۔
(ایک روایت حِلَاب ہے حائے حطی سے، یعنی
اتنا بڑا برتن پانی کا جسمیں دودھ دوہتے ہیں)۔

اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَدِمَ بِجَلُوْبَةٍ فَنَزَلَ عَلٰی طَلْحَةَ
فَقَالَ طَلْحَةُ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۔ ایک گنوار
سوداگری کا مال لے کر آیا اور طلحہ بن عبید اللہ
کے پاس اُترا، اُس نے خواہش کی کہ طلحہ میرا مال
بیچدیں ۔ طلحہ نے کہا آنحضرتؐ نے اس سے منع
کیا ہے کہ بستی والا جنگل والے کا مال بیچے (اُسکا
دلال بنے بلکہ خود اُس کو بیچنے دے)۔

جَلُوْبَه ۔ وہ مال جو دوسرے ملک سے آئے
فروخت کے لئے (ایک روایت میں حَلُوْبَه ہے
حائے حطی سے یعنی دودھیل اونٹنی لیکر آیا)۔

لَا یَدْخُلُوْا مَكَّةَ اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ ۔
مشرکوں نے یہ شرط لگائی کہ مسلمان جب مکہ میں
آئیں تو ہتھیار غلاف میں رکھ کر لائیں۔

جُلُبَّان ۔ چمڑے کا تھیلہ جس میں تلوار نیام سمیت
اور دوسرے ہتھیار وغیرہ رکھ کر گھوڑے پر زین
کے پچھاڑی لٹکا دیتے ہیں۔ بعضوں نے جُلْبَان
روایت کیا ہے۔

تُؤْخَذُ الزَّكٰوةُ مِنَ الْجُلُبَّانِ ۔ جلبان میں
زکوٰۃ لیجائے گی۔ وہ ایک غلہ ہے ماش کیطرح
اُس کو خُلَّر بھی کہتے ہیں۔

مَنْ اَحَبَّنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیُعِدَّ لِلْفَقْرِ
جِلْبَابًا ۔ جو شخص ہم لوگوں یعنی اہل بیت رسالت
سے محبت رکھے وہ فقیری کا لباس تیار رکھے۔
(یہ حضرت علیؓ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ
اور آپ کے اہل بیت کی محبت اُسوقت سچی
ہوگی جب دنیا و مافیہا سے بیزار ہو مولیٰ کا
طلبگار ہو جیسے ان بزرگوں کا شیوہ تھا۔
ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال ست و جنوں)۔

جِلْبَاب ۔ ازار اور چادر۔ بعضوں نے کہا اوڑھنی
اُس کی جمع جلابیب ہے۔

لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا ۔ اگر اُس
کے پاس دوپٹہ (چادر) نہ ہو اور عید آجائے تو

اُس کی کُنیاں (بجولی) اپنی (فاضل) چادر اُسکو اُڑھاوے اور عید گاہ میں لیجائے - یا اپنی ازار اُسکو پہنادے اگر اُسکے پاس ازار نہ ہو - وجہ یہ ہے کہ عید کے دن آنحضرتؐ نے حکم دیا ہے کہ سب عورتیں بھی عید گاہ میں آئیں - یہاں تک کہ کنواری اور پردہ نشین اور حیض والی بھی - حیض والی نماز نہ پڑھے لیکن دعا میں حاضر رہے -

لَا بَأْسَ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الْجَلَبَ - مال درآمد کے بیچنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی جب بیوپاری خود بازار میں آجائے اور نرخ وغیرہ معلوم کرلے تب اُسکا مال بیچ دینے میں کوئی قباحت نہیں) -

اِنَّ الْحَطَّابِيْنَ وَالْمُجْتَلِبَةَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا حَلَالًا - لکڑھاروں اور غلہ لانے والوں نے آنحضرتؐ سے اجازت مانگی آپ نے اُن کو بن احرام باندھے مکہ میں آنے کی اجازت دی (کیونکہ وہ روزانہ آتے جاتے رہتے ہیں - اگر احرام باندھنا ہر بار ضروری ہو تو اُن کو سخت تکلیف ہوگی) -

اِذَا صَارَ التَّلَقِّيْ اَرْبَعَ فَرَاسِخَ فَهُوَ جَلَبٌ - جب چار فرسخ کے فاصلہ سے جاکر ملے (یعنی ابھی بستی پہنچنے میں چار فرسخ باقی ہوں) تو وہ جلب ہے (جو منع ہے البتہ جو اس سے کم فاصلہ رہجائے تو قافلہ سے جاکر ملنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ چار فرسخ سے کم فاصلہ میں بیوپاریوں کو نرخ وغیرہ معلوم ہوجاتے ہیں) -

اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَّالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ - جو شخص دوسرے ملکوں سے غلہ لے کر آئے اللہ اُسکو روزی دیگا - کیونکہ وہ خلق خدا کی جان بچاتا ہے اُنکو راحت پہنچانا چاہتا ہے) اور جو کوئی غلہ روک رکھے (کہ جب گراں ہوگا اُس وقت بیچونگا) وہ ملعون ہے -

جُلْبَةٌ - وہ کھال جو زخم اچھا ہوجانے کے بعد جُڑتی ہے -

وَاجْلُبْنِيْ اِلٰى كُلِّ عَمَلٍ اَوْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ يُقَرِّبُنِيْ مِنْكَ - ہر عمل یا قول یا فعل جس کو (پروردگار) تیرا قرب حاصل ہو اُسکیطرف مجھ کو کھینچ لے (مجھ کو اُس کی توفیق دے) -

مَنْ اَلْقٰى جِلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَا غِيْبَةَ لَهٗ - جو شخص شرم وحیا کا برقعہ اُٹھادے (علانیہ فسق وفجور کرے رنڈی بازی شرابخوری) اُس کی برائی کرنا غیبت نہ ہوگی (برائی کرنیوالے پر کوئی گناہ نہ ہوگا) -

جَلَجٌ - صبح کی شروع روشنی -

جَلَجَةٌ - کھوپری یا سر - جَلَجٌ اُس کی جمع ہے -

بَقِيْنَا نَحْنُ فِيْ جَلَجٍ لَّا نَدْرِيْ مَا يُصْنَعُ بِنَا - ہم لوگ چند راس رہ گئے ہیں (چند لوگ) معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا بعض نے کہا جلج کے معنی حباب یعنی ہم ایک مشکل میں پھنس گئے ہیں دیکھیے کیا انجام ہوتا ہے -

خُذُوْا مِنْ كُلِّ جَلَجَةٍ مِّنَ الْقِبْطِ كَذَا وَكَذَا - ہر قبطی کافر سے فی نفر یا فی راس اتنا جزیہ لے (یہ حضرت عمرؓ نے مصر کے گورنر کو لکھا تھا) -

وَاِنَّا بَعْدُ فِيْ جَلَجَتِنَا - مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی حضرت عمرؓ نے اُن سے کہا تم نے ابوعبداللہ کنیت کیوں نہیں رکھی

انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے میری کنیت ابوعیسیٰ رکھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرتؐ کی بات اور تھی، آنحضرت صلعم کے تو اگلے اور پچھلے قصور سب بخشدیئے گئے تھے مگر ہم تو اپنی ضیق (تنگی اور مصیبت اور بلا) میں مبتلا ہیں (اُس روز سے مغیرہ کی کنیت مرنے تک یہی ابوعبداللہ رہی۔ ہر چند ابوعیسیٰ بھی کنیت رکھنا جائز ہے امام ترمذی کی کنیت ابوعیسیٰ بھی مگر چونکہ اسلام کا زمانہ حضرت عمرؓ کے وقت میں نیا تھا تو آپ نے اس کنیت کو مناسب نہ سمجھا ایسا نہ ہو کوئی وہم کرے کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کے بھی کوئی باپ تھے حالانکہ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے)۔

جَلْجَلَۃٌ۔ زور سے آواز کرنا، گرجنا، ہلانا، ڈرانا، ملانا گھونگھرو لٹکانا۔

وَذَکَرَ الصَّدَقَۃَ فِی الْجُلْجُلَانِ۔ جلجلان میں زکوٰۃ کا بیان کیا، جلجلان تل یا دھنیا کی طرح ایک دانہ، محیط میں ہے کہ جلجلان دھنیے کا دانہ۔

کَانَ یَدَّھِنُ عِنْدَ اِحْرَامِہٖ بِدُھْنِ جُلْجُلَانٍ۔ عبداللہ بن عمر احرام باندھنے کے وقت جلجلان کا تیل لگاتے۔

فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ وہ قیامت تک زمین میں گھستا اور دھنستا ہوا رہیگا۔ (ایک روایت میں یتلجلج ہے یعنی پھرتا رہیگا۔)

فَاطَّلَعْتُ فِی الْجُلْجُلِ۔ میں نے گھونگھرو کو جھانک کر دیکھا جو چاندی کا بنا ہوا تھا اور بی بی ام سلمہ نے اُس میں آنحضرت صلعم کے موئے مبارک تبرکاً رکھے تھے جس کو نظر وغیرہ لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو اُن بالوں کو دھو کر اُسکو پلاتیں۔

لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا جُلْجُلٌ۔ فرشتے سفر میں اُن لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو (جو جانور کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے۔)

اِنَّ الْقَلْبَ لَیَتَجَلْجَلُ فِی الْجَوْفِ۔ دل حق کی تلاش میں پیٹ کے اندر تڑپتا رہتا ہی۔

جَلَحٌ۔ سر کے بال دونوں طرف سے کھل جانا، یا سر مونڈنا۔

جُلْحٌ یا جُلَّحٌ۔ بن سینگ والی گائیں یا بکریاں یا جَلْحَاءُ کی جمع ہے۔

اَجْلَحُ۔ وہ شخص جس کے سر کے بال دونوں طرف سے جھڑ گئے ہوں۔ یہ اَصْلَعُ سے کم ہو اور اَنْزَعُ سے زیادہ۔

لَیْسَ فِیْھَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ۔ اُن میں کوئی پیچیدہ سینگوں والی (جس کے سینگ اندر کی جانب مڑے ہوتے ہیں اُس کی مار نہیں لگتی) اور بن سینگ والی نہ ہوگی۔

حَتّٰی یُقْتَصَّ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ۔ یہاں تک کہ بن سینگ والی کا قصاص سینگ والی سے لیا جائیگا۔

لَاَدَعَنَّکَ جَلْحَاءَ۔ میں تجھ کو (اے رومیہ) بن قلعے یعنی غیر محفوظ کر دونگا (دشمن تجھ کو فتح کر لیں گے)

مَنْ بَاتَ عَلٰی سَطْحٍ اَجْلَحَ فَلَا ذِمَّۃَ لَہٗ۔ جو شخص رات کو ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر یا روک (کٹھرہ وغیرہ) نہ ہو اُسکا کوئی ذمہ نہیں (کہ وہ گرنے سے محفوظ رہے گا)۔

یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ۔ اے جلیح ایک عمدہ کام ہے (جلیح اُس شخص کا نام تھا جس کو پکارا تھا۔)

إِنِّي لَأَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ أَرَى جَبْهَتَهُ جَلْحَاءَ - میں اُس کو بُرا سمجھتا ہوں آدمی کے لئے کہ اُس کی پیشانی صاف چکنی دیکھوں (اُس پر سجدے کا نشان نہ ہو یا وہاں پر بال نہ ہوں)۔

جَلْخٌ - بھر دینا، گرا دینا، جماع کرنا، کھینچنا۔

اِجْلِخَاخٌ - ناتوان ہونا، بازوں کو سجدے میں پسلیوں سے جدا رکھنا۔

فَإِذَا بِنَهْرَيْنِ جِلْوَاخَيْنِ - ناگاہ دو کشادہ نہریں نظر پڑیں۔

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِأَبْطَحِ جِلْوَاخٍ بِأَسْفَلِهِ نَخْلٌ - کاش میں جانوں کہ میں ایک رات کشادہ میدان میں بسر کروں گا جس کے نشیب میں کھجور کے درخت ہوں۔

جُلَاخٌ - جو بہیا نالہ بھر دے۔

جَلْخٌ - چھری تیز کرنیکا آلہ۔

جَلْدٌ - کوڑے مارنا، کھال پر صدمے پہنچانا، زبردستی کرنا۔ جماع کرنا، ڈسنا۔

جَلَدٌ - زور، قوت۔

لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ جَلَدَهُمْ - تاکہ مشرک لوگ اُن کی قوت اور سختی دیکھ لیں۔

كَانَ أَجْوَفَ جَلِيدًا - حضرت عمرؓ بڑے پیٹ والے بہادر آدمی تھے۔ یا زور آور دل والے۔

رُدُّوا الْأَيْمَانَ عَلَى أَجَالِدِهِمْ - قسمیں خود اُن کی ذاتوں پر ڈالو (غیر شخص کو قسم دینے سے کیا فائدہ ہو، گو وہ ان میں شریک ہو گیا ہو) یہ اَجلاد کی جمع ہے۔

أَجْلَادٌ - آدمی کے جسم اور مجموع اعضا کو کہتے ہیں۔

فُلَانٌ عَظِيمُ الْأَجْلَادِ يَا عَظِيمُ التَّجَالِيدِ - (عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ بڑے بڑے اعضا والا ہے۔ دکن کے محاورہ میں بڑے ڈانڈ کا کہتے ہیں۔

كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ تُشْبِهُ تَجَالِيدُهُ تَجَالِيدَ عُمَرَ - ابو مسعودؓ کے اعضا حضرت عمرؓ کے اعضا کے مشابہ تھے۔

قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا - کچھ لوگ ہمارے ہی ذات کے ہونگے ہمارے ہی قوم کے (یعنی مسلمان یا عربی)۔

حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضٍ جَلْدَةٍ - جب ایک سخت زمین میں پہنچے۔

وَجَلَدَنِي فَرَسِي وَإِنِّي لَفِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ - ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ گھوڑا مجھکو لیجا رہا ہے۔ حالانکہ میں سخت زمین میں تھا۔

كُنْتُ أَدْلُو بِتَمْرَةٍ أَشْتَرِطُهَا جَلْدَةً - حضرت علیؓ نے کہا میں ایک سوکھی عمدہ کھجور پر ایک ڈول نکالتا۔

فَجَلَدَ بِالرَّجُلِ نَوْمًا - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے یہ خواہش کی میں آپ کے ساتھ تہجد پڑھونگا۔ آپ نے لمبی نماز پڑھی وہ نیند کے مارے گر گیا۔

كُنْتُ أَتَشَدَّدُ فَيُجْلَدُ بِي - میں حملہ کیا کرتا تھا نیند کی وجہ سے گر جاتا۔

كَانَ مُجَالِدٌ يُتَجَلَّدُ - مجالد پر جھوٹ کی نسبت کی جاتی تھی۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ يُجَلَّدُ بِكُلِّ خَيْرٍ فلاں شخص پر ہر ایک نیکی کا گمان کیا جاتا ہے۔

نَظَرَ اِلٰی مُجْتَلَدِ الْقَوْمِ فَقَالَ اَلْاٰنَ حَمِیَ
الْوَطِیْسُ۔ آنحضرت صلعم نے اُس جگہ پر نگاہ کی
جہاں تلوار چل رہی تھی فرمایا اب تندور گرم ہوا
جِلَاد۔ تلوار سے مارنا۔
جَلَّاد۔ کوڑے مارنیوالا، گردن کاٹنے والا۔
اَیُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ سَبَبْتُہٗ اَوْ
لَعَنْتُہٗ اَوْ جَلَدْتُّہٗ۔ جس مسلمان کو میں نے گالی
دی یا اُس پر لعنت کی یا اُس کو کوڑے سے مارا۔ جَلَدْتُّہٗ
اصل میں جَلَدْتُہٗ تھا۔ تے کو دال سے بدلا اور
دال کو دال میں ادغام دیدیا یہ بھی ایک لغت اور
مشہور روایت ہے۔
جَلَدْتُہٗ حُسْنُ الْخُلُقِ یُذِیْبُ الْخَطَایَا کَمَا
تُذِیْبُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ۔ خوش خلقی گناہوں
کو ایسا گلا دیتی ہے جیسے سورج جمے ہوئے پانی کو
(جو سردی سے جم جاتا ہے)۔
جَلَدَ عُمَرُ اَبَا بَکْرَۃَ الصَّحَابِیَّ۔ حضرت عمرؓ
نے ابو بکرہ رض کو (حد قذف کے) کوڑے لگائے
کیونکہ انہوں نے اور اُن کے تین بھائیوں نے
مغیرہ بن شعبہ کو زنا کی تہمت لگائی تھی۔ تین
گواہوں نے برابر شہادت دی لیکن ایک گواہ
نے صاف زنا کی شہادت نہیں دی بلکہ یہ کہا
کہ مغیرہ اور وہ عورت دونوں ایک چادر میں
تھے اور مغیرہ جب باہر نکلے تو اُن کی سانس
پھول رہی تھی ہر چند قرائن سے صاف یقین
ہوتا تھا کہ مغیرہ بدکاری کے مرتکب ہوئے مگر
چونکہ شرع کا حکم یہ ہے کہ جبتک چاروں گواہ
دخول کو اسطرح نہ دیکھیں جیسے سلائی سرمہ
دانی میں جاتی ہے اُسوقت تک زنا کی حد نہیں
لگ سکتی اور گواہی دینے والوں پر حد قذف
لازم آتی ہے۔ اس لئے حضرت عمر رض نے روئداد
مقدمہ پر نظر کرکے قواعد شرعیہ کے موافق حکم
دیا وہ اس میں مجبور تھے۔ مغیرہ نے اس سے
بڑھ کر سخت سخت ظلم اور بیدادیاں کی ہیں اور
معاویہ کی حکومت میں صدہا آدمیوں کو ستایا
اور ایذائیں دی ہیں مگر چونکہ مغیرہ صحابی تھے۔
لہذا اہل سنت اُنکی صحابیت کی حرمت کرکے
اُن سے سکوت کرتے ہیں اور اُنکا امر اللہ کے
سپرد کرتے ہیں)۔
لَا یَجْلِدُ اِمْرَأَتَہٗ ضَرْبَ الْعَبْدِ ثُمَّ
یُجَامِعُھَا۔ اپنی عورت (بیوی) کو غلام کی
طرح کوئی نہ مارے پھر اُس سے صحبت کرے،
(کیونکہ یہ نہایت بدنما ہے۔ غلام لونڈی کیطرح
بیوی کو مارنا پھر تھوڑی دیر بعد اُس کو پیار کرنا
چومنا چاٹنا اُس سے صحبت کرنا)
فَاجْتَلَدَتْ ھِیَ وَ اُخْرَاھُمْ۔ آگے والے
مسلمان (گھبراہٹ میں) پیچھے والوں سے لڑنے
لگے (اُن کو کافر سمجھے۔ آپس ہی میں تلوار چل گئی یہ
شیطان کا اغوا تھا)۔
لَا یَجْلِدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَۃٍ۔ کوئی شخص (حد
شرعی کے سوا اور کسی قصور میں) دس کوڑے سے
زیادہ نہ لگائے۔ (ایک روایت میں لَا یُجْلَدُ
اَحَدٌ بصیغۂ مجہول ہے یعنی کسی کو دس کوڑے
سے زیادہ نہ لگائے جائیں)۔
وَلَا جِلْدِ مُخَبَّأَۃٍ۔ نہ کوئی چھپی ہوئی کھال کی
ایسی دیکھی (یعنی کسی پردہ نشین عورت کی جیسی
سہل کی کھال عمدہ اور لطیف ہے، اُن کو نظر
لگ گئی)۔
وَیُنْزَعُ الْجُلُوْدُ۔ شہیدوں کے جسم پر سے ادنی

چادریں کملیاں اُتار لیجائیں (اسی طرح لوہا ہتھیار وغیرہ باقی کپڑوں میں اُسی طرح خون میں لتھڑے دفن کردے جائیں)۔

حَتّٰی تَقْتُلُوْا اِمَامَکُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْیَافِکُمْ یہانتک کہ تم اپنے امام کو مار ڈالو اور آپس میں تلواریں چلاؤ۔

نَھٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔ درندوں کی کھالیں پہننے سے منع فرمایا۔

اِذَا اَصَابَ جِلْدَ اَحَدِھِمْ بَوْلٌ قَطَعَ۔ جب اُن میں سے کسی کی کھال کو (جو پہنے ہوتا یا بدن کی کھال کو) پیشاب لگ جاتا تو اُسکو کاٹ ڈالتا (پانی سے دھونا پاک نہ کرتا)۔

جُلُوْدِیْ۔ کھالیں بیچنے والا۔ یہ نسبت شاذ ہے جمع کی طرف جیسے کُتُبِیْ کتابوں والا۔

مُجَلِّدٌ۔ جلد باندھنے والا۔ (صحاف)

مُجَلَّدٌ۔ جلد بندھا ہوا۔

تَجَلُّدٌ۔ خواہ مخواہ اپنے تئیں سخت اور بہادر ظاہر کرنا۔

جُلْذٌ۔ اندھا چوہا۔

اِجْلِوَّاذٌ۔ جلد بھاگنا، لمبا ہونا، دراز ہونا۔

اِجْلَوَّذَ الْمَطَرُ۔ پانی دیر میں ختم ہوا۔

جَلْزٌ۔ لپیٹنا، بٹنا، چھین لینا، لمبا کرنا، جلد بھاگنا۔

اُحِبُّ اَنْ اَتَجَمَّلَ بِجِلَازِ سَوْطِیْ۔ مجھ کو پسند ہے کہ میں اپنے کوڑے کے پھندنے سے خوبصورتی بتلاؤں۔ خطابی نے کہا یحیٰی بن معین نے اسکو بجلان روایت کیا ہے وہ غلط ہے۔

جِلْوَازٌ۔ قاضی کا امین یا کوتوال۔

جِلْوَزٌ۔ گولی، بہادر، موٹا آدمی۔

جَلْسٌ۔ اونچی زمین۔

جُلُوْسٌ۔ بیٹھنا۔

جَلْسٌ۔ بیٹھا، یا اونچی زمین پر گیا جسکو نجد کہتے ہیں۔

اِنَّهٗ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْجَبَلِیَّةِ غَوْرِیَّهَا وَجَلْسِیَّهَا۔ آنحضرتؐ نے بلال بن حارث کو جبلیہ کی کانیں مقطعہ کے طور پر دیں۔ خواہ نشیبی زمین میں ہوں خواہ بلند زمین میں۔ مشہور روایت مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّةِ ہے قبلیہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔ بعضوں نے کہا فرع کا پرگنہ ہے۔

بِرَزْلَةٍ وَّجَلِیْسٍ۔ ایک ہلکی پھلکی اور گھر میں بیٹھنے والی عورت کے ساتھ۔ محیط میں ہے زُوْزُوہ عورت جو خفیفہ ظریفہ شوخ آفت کا پرکالہ ہو۔

اِمْرَاَةٌ جَلِسٌ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) گھر میں بیٹھنے والی عورت (جو باہر نہ نکلتی ہو)۔

وَاِنَّ مَجْلِسَ بَنِیْ عَوْفٍ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ۔ بنی عوف کے مجلس والے اُس کے سامنے تھے (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں دَارِیْ تَنْظُرُ اِلٰی دَارِ فُلَانٍ میرا گھر اُس کے گھر کے مقابل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آمنے سامنے)۔

فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔ تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو یہ جالس کی جمع ہے۔

اَخَذَ بِیَدِیْ فَاَجْلَسَنِیْ۔ میرا ہاتھ پکڑا کر مجھ کو بٹھلایا۔

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ۔ اگر میں ایک انگارے پر بیٹھوں جو میرے گوشت تک جلا دے تو یہ مجھکو زیادہ پسند ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھوں (کرمانی نے کہا مراد یہ ہے کہ قبر پر بیٹھ کر فحش باتیں کرے یا برا فحش کام کرے یا پیشاب

یا پاخانہ کے لئے بیٹھے۔

میں :۔ کہتا ہوں اس حدیث سے مومنوں کے قبور کی تعظیم نکلتی ہے۔ اسی طرح اُس حدیث سے جس میں آپ نے ایک شخص کو جوتیاں اُتارنے کا حکم دیا جو قبروں پر جوتیاں پہن کر جارہا تھا۔

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ حِیْنَ یُجْلَسُ۔ گویا میں انکو دیکھ رہا ہوں جب وہ بٹھلائے جاتے تھے۔ (یہ اِجلاس سے ہے بمعنی بٹھلانا۔ بعضوں نے یَجْلِسُ تَجْلِیس سے روایت کیا ہے معنی وہی ہیں)۔

وَجَلَسْتُ فَتْلِیَ عَامًا۔ میں بیٹھا رہا قرض ادا نہیں کیا ایک سال گذر گیا۔ (ایک روایت میں فَجَلَسَتْ نَخْلِیْ عَامًا ہے۔ ایک سال میری کھجور بیٹھ گئی یعنی کم پیدا ہوئی۔ ایک روایت میں فَخَنَسَتْ ہے۔ یعنی دیر سے پیدا ہوئی۔ ایک میں فَاَخْشَتْ یعنی بگڑ گئی)۔

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ۔ نیک ہمنشین کی مثال

حَتّٰی اِذَا طَالَ مَجْلِسُہٗ۔ جب اُسکا بیٹھنا لمبا ہوا یعنی دیر تک بیٹھا۔

اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ۔ جب تم کسیطرح نہیں مانتے بیٹھنا ہی چاہتے ہو۔

جَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِکَ مِنِّیْ۔ آپ میرے بچھونے پر اس طرح سے بیٹھ گئے جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہو (شاید یہ واقعہ قبل از نزول حجاب کا ہے۔ بعضوں نے کہا آنحضرتؐ کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ اجنبی عورت سے خلوت کرنا درست تھا۔ کیونکہ آپ اپنے نفس پر پورے قادر تھے اور کسی پیر یا مرشد یا مشائخ کو درست نہیں ہے کہ اجنبی مریدنی سے خلوت کرے یا بے حجاب اُسکو اپنے سامنے بلائے)۔

تَجْلِسُ فِیْ صَلٰوتِہَا جِلْسَۃَ الرَّجُلِ۔ نماز میں مرد کی بیٹھک کی طرح بیٹھتیں۔

وَاَجْلِسُوْا اَصْحَابِیْ خَلْفِیْ۔ میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا۔

ھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ۔ اپنے باوا یا میاں کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا پھر دیکھتے کوئی اُسکو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں)

كَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ جَالِسًا۔ آنحضرتؐ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ (بعضوں نے اس دوگانہ کا انکار کیا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ رات کی نماز وتر پر ختم کرو۔ اور حق یہ ہے کہ آپ نے یہ دوگانہ ہمیشہ نہیں پڑھا، کبھی کبھی پڑھا بیان جواز کے لئے)

لَاَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی جَمْرَۃٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ۔ اگر ایک انگارے پر بیٹھے تو یہ اُس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔ (یعنی پاخانہ پیشاب کے لئے)۔

فَجَلَّسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ۔ اپنے سامنے مجھ کو بٹھلایا۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ جلوس نیچے سے اوپر جانا، اور قعود اوپر سے نیچے کو۔ تو سوتے شخص کو اِجْلِسْ کہیں گے اور کھڑے شخص کو اُقْعُدْ اور کبھی جلوس بمعنی قعود بھی آتا ہے)۔

میں :۔ کہتا ہوں جُلُوْس عام ہے یا کھڑے سے بیٹھے یا لیٹے سے۔ اور قُعُوْد خاص ہے یعنی کھڑے سے بیٹھنا۔

لَا تَتَّخِذُوْا ظُہُوْرَ الدَّوَابِّ مَجَالِسَ۔ جانوروں کی پیٹھ اپنی مجلس مت بناؤ (کہ ہر وقت اُنپر سوار رہو بیچاروں کو آرام نہ لینے دو)۔

جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِہَا۔ جب اُسکے دونوں رانوں کے بیچ میں بیٹھے (یعنی دخول کرے)۔

اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ۔ جو شخص میری یاد کری میں اُس کا ہمنشین ہوں (یہ حدیث قدسی ہے سبحان اللہ اپنے مالک کی ہم نشینی کتنا بڑا شرف ہے پھر تنہائی سے کیا ڈر ہے مالک ہمارا ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔ ایک بزرگ سے پوچھا تم تنہائی میں پریشان کیوں نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا میں تنہا کہاں ہوں ایک تو میرا مالک میرا ہم نشین ہے دوسرے دو فرشتے کراماً کاتبین داہنے بائیں میرے ساتھ ہیں)۔

یَا رُوْحَ اللّٰہِ لِمَنْ نُجَالِسُ فَقَالَ مَنْ یُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ رُؤْیَتُہٗ۔ یا عیسیٰ ہم کس کی صحبت میں بیٹھیں فرمایا جس کے دیکھنے سے تم کو اللہ کی یاد آئے (اُس کی گفتگو سے تمہارا علم بڑھے۔ قرآن اور حدیث کے مطالب معلوم ہوں اُسکے اعمال سے تم کو آخرت کی رغبت ہو۔ ہر آدمی کو لازم ہے کہ صحبت بغیر فائدہ کے نہ کرے یا تو دنیا کا فائدہ اور حظ ہو جیسے مالدار یا حسین یا خوش آواز کی صحبت یا آخرت کا فائدہ ہو جیسے عالم اور درویش کامل کی صحبت)۔

جِلْظَاءٌ۔ سخت زمین۔

اِذَا اضْطَجَعْتُ لَا اَجْلَنْظِیْ۔ جب میں لیٹتا ہوں تو چت دونوں پاؤں اٹھا کر نہیں لیٹتا۔ ابن اثیر نے کہا اِجْلَنْظَاْتُ اور اِجْلَنْظَیْتُ دونوں طرح مستعمل ہے یعنی مہموز اللام اور ناقص یائی دونوں طرح۔

جَلَعٌ۔ دونوں ہونٹ نہ ملنا، دانت کھلے رہنا، یا شرمگاہ کھلی رکھنا۔

جُلُوْعٌ۔ کھول دینا، یا فحش بکنا، بے شرم ہونا۔

کَانَ اَجْلَعَ فَرِجًا۔ زبیر کے ہونٹ نہیں ملتے (سامنے دانت نمایاں رہتے) بڑے سرین والے آدمی تھے۔ بعضوں نے کہا بیٹھنے میں اُنکی شرمگاہ کھل جاتی۔

جَلِیْعٌ عَلٰی زَوْجِہَا حَصَانٌ مِّنْ غَیْرِہٖ۔ اپنے خاوند سے بے شرم سارا بدن اُسکے سامنے کھول دیتی ہے (تا کہ اُس کی شہوت کو ترقی ہو) لیکن غیر سے پاکدامن چھپانیوالی (یہ ایک عورت کی صفت ہے)۔

جَلْعَبٌ۔ یا جَلْعَابَۃٌ یا جَلْعَبٰی یا جَلْعَبَاءٌ۔ سخت دل شریر، لمبا، تیز نگاہ والا۔

کَانَ رَجُلًا جَلْعَابًا۔ سعد بن معاذ رض ایک لمبے قد کے آدمی تھے (اصل میں جلعبہ لمبی اونٹنی کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں جلحابا ہے۔ معنی وہی ہے)۔

جَلْعَدٌ۔ سخت مضبوط۔

جَلْعَادٌ۔ سخت مضبوط اونٹ۔

فَحَمَلَ الْھَمَّ کِنَازًا اَجْلَعَدًا۔ اُس نے اور رنج کو ٹھونس اور سخت ہو کر اٹھالیا۔

جَلْفٌ۔ چھیلنا، کاٹنا، اکھاڑنا، مارنا۔

جَلَفٌ۔ جلیف یعنی سخت دل ہونا۔

اَعْرَابِیٌّ جِلْفٌ۔ گنوار لٹھ، بے وقوف، سخت دل۔

فَجَاءَ رَجُلٌ جِلْفٌ۔ ایک احمق بیوقوف سخت آپ کے پاس آیا (اصل میں جلف اُس بکری کو کہتے ہیں جسکی کھال نکال لی گئی ہو اور ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے ہوں، اور مشہور کو بھی جلف کہتے ہیں احمق شخص کو گویا اُن سے تشبیہ دی)۔

اِنَّ کُلَّ شَیْءٍ سِوٰی جِلْفِ الطَّعَامِ وَظِلِّ ثَوْبٍ وَّبَیْتٍ یَسْتُرُہُ فَضْلٌ۔ ہر چیز دنیا کے سوا ایک سوکھی روٹی کے اور کپڑے اور گھر کے جو آدمی کو چھپالے (بارش اور سردی سے بچائے) فضول ہے (دنیا میں) تو ضروری یہی تین چیزیں ہیں۔ بھوک کے وقت ایک ٹکڑا روٹی کا۔ ستر ڈھانپنے کے لئے ایک کپڑا۔ سر چھپانے کے لئے ایک جھونپڑا۔ جب یہ تینوں چیزیں اللہ تعالیٰ دیدے تو اب زیادہ کی ہوس کرنا، دنیا داروں کی خوشامد کرنا حماقت اور نادانی ہے۔ ایک روایت میں جِلْفُ الطَّعَامِ ہے یہ جمع ہے جِلْفَۃٌ کی۔ یعنی روٹی کا ٹکڑا۔ بعضوں نے کہا جِلْفُ الطَّعَامِ سے کھانیکا برتن مراد ہے۔

رَجُلٌ اَصَابَتْ مَالَہٗ جَالِفَۃٌ۔ ایک اُس شخص کو سوال کرنا درست ہے جس کے مال پر آفت آئی (سارا مال تلف ہو گیا)۔

جَالِفَۃ۔ قحط کا سال جس میں آدمی کا سارا مال تباہ ہو جائے۔

شَجَّۃٌ جَالِفَۃٌ۔ ایسا زخم جو کھال چیر کر گوشت تک پہنچے مگر اندر تک نہ جائے اُس کے مقابل جائفہ ہے جو اندر تک پہنچ جائے۔

اَلِقْ دَوَاتَکَ وَاَطِلْ جِلْفَۃَ قَلَمِکَ۔ دوات میں روشنائی ڈالدے اور قلم کا میدان لمبا رکھ۔

تَجْلِیْف۔ تباہ کرنا، برباد کرنا۔

جَلْفَطَۃٌ یا جَلْفَظَۃٌ۔ کشتی کی درزیں رسی، چیتھڑوں یا روغن سے بند کرنا۔

لَا اَحْمِلُ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی اَعْوَادٍ نَجَرَھَا النَّجَّارُ وَجَلْفَطَہَا الْجِلْفَاطُ۔ میں مسلمانوں کو اُن لکڑیوں پر سوار نہیں کرتا جن کو بڑھئی نے تراشا اور جلفاط نے درست کیا۔

جِلْفَاط یا جِلْفَاظ یا جِلْنِفَاظ۔ کشتی ساز، اُس کی درزیں بند کرنیوالا۔

جَلْقٌ۔ مونڈنا۔ بمعنی حَلْقٌ، دانت کھول دینا، منجنیق مارنا بری تربیت کرنا۔

جُوَالِقٌ یا جُوَلِقٌ۔ ٹوکرہ یا توبڑہ۔

اَنْتَ قَاتِلُ اَخِیْ یَا جُوَالِقُ قَالَ نَعَمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ حضرت عمرؓ نے لبید سے فرمایا ارے جوالق تو ہی میرے بھائی کا (زید بن خطاب کا جنگ یمامہ میں) قاتل ہے اُس نے کہا جی ہاں امیر المومنین (لبید چھوٹا ٹوکرہ چونکہ اُس کا نام لبید تھا۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے اُس کو جُوالق کہا کیونکہ لبید جوالق ہی کو کہتے ہیں۔)

جَلَلٌ۔ بڑا کام، یا آسان سہل کام۔

جَلَالٌ اور جَلَالَۃٌ۔ بڑائی اور بزرگی، اور پاکیزگی۔

جَلٌّ۔ جھول۔

جَلَّالَہ۔ وہ جانور جو پلیدی کھائے اُسکو جَالَّہ بھی کہتے ہیں۔

جِلٌّ۔ بڑا بزرگ۔

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی بڑے مرتبہ والا۔ بزرگی والا افضل کرنے والا۔ بعضوں نے کہا جلال صفات سلبیہ میں سے ہے جیسے مخلوق نہ ہونا متغیر نہ ہونا۔ اور اکرام صفات وجودیہ میں سے ہے جیسے علم قدرت وغیرہ بعضوں نے کہا جلال صفات قہر میں سے ہے اور جمال صفات رحم میں سے ہے۔ اُسی کو ہیں اسمائے جلالی (جیسے قہار جبار وغیرہ۔ اور اسمائے جمالی جیسے رحمٰن رحیم کریم حلیم وغیرہ۔

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ۔ وہ لوگ کہاں ہیں

جو میری بزرگی اور عظمت کے خیال سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے (یعنی محض خدا و رسول کی خوشنودی کے لئے (نہ دنیاوی غرض سے)۔

أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ۔ میں تیری بزرگی کا صدقہ تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

أَلِظُّوا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ یاذاالجلال والاکرام کہنا لازم کرلو اکثر اس کلمے کا ورد کہو۔

میں :۔ کہتا ہوں چند کلمے میں نے بڑی سریع التاثیر پائے ایک تو یاذاالجلال والاکرام دوسرے لاحول ولاقوۃ الا باللہ تیسرے یاحی یاقیوم برحمتک استغیث۔ چوتھے لاالٰہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین، پانچویں یاارحم الراحمین۔ چھٹے حسبی اللہ لاالٰہ الاھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔

فَائِدَہ۔ ہمارے خاندان میں ایک ورد چلا آتا ہے جس کو میں نے راز میں رکھا خاص خاص اشخاص کو بتاتا رہا میں عام مسلمان بھائیوں کے نفع کے لئے اُس کو اب فاش کئے دیتا ہوں۔ جو کوئی اُس کو رات اور دن بلا تعداد اور بلا تعیین وقت پڑھا کرے تو اُسکو غنا اور تونگری اور عزت دنیوی اور فلاح اُخروی حاصل ہوگی اور اللہ چاہے تو سب بلاؤں سے محفوظ رہیگا۔ وہ ورد یہ ہے۔ اَللہُ اللہُ ربی لااشرک بہ شیئا سُبحان اللہ وبحمدہ، سُبحان اللہ العظیم، سُبحان الملک القدوس، استغفراللہ، لاالٰہ الااللہ، لاحول ولاقوۃ الا باللہ، یارافع یامعز، یاغنی یامغنی، یاذاالجلال والاکرام، یاحی یاقیوم برحمتک استغیث یاارحم الراحمین، لاالٰہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین، حسبنا اللہ ونعم الوکیل، نعم المولیٰ

ونعم النصیر، یہ کل پندرہ کلمے ہیں۔

أَجِلُّوا اللهَ يَغْفِرْ لَكُمْ۔ اللہ کی بزرگی بیان کرو (اکثر یاذاالجلال والاکرام کہا کرو) وہ تم کو بخش دے گا۔

جَلِيلٌ۔ (بھی اللہ کا نام ہے یعنی) بزرگ بڑے مرتبہ والا، بعضوں نے کہا جلیل یعنی کامل الصفات اور کبیر کامل الذات اور عظیم دونوں کو شامل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ۔ یااللہ میرا سارا گناہ بخشدے چھوٹا ہو یا بڑا۔ بعضوں نے جُلّہ بضمہ جیم پڑھا ہے معنی وہی ہے۔

جُلٌّ۔ بڑا یا اکثر۔

جُلُّ الْكِتَابِ۔ کتاب کی جلد، یا کتاب کا تھیلا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَالَهٗ دِقٌّ وَلَا جِلٌّ اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوٹی نہ بڑی۔

أَخَذْتُ جِلَّةَ أَمْوَالِهِمْ۔ میں نے اُن کے بڑے یا عمر والے اونٹ لیے۔ یا اُن کے مال کا بڑا حصہ لے لیا۔

تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ تَجَالَّتْ (جابر نے کہا) میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی عمر زیادہ ہو گئی تھی۔

نِسْوَةٌ قَدْ تَجَالَلْنَ۔ چند عورتیں جو بڑی عمر کو پہنچگئی تھیں۔

فَجَاءَ إِبْلِيسُ فِي صُوْرَةِ شَيْخٍ جَلِيلٍ ابلیس ایک بوڑھے عمر والے کی صورت میں

قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ۔ ایک بڑے مرتبہ کی عورت کھڑی ہوئی۔

فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ۔ اُس عورت پر بیٹھا اپنی خواہش پوری کی۔

نَهٰى عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَرُكُوْبِهَا۔ آنحضرت

نے نجاست خور جانوروں کے کھانے سے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا۔ یہ جِلّہ سے نکلا ہے بمعنی مینگنی،
نَهٰى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ۔ نجاست خور جانور کا دودھ پینے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسے جانور کا دودھ بیماریاں پیدا کرتا ہے اول سے دودھ میں ہزارہا کرم ہوتے ہیں اور نجاست خور کے دودھ میں تو معاذ اللہ کرموں کی بھرمار رہتی ہے۔)

فَاِنَّمَا قَذِرَتْ عَلَيْكُمْ جَالَّةُ الْقُرٰى۔ تم کو گاؤں کی نجاست کھانے والی بُری معلوم ہوئی۔

فَاِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ اَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْيَةِ۔ میں نے اُس کو گاؤں کی نجاست کھانیوالیوں کی وجہ سے حرام کیا۔ جَوَّالٌ جمع ہے جَالَّۃٌ کی۔

لَا تَصْحَبْنِىْ عَلٰى جَلَّالٍ۔ نجاست خور جانور پر مجھ کو اپنے ساتھ مت رکھ۔ ابن اثیر نے کہا جَلَّالٌ حلال ہے اگر اُس کے گوشت میں بدبو نہ آتی ہو۔ اور اُس پر سوار ہونا اس لئے منع ہوا کہ اُس کے منہ اور جسم پر نجاست ہوتی ہے ایسا نہ ہو وہ سوار سے لگے یا اُسکا پسینہ سوار کے کپڑوں سے لگے۔

اِلْتَقَطْتُ شَبَكَةً عَلٰى ظَهْرِ جَلَّالٍ۔ میں نے ایک جال جلال کے رستہ میں پایا۔ جَلَّالٌ اُس رستہ کا نام ہے جو نجد سے مکہ کو آتا ہے۔

لَعَلَّ الَّذِىْ مَعَكَ مِثْلُ الَّذِىْ مَعِىْ فَقَالَ وَمَا الَّذِىْ مَعَكَ قَالَ مُجَلَّةُ لُقْمَانَ۔ (سوید ابن صامت رضؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ) شاید آپ کے پاس بھی وہ (کتاب) ہے جو میرے پاس ہے آپ نے پوچھا تیرے پاس کیا ہے وہ کہنے لگا لقمان کی کتاب، عرب لوگ کتاب کو مُجَلَّۃ کہتے ہیں۔

اَلْقٰى اِلَيْنَا مَجَالَّ۔ ہمارے سامنے کتابیں ڈالی کئیں یہ مَجَلَّۃ کی جمع ہے۔

اِنَّهٗ جَلَّلَ فَرَسًا لَّهٗ سَبَقَ بُرْدًا عَدَنِيًّا۔ ایک گھوڑا آپ کا جو شرط جیتا تھا آپ نے اُسکو عدن کے چادر کی جھول پہنائی۔

كَانَ يُجَلِّلُ بُدْنَهُ الْقَبَاطِىَّ۔ آپ قربانی کے جانوروں کو بھی قباطی کی جھولیں پہناتے (قباطی ایک سفید باریک مصری کپڑا تھا)۔

اَللّٰهُمَّ جَلِّلْ قَتَلَةَ عُثْمَانَ خِزْيًا۔ یا اللہ عثمان کے قاتلوں پر رسوائی کا پردہ یا جھول ڈالدے (یہ حضرت علی رضؓ نے دعا کی)۔

وَابِلًا مُجَلِّلًا۔ یا اللہ ایسا زور کا مینہ برسا جو زمین کو سبزی کی چادر پہنادے (ساری زمین تختہ زمردین بنادے)۔

اَلْقَتْلُ جَلَلٌ مَا عَدَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ سب کا مارا جانا سہل ہے (کوئی بڑی مصیبت نہیں) سوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے۔

كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ۔ آپ کے بعد ہر ایک مصیبت بے حقیقت اور آسان ہے (یعنی آپ کی وفات ایسی سخت مصیبت ہے کہ اُسکے مقابلہ میں دوسری مصیبتیں محض بے حقیقت ہیں۔)

يَسْتُرُ الْمُصَلِّىَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فِىْ مِثْلِ جُلَّةِ السَّوْطِ۔ نمازی کی آڑ ہر ایک چیز کرتی ہے جو پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو اور کوڑے برابر موٹی ہو۔

اِنَّ عِنْدِىْ قُرْبًا اَعْلِفُهَا كُلَّ يَوْمٍ فَرَقًا مِّنْ ذُرَةٍ اَقْتُلُكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا اَقْتُلُكَ عَلَيْهَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

(ابی بن خلف مردود حضرت ؐ سے کہنے لگا) میری
پاس ایک گھوڑا ہے میں اُسکو سولہ رطل (آٹھ سیر)
جواری روز کھلاتا ہوں اُسپر سوار ہو کر تم کو قتل کرونگا
آنحضرت ؐ نے فرمایا خدا نے چاہا تو میں تجھ کو اُسی
پر قتل کرونگا (پھر ایسا ہوا کہ جنگ احد میں وہ
آپ کے سامنے آپہنچا اور آپ کو جنگ کے لئے
پکارا دوسرے صحابہ نے اُس کے مقابل ہونا
چاہا لیکن آپ خود بذات خاص اُس کو مقابل
ہوئے اور ایک برچھا اُس مردود کو مار دیا وہ اسی
زخم میں تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا)۔

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَةً بِوَادٍ
وَّحَوْلِیْ اِذْخَرٌ وَّجَلِیْلٌ۔ (حضرت بلال رضؓ
نے بخار کی حالت میں یہ شعر پڑھا) کاش میں مکہ
کے وادی میں ایک رات گذاروں اور میرے گردا
گرد اذخر اور جلیل ہو (اذخر ایک مشہور خوشبودار
گھانس ہے، اور جلیل مشہور بھاجی ہے جس کو
ثمام بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ
میں جانا اور وہاں ایک رات گذارنا نصیب ہوگا
یا نہیں۔ میں نے اس مضمون کو اردو میں یوں منظوم
کیا ہے کاش میں مکہ کے وادی میں گزاروں ایک
رات گرد میرے ہو جلیل اذخر نبات)۔

فَقَسَّمْتُ جِلَالَهَا۔ میں نے اُنکی جھولیں
محتاجوں کو بانٹ دیں۔

فَتَجَلَّلُوْهُ بِالسُّیُوْفِ۔ اُس کو چوطرف سے
تلواریں مارنا شروع کیں۔

اَمْرٌ مُجَلِّلٌ۔ یہ امر عام ہے (محیط ہو گیا ہے)

اَجَلَّهٗ۔ اُس کو بہت دیا۔

اِنَّ اللّٰهَ اسْتَوٰی عَلٰی مَا دَقَّ وَجَلَّ۔ اللہ
تعالےٰ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کو جانتا ہے (سب
پر اُس کا علم محیط ہے جزئی ہو یا کلی۔ اس سے
ان احمق فلاسفہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں معاذ اللہ
اللہ تعالےٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں
جانتا۔ ارے بیوقوف جزئیات کو کس نے بنایا؟
پھر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو نہ جانے یہ
کیا بات ہے۔ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ
سُن لو اُس نے جس کو پیدا کیا ہے اُس کو جانتا
وہ بڑا باریک بین خبردار ہے)۔

اَمْرُهُمْ یُجَلُّ عَنْ وَصْفٍ۔ اُن کے کام کی
توصیف نہیں ہو سکتی۔

وَاِنَّ الْمُصَابَ بِهَا لَجَلِیْلٌ۔ آپکی وفات کی
مصیبت بہت بڑی ہے۔

وَقْتُ الْفَجْرِ حِیْنَ یَنْشَقُّ اِلٰی اَنْ یَتَجَلَّلَ
الصُّبْحُ۔ فجر کا وقت پوں پھٹنے سے اُس وقت
تک ہے کہ سورج کی روشنی آسمان پر چڑھ
جائے۔

اَلْاِمَامُ کَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ الْمُجَلِّلَةِ
بِنُوْرِهَا لِلْعَالَمِ۔ امام سورج کی طرح ہے
اپنے نور سے سارے عالم کو ڈھانپ لیتا ہے۔

اِنَّ الْقَلْبَ لَیَتَجَلْجَلُ فِی الْجَوْفِ لِیَطْلُبَ
الْحَقَّ فَاِذَا اَصَابَهٗ اطْمَاَنَّ۔ دل پیٹ کے
اندر تڑپتا رہتا ہے حق کی تلاش میں جہاں
بات کو پالیا تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

میں: کہتا ہوں اس حدیث کو جلجلۃ میں
کرنا تھا نہ جلل میں اور یہ صاحب مجمع البحار کا
مسامحہ ہے۔ اس حدیث میں اُس شخص سے
مراد ہے جو حق کا طالب اور متلاشی ہو۔ ایسے
شخص کو جہاں حق بات معلوم ہو جاتی ہے
اُس کو قبول کرلیتا ہے اور اپنے باطل اور

خیال سے توبہ کرتا ہے لیکن جو شخص شیطان اور نفس کا تابع ہو وہ حق بات معلوم ہو جانے کے بعد بھی اُس کو قبول کرتا اور خواہ مخواہ کٹ حجتی کرکے اپنے باطل خیال پر جمے رہتا ہے۔

کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یُّجَلَّلَ التَّمْرُ۔ کھجور کو تھیلے میں بند کرکے بیچنا بُرا سمجھتے تھے (کیونکہ اُس کی اچھائی اور برائی خریدار کو معلوم نہیں ہوتی)۔

نَعَلْتُہٗ مِنْ جَلَالِكَ۔ (یعنی مِنْ اَجْلِكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ) تیری تعریف حد سے زیادہ ہے بیان نہیں ہوسکتی۔

بَیْنَ الْجَلَالَتَیْنِ فِی الْاَنْعَامِ۔ سورۂ انعام میں جہاں اللہ اللہ دو بار آیا ہے اُن کے بیچ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ یعنی رُسُلُ اللّٰہِ اللّٰہُ اَعْلَمُ۔

جَلْمٌ کاٹنا۔

جَلَمٌ۔ نشتر یا قینچی کا ایک پلڑا، دونوں کو جَلَمَیْن کہتے ہیں۔

جُلَامَۃ۔ بمعنی قُلَامَہ۔ کترن۔

فَاَخَذْتُ مِنْہُ بِالْجَلَمَیْنِ۔ میں نے قینچی کے دونوں پلڑوں سے کچھ بال کتر ڈالے۔

لَیْسَ کُلُّ اَحَدٍ یَجِدُ الْجَلَمَ۔ ہر ایک شخص کو قینچی تھوڑے ملتی ہے۔ متنبی شاعر کہتا ہے ؎

من ایۃ الطرق یاتی نحوک الکرم
این المحاجم یا کافور والجلم

جَلْمُوْدٌ۔ یا جُلْمُوْدٌ۔ بڑا پتھر۔

تَرْمِیْنَاہُ بِجَلَامِیْدِ الْحَرَّۃِ۔ ہم نے اُسکو حرہ کے بڑے بڑے پتھر مارے ایک روایت میں جلامیذ ہے ذال معجمہ سے۔ حرہ مدینہ کا پتھریلا میدان۔

جُلْھُوْمٌ۔ خلا، جولاہا۔

جُلَاحِقٌ۔ غلیل۔

جُلْھُمٌ۔ موٹی چوہیا۔

جَلْھَمَۃٌ۔ وادی کا کنارہ، یا دہانہ۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ اَبَا سُفْیَانَ فِی الْاِذْنِ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ مَا کِدْتَ تَاْذَنُ لِیْ حَتّٰی تَاْذَنَ لِحِجَارَۃِ الْجُلْھُمَتَیْنِ قَبْلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ الصَّیْدِ فِیْ جَوْفِ الْفَرَاِ۔ ایک روز ایسا ہوا کہ ابو سفیان کو آپنے اپنے پاس آنے کی اجازت دینے میں دیر کی (دوسرے لوگوں کو اُس سے پہلے بلایا اور شرف باریابی بخشا) وہ کیا کہنے لگا آپ مجھ کو اُس وقت تک اجازت دینے والے نہ تھے کہ اُس وادی کے دونوں کناروں کے پتھروں کو بھی مجھ سے پہلے اجازت دے چکتے آنحضرتؐ نے یہ سنکر فرمایا (ابو سفیان) سب شکار گورخر کے پیٹ میں سما گئے ہیں (گورخر بہت بڑا جانور ہوتا ہے اُس کو شکار کیا تو گویا سارے جانور شکار کرلیے) مطلب آپ کا یہ تھا کہ تم سب لوگوں سے بڑھ کر عزت دار ہو اور جب میں نے تم ہی کو دیر میں بلایا تو اب دوسروں کو دیر میں بلانیکی کوئی شکایت نہ رہے گی۔

جَلَاءٌ یا **جَلْوٌ**۔ الگ الگ ہونا، صیقل ہونا، کھولدینا۔ صاف بیان کرنا۔

جَلْوَۃٌ اور جُلْوَۃٌ اور جِلْوَۃٌ اور جِلَاءٌ۔ دولہن کو دولھا کے سامنے لانا۔

جَلًی۔ آگے کے بال کھل جانا۔ یا آدھے سر کی مانگ میں ہے جَلَحٌ اُس سے کم ہے اور جَلَہٌ اُس سے زیادہ ہے، محیط میں ہے کہ جَلًی صَلَعٌ سے کم ہے۔

فَجَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ اَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا۔ آنحضرتؐ نے جنگ تبوک میں صاف صاف لوگوں سے بیان سے بیان کر دیا کہ ہم تبوک کو جانے والے ہیں (اور جنگوں میں آپ صاف بیان نہیں فرماتے تھے کہ کہاں کا قصد رکھتے ہیں۔ اس سے مطلب یہ تھا کہ تبوک ایک دور دراز مقام ہے) لوگ اچھی طرح سفر کی تیاری اور اپنے گھروں کا بندوبست کر لیں۔ راستہ میں تکلیف نہ اٹھائیں اُن کو فکر اور تردد نہ ہو، ایک روایت میں فَجَلَّى ہے بہ تشدید لام معنی وہی ہے)۔

فَجَلَى اللّٰهُ یا فَجَلَّى اللّٰهُ لِی بَیْتَ الْمَقْدِسِ۔ اللہ تعالے نے بیت المقدس کو میرے سامنے کھول دیا (میں اُس کو دیکھنے لگا اور کافروں سے اُسکے پوری حالات بیان کرنے لگا)۔

حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ۔ یہانتک کہ سورج صاف اور روشن ہو گیا (گہن جاتا رہا)۔

اِنَّهٗ اَجْلَى الْجَبْهَةِ۔ امام مہدی کھلی پیشانی ہونگے (آپ کے آگے کے سر پر بال کم ہوں گے پیشانی کشادہ معلوم ہوگی دجال کے بھی نسبت یہی لفظ دوسری حدیث میں آیا ہے)۔

اِنَّهَا كَرِهَتْ لِلْمُحِدِّ اَنْ تَكْتَحِلَ بِالْجِلَاءِ۔ بی بی ام سلمہ نے سوگ والی عورت کے لئے اثمد سرمے کا لگانا مکروہ رکھا ہے۔ ابن اثیر نے کہا جِلَاء بمعنی جلی سے۔ کہتے ہیں پتھر کو پتھر پر رگڑ نے سے جو سرمہ سا نکلتا ہے وہ یہاں مراد نہیں ہے۔

تُبَايِعُوْنَ مُحَمَّدًا عَلٰى اَنْ تُحَارِبُوا الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ مُجْلِيَةً۔ تم حضرت محمدؐ سے اس امر پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم سب سے ایسی لڑائی لڑو گے جو تم کو مال اور وطن دونوں سے بے دخل کر دے (نہ دولت رہے نہ ملک نہ مال نہ وطن۔ بالکل تباہ اور برباد ہو جاؤ اُس شخص کو یہ خبر نہ تھی کہ عرب اور عجم سب مسلمانوں کے زیر نگیں آ جائیں گے اور اُن کے اقبال اور دولت کا ستارہ ساری زمین پہ چمکنے لگے گا)۔

خَيَّرَ وَفْدَ بُزَاخَةَ بَيْنَ الْحَرْبِ الْمُجْلِيَةِ وَالسِّلْمِ الْمُخْزِيَةِ۔ ابو بکر صدیق رضؓ نے بزاخہ کے قاصدوں سے کہا یا تو ایسی لڑائی لڑو جو تم کو تمہارے ملک و مال سے جدا کر دے نہ مال رہے نہ اولاد نہ وطن یا ذلت کی صلح اختیار کر لو۔

جَلَا عَنِ الْوَطَنِ۔ دیس کے باہر ہوا یا دیس کے باہر کیا لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔

اِجْلَاءٌ۔ دیس نکالا کرنا۔

يَرِدُ عَلَيَّ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ فَيُجْلَوْنَ عَنِ الْحَوْضِ۔ میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ (قیامت کے دن) حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے (اس امید سے کہ آپ اُنکو اُسکا پانی پلائیں) لیکن وہ وہاں سے نکال دیئے جائیں گے (فرشتے اُن کو نکال دینگے۔ آنحضرتؐ فرمائیں گے یہ میرے اصحاب ہیں فرشتے کہیں گے تم کو معلوم نہیں ان لوگوں نے جو گن تمہارے بعد کیئے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو امت کے اعمال کی تفصیلی اطلاع نام بنام نہیں دیجاتی بلکہ اجمالی اطلاع دیجاتی)۔

كَرِهَ اَنْ يَّجْلِيَ امْرَأَتَهٗ شَيْئًا ثُمَّ لَا يَفِيْ بِهٖ اُنھوں نے اس کو مکروہ سمجھا کہ آدمی اپنی بیوی کو کچھ دینے کا وعدہ کرے پھر اپنے وعدے کو پورا نہ کرے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جَلَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ

وَصِيفًا يَا جُلَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَصِيفًا۔ مرد اپنی جورو کو ایک بردہ دیا (لونڈی یا غلام)

نَقُمْتُ حَتّٰی تَجَلَّانِی الْغَشْیُ۔ میں کھڑا ہوا یہاں تک کہ بیہوشی مجھ پہ طاری ہو گئی۔ اصل میں تَجَلَّلَنِی تھا ایک لام کو الف سے بدل دیا جیسے تَظَنَّنَ کو تَظَنّٰی اور تَمَطَّطَ کو تَمَطّٰی کہتے ہیں بعضوں نے کہا یہ جَلَاءٌ سے نکلا ہے یعنی مجھ پر بیہوشی نمایاں ہوئی۔

اَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا۔ میں مشہور معروف شخص (پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنے والا) بڑا تجربہ کار پختہ آدمی ہوں۔ ابن جلا کہتے ہیں مشہور معروف یا سردار کو، بعضوں نے کہا جلا ایک شخص کا نام تھا، اور در اصل میں ماضی کا صیغہ ہے۔ سیبویہ نے کہا اس شعر میں بھی ماضی کا صیغہ ہے اور معنی یہ ہے میں اُس شخص کا بیٹا ہوں جس نے کاموں کو روشن اور نمایاں کر دیا یعنی بڑی نامی گرامی کارگذار شخص کا بیٹا ہوں۔

اَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا جَلِيًّا نَا مِنَ اللهِ۔ میں دنیا کو دیکھ رہا ہوں اللہ نے اُسکو مجھپر کھولدیا۔

فَيَتَجَلّٰی لَهُمْ۔ پھر پروردگار اُنپر تجلی فرمائیگا یعنی ظاہر ہو گا اُنکو دکھلائی دیگا ضاحکًا ہنستا ہوا۔ اس حدیث میں رویت الٰہی اور ضحک صفت الٰہی دونوں کا ثبوت ہے۔ جہمیہ اور منکرین صفات کی ایسی حدیثوں سے جان نکلتی ہے اور دور از قیاس تاویلات کرتے ہیں اور نام کے سنیوں کا عجب حال ہے رویت الٰہی کو تو تسلیم کرتے ہیں اور ضحک (تعجب وغیرہ دوسرے صفات کا انکار کرتے ہیں)۔

فَاسْتَشَارَهٗ فِی الْجَلَاءِ۔ اُن سے دیس چھوڑ دینے کے باب میں رائے لی۔

وَنَزَلَ مَنْ نَزَلَ عَلَی الْجَلَاءِ۔ کوئی اُن میں سے یہ شرط قبول کر کے (قلعہ سے) اُتر آیا کہ وہ دیس کے باہر چلا جائیگا۔

اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ۔ میں تم کو اس سرزمین سے نکال باہر کروں۔

اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا مِنَ الْجَلَاءِ۔ مسلمان ہو جاؤ جلا وطن ہونے سے بچ جاؤ گے۔

جَلَاءُ حُزْنِیْ۔ میرا رنج دور کرنے والا۔

تَحَدَّثُوْا فَاِنَّ الْحِكَايَاتِ جَلَاءٌ لِّلْقُلُوْبِ۔ حدیث بیان کرو، حدیث شریف سے دلونکی صیقل ہوتی ہے (غفلت کا زنگ اُن پر سے اُترتا ہے، سبحان اللہ کیا میں تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے دردانہ درج مصطفٰے ہے)۔

اَلسِّوَاكُ مَجْلَاةٌ لِّلْبَصَرِ۔ مسواک کرنے سے نگاہ روشن ہوتی ہے (بینائی میں ترقی ہوتی ہے)

غَيْرَ مُجَلِّيْنَ عَنْ وِرْدٍ۔ پانی پر سے ہانکے نہ جائیں گے اور مشہور روایت غَيْرَ مُحَلَّئِيْنَ ہے جیسے آگے مذکور ہوگی۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْمِيْمِ

جَمْجَمَةٌ۔ ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے، چھپانا۔ ہلاک کرنا۔

جُمْجُمَةٌ۔ لکڑی کا پیالہ، کھوپری۔ اُس کی جمع جَمَاجِمُ ہے۔

اَلْاَزْدُ كَاهِلُهَا وَجُمْجُمَتُهَا۔ ازد کا قبیلہ اُسکا مونڈھا اور اُسکا سر ہے۔ (اُس کی کھوپری کی طرح ہے)۔

اُتِیَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمْجُمَةٍ۔ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ لایا گیا

دَیْرُ الْجَمَاجِمِ۔ ایک مقام ہے عراق میں جہاں ابن اشعث اور حجاج کی جنگ ہوئی تھی وہاں پیالے بنتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اسلئے کہ وہاں بہت لوگ مارے گئے تھے انکی کھوپریاں پڑی تھیں۔

رَأَى رَجُلًا يَضْحَكُ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْمْ يَشْهَدِ الْجَمَاجِمَ۔ طلحہ نے ایک شخص کو ہنستے دیکھا تو کہا شاید یہ جنگ جماجم میں شریک نہیں ہوا یعنی اس جنگ میں حاضر ہوتا تو جیسے سردار اور قاری لوگ اُس میں بکثرت مارے گئے اُنکو دیکھتا تو رنج کے مارے کبھی نہ ہنستا۔

جَمَاجِمْ۔ سرداروں کو بھی کہتے ہیں۔

أَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ۔ کھوپری کی طرح یا ہکڑیوں کے پیالہ کی طرح بتلایا۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِهِ۔ میں پہلا وہ شخص ہوں جس کی کھوپری پر سے زمین شق ہوگی یعنی سب سے پہلے میں قبر سے نکلونگا۔

إِيْتِ الْكُوفَةَ فَإِنَّ بِهَا جُمْجُمَةَ الْعَرَبِ کوفہ میں جا وہاں عرب کے سردار سب جمع ہیں۔

يَجْعَلُونَ الْجَمَاجِمَ فِي الْحَرْثِ۔ ہل کی لکڑیوں سے کھیتی کرتے ہیں۔

جَمْحٌ۔ یا جُمُوحٌ یا جِمَاحٌ۔ تیز بھاگنا، ایک طرف جھک جانا۔

فَرَسٌ جَمُوحٌ۔ جو اپنے سوار کو بگشٹ لے کر بھاگے لوٹنے کا نام نہ لے۔

جَمَحَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکل بھاگی (میکے میں چلدی)

إِنَّهُ جَمَحَ فِي أَثَرِهٖ۔ وہ اس کے پیچھے بگشٹ بھاگا۔

فَطَفِقَ يُجَمِّحُ إِلَى الشَّاهِدِ النَّظَرَ۔ انہوں نے گواہ کی طرف برابر گھورنا شروع کیا بعضوں نے کہا تجمیح لغت عرب میں کوئی لفظ مستعمل نہیں ہے اور یہ راوی کا وہم ہے۔ صحیح تحمیح ہے بہ تقدیم حائے حطی۔ یعنی آنکھ کھول کر برابر کسی کو دیکھتے رہنا۔

جَمْدٌ۔ یا جُمُودٌ۔ جم جانا، خشک ہو جانا، بخیل ہونا، ثابت ہونا۔

جَمَادٌ۔ بیجان جیسے مٹی پتھر لوہا وغیرہ۔

إِذَا وَقَعَتِ الْجَوَامِدُ فَلَا شُفْعَةَ۔ جب حدیں قائم ہو جائیں پھر شفعہ کا حق نہ رہیگا یہ جمع ہے جامد کی۔

يُصَلِّي عَلَى الْجَمَدِ۔ جمے ہوئے پانی پر یا برف پر نماز پڑھے۔

إِنَّا مَا نَجْمُدُ عِنْدَ الْحَقِّ۔ ہم کسی کا حق دینے میں بخیلی نہیں کرتے۔

وَقَبْلَنَا سَبَّحَ الْجُوْدِيُّ وَالْجُمُدُ۔ ہم سے پہلے جودی پہاڑ اور جُمد اللہ کی تسبیح کر چکا ہے جُمد ایک مشہور پہاڑ ہے۔ بعضوں نے جَمَد پڑھا کیا ہے۔

جُمْدَانُ۔ ایک پہاڑ ہے مدینہ سے ایک رات کے فاصلہ پر۔

سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ۔ چلو چلو یہ جمدان ہے دیکھو جن لوگوں نے اللہ کی یاد پر اکتفا کی (یا سوی اللہ خیال چھوڑ دیا) وہی آگے بڑھ گئے۔

جُمَادَى الْأُوْلٰى اور جُمَادَى الْأُخْرٰى دونوں مہینوں کے نام ہیں۔

جَمَدَتْ عَيْنُهٗ۔ اُس کی آنکھ میں پانی نہیں رہا یعنی سخت دل ہو گیا یا بے مروت ہو گیا
جُمَر۔ انگارے۔ جمرة کی جمع ہے۔
جَمْرَةٌ۔ کنکری، اُس کی جمع جمرات اور جمار ہو
جُمَّارٌ۔ چھوٹی پھنسی، جلانے والے کو بھی کہتے ہیں۔
اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ۔ جب تو ڈھیلوں سے پاکی کرے تو طاق ڈھیلوں سے کر معلوم ہوا کہ ڈھیلوں سے پاک کرنا کچھ ضروری نہیں ہے صرف پانی سے بھی کافی ہے اسی طرح صرف ڈھیلوں سے بھی، لیکن ڈھیلوں سے پاک کرکے پھر پانی سے پاک کرنا بہت افضل در اعلیٰ ہے) (ابن اثیر نے کہا منا میں جو تین مقام ہیں جن پر کنکریاں مارتے ہیں اُنکو بھی جمار کہتے ہیں، کیونکہ وہ کنکریوں سے یعنی جمرات مارے جاتے ہیں یا اس وجہ سے کہ وہاں کنکریاں اکٹھا رہتی ہیں)۔
اِنَّ اٰدَمَ رَمٰى بِمِنًى فَاَجْمَرَ اِبْلِيْسُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ آدم علیہ السلام نے منا میں کنکریاں ماریں تو شیطان ان کے سامنے سے بھاگا۔
اجمار سے ہے بمعنی جلدی بھاگ گئے۔
لَا تُجَمِّرُوا الْجَيْشَ فَتَفْتِنُوْهُمْ۔ لشکر کے لوگوں کو (بے ضرورت) مورچوں میں جمع کرکے مت رکھو ان کو بلا میں مت ڈالو کیونکہ جب مدت تک اپنے گھر بار سے جدا رہیں گے تو بدکاری کرینگے یا نکل بھاگیں گے
اِنَّ كِسْرٰى جَمَّرَ بُعُوْثَ فَارِسٍ۔ کسریٰ (شاہ ایران) نے ایران کے لشکروں کو جمع کیا ہو۔
دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ اَجْمَرُ مَا كَانُوْا

میں مسجد میں گیا وہاں لوگ بہت جمع تھے۔
اَجْمَرْتُ رَأْسِيْ اِجْمَارًا شَدِيْدًا۔ (حضرت عائشہ رضہ نے کہا) میں نے اپنے سر کے بالوں کو خوب مضبوط جوڑا (چوٹی) بنائی۔
جَمِيْرَةٌ۔ جوڑا یعنی چوٹی۔
اَلضَّافِرُ وَالْمُلَبِّدُ وَالْمُجَمِّرُ عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ۔ احرام والا شخص اگر چوٹی باندھے یا بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکائے یا بالوں کو جوڑے اُنکا جوڑا باندھ لے تو اُس پر سر منڈانا لازم ہو جاتا ہے (یعنی احرام کھولتے وقت اُس کو بال کترانا کافی نہ ہوگا)۔
لَاُلْحِقَنَّ كُلَّ قَوْمٍ بِجَمْرَتِهِمْ۔ میں ہر ایک قوم کو اُن کی جماعت میں ملا دونگا۔
كُنَّا اَلْفَ فَارِسٍ لَا نَسْتَجْمِرُ وَلَا نُحَالِفُ۔ ہم ایک ہزار سوار اپنے قبیلے کے تھے ہم دوسرے قبیلوں سے جمع ہونے کی خواہش نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ہمکو دوسروں کے مدد کی ضرورت نہ پڑتی نہ ہم کسی سے مخالفت کرتے ہیں (یعنی دوستی اور مدد کا معاہدہ)۔
جَمْرَةٌ۔ ہزار سوار کو بھی کہتے ہیں۔ ابن اثیر نے کہا عرب میں تین جمرے ہیں عبس اور نمیر اور بلحارث ابن کعب۔ قاموس میں ہے عرب کے جمرات یہ ہیں بنو ضبہ بن اد اور بنو الحارث بن کعب، اور بنو نمیر ابن عامر، صحاح میں ہے جس قبیلے کے لوگ جمع ہو جائیں اور سب مل کر یکدل ہوں اور دوسروں سے دوستی نہ کریں تو اُس کو جمرہ کہیں گے محیط میں ہے کہ جمرہ اُس قبیلے کو کہیں گے جس میں ایک ہزار یا تین سو سوار ہوں۔
اِذَا اَجْمَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَجَمِّرُوْهُ ثَلٰثًا۔ جب تم میت کے کپڑوں کو دھونی دو (خوشبو کی) تو تین بار دھونی دو۔

إجمار اور تجمیر۔ دھونی دینا یعنی بخور۔

نُعَیْمُ مُجْمِرٌ۔ ایک صحابی تھے جو آنحضرتؐ کی مسجد میں عود کی دھونی دیا کرتے۔

وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ۔ اُن کی دھونیاں عود کی ہونگی۔ مجامر جمع ہے مجمرہ کی بضمہ میم اور مجمرہ کی بکسرہ میم، تو مُجمر بالضم وہ چیز جس کیلئے آگ تیار کی جائے اور مِجمر بالکسر وہ ظرف یا جگہ جہاں آگ رکھی جائے۔ اور حدیث میں جو مجامر آیا ہو وہ پہلے لفظ کی جمع ہے لیکن محیط میں ہے کہ بضمہ میم اور بکسرہ میم دونوں سے انگیٹھی مراد ہوتی ہے اور خود وہ چیز بھی جس کی دھونی دیجائے۔ یعنی عود۔ طیبی نے جو کہا کہ مجامر جمع ہے مجمرہ کی بفتحہ میم تو لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔

فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا۔ وہ شخص اپنے لئے انگارہ مانگتا ہے (یعنی وہ چیز جو مانگتا ہے قیامت میں اُسکے لئے ایک انگارہ بن جائے گی اور اُس سے عذاب دیا جائیگا)۔

جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ۔ یہ خود معاویہ نے یا دوسرے کسی شخص نے معاویہ کے سامنے جناب امام حسن علیہ السلام کے حق میں کہا جب آپ کی شہادت کی خبر آئی یعنی ایک انگارہ تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا حالانکہ امام حسن علیہ السلام کی ذات بابرکات آب رحمت تھی جس کی وجہ سے خود معاویہ آتش جنگ سے بچ گئے ورنہ جل کر راکھ ہو جاتے۔

فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ۔ آپ کے پاس کھجور کا گابھ (جو سفید سفید چربی کی طرح ہوتا ہے) لایا گیا۔ ابن اثیر نے کہا جُمَّار جُمَّارَةٌ کی جمع ہے۔ یعنی کھجور کا گابھ۔ محیط میں ہے جُمَّار کی جمع جُمَّارات آتی ہے

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سَاقِهِ فِي غَرْزِهِ كَأَنَّهَا جُمَّارَةٌ۔ گویا میں آپ کی پنڈلی رکاب میں دیکھ رہا ہوں۔ کھجور کے گابھ کی طرح (سفید سفید چکدار)

جَمَرَاتُ الْمَنَاسِكِ۔ حج کے جمرے وہ تین ہیں جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ اور جمرۂ عقبہ۔

نَهَى أَنْ تُتْبَعَ الْجَنَازَةُ بِمِجْمَرَةٍ۔ جنازے کے پیچھے عود دان لے جانے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ) اُس میں آگ ہوتی ہے اور آگ میت کے ساتھ رکھنا نامناسب ہے اور دوسری حدیث میں قبر پر چراغ لگانے سے بھی آپ نے منع فرمایا بلکہ قبر پر چراغ لگانے والوں پر لعنت فرمائی۔ خود میت بھی آگ اور چراغ وغیرہ سے ناراض ہوتا ہے باوجود اس کے ہمارے زمانہ کے بدعتیوں کو خبط ہو گیا ہے وہ اولیاء اللہ اور صلحا کی قبروں پر عود دان رکھتے ہیں اور چراغاں کرتے ہیں اور ایسا کرنے سے ثواب کی امید رکھتے ہیں اور ان اولیاء اللہ کی خوشی چاہتے ہیں حالانکہ ثواب کے بدل لعنت اور پھٹکار ملتی ہے اولیاء اللہ خوشی کے بدل الٹا کوستے اور برا کہتے ہیں۔ ایک بزرگ کی قبر پر ان بدعتیوں نے قوالوں کا راگ کرایا اور خوب غل مچایا اُن بزرگ نے خواب میں ایک شخص سے کہا خدا کے واسطے ان نالائقوں کو یہاں سے (نکالو) یہ ہمارا مغز چاٹ گئے ہے)۔

أَمَا إِذَا الْبَيْتُ الْمُفْضِي إِلَى الْبَيْتِ ذِي الْمِسْكِ وَالْخِفَافُ إِلَى التَّجْمِيرِ لَوْلَا عَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَذَقْتُ الْمُخَالِفِينَ خَلِيجَ الْمَنِيَّةِ۔ قسم خانہ کے مالک کی جو بیت المعمور تک پہنچتا ہے (مزدلفہ) اور اُن تیز اور ہلکے اونٹوں کے مالک

جو لوگوں کو لشکر مارنے کے لئے جاتے ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد نہ لیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ پر اُتار دیتا، یا موت کی ندی پر لیجاتا اُن کو شربت موت پلاتا (یہ حضرت علی رض نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے آپ کو خلافت دینے میں دیر کی)

یاتی زمان الصابر فیھم علی دینہ کالقابض علی الجمر۔ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اُس میں اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا (ایسی تکلیف پائے گا) جیسے انگارہ کو مٹھی سے تھامنے والا (دیندار خدا ترس موحد حق پرست متبع سنت کے چار طرف سے بیدین اور بدعتی لوگ دشمن ہوں گے اُس کو ستائیں گے طرح طرح کے بہتان اُس پر لگائیں گے۔

مترجم:۔ کہتا ہے ہمارے آقا نے جیسا فرمایا تھا اُس کا ظہور میں اس زمانہ میں دیکھ رہا ہوں باوجودیکہ میرے مزاج میں جنگ اور جدل اور تکرار نہیں ہے خاموشی اور گوشہ نشینی میرا شعار ہے مگر بدعتی ناحق مجھ سے حسد اور عداوت کرتے ہیں اور طرح طرح کے بہتان مجھ پر لگاتے ہیں۔ اللہ اُن کو ہدایت کرے۔

جمز۔ دوڑنا، جانا، ٹھٹا کرنا، کودنا۔

فلما اذلقتہ الحجارۃ جمز۔ جب پتھروں کی تکلیف اُس نے اٹھائی تو بھاگا۔

ما کان الا الجمز۔ جنازے کے ساتھ چلنا تھا یعنی ایک ہلکی دوڑ۔ محیط میں ہے کہ جمز سیر سے کم اور عنق سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور جمزی بھی اسی چال کو کہتے ہیں یعنی ذرا لپک کر چلنے کو۔

یرتدون عن دینہم کفارا جمزی۔ اُن کو اُن کے دین سے پھرا دینگے کفر کی طرف لپکتے ہوئے۔

الناقۃ تعدو الجمزی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹنی جمزی کی چال دوڑ رہی ہے۔

انہ توضأ فضاق عن یدیہ کما جمازۃ کانت علیہ۔ آپ نے وضو کیا تو بنیائن کی آستین جو آپ پہنے تھے تنگ ہوئیں ذرا اوپر نہ چڑھ سکیں (ابن اثیر نے کہا جمازہ اونی بنیائن جسکی آستینیں تنگ ہوتی ہیں۔

جمس۔ جم جانا۔ بمعنی جمد ہے۔

ان کان جامسا۔ اگر گھی جما ہوا ہو (جس میں چوہا گر جائے) جمس جما ہوا۔ اسی طرح جُمس ہے اور جُمسۃ کی جمع ہے۔

جُمسۃ۔ گدر کھجور جو سب طرف سے پک گئی ہو لیکن ابھی اندر سے سخت ہو گئی نہ ہو۔

لُقَمٌ خُنُسٌ بزُبْدٍ جُمُسٍ۔ چھوٹی چپٹی کھجور بندھے ہوئے گھی کے ساتھ۔ بعضوں نے جُمُس برفع سین روایت کیا اس صورت میں یہ نُطُش کی صفت ہوگی اور جُمُس کا معنی سخت چکدار ہوگا۔

جاموس۔ بھینس۔ جوامیس جمع ہے۔

جماسیہ۔ سر درات جس میں پانی جم جائے۔

جاماست۔ یہود کی ایک کتاب تھی جسکو انھوں نے جلا دیا۔

جمش۔ ہلکی پست آواز، مونڈنا، انگلیوں کے کنارے سے دودھ دوہنا، عورتوں سے دل لگی کرنا۔

جمیش۔ وہ جگہ جہاں سبزہ اور گھانس نہ ہو

جماش۔ عورتوں کو چھیڑنے والا۔

جموش۔ نورہ جس سے بال گر جائیں۔

إِنْ لَقِيتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّزِنَادًا بِأَخْبَتِ الْجَمِيشِ فَلَا تَهِجْهَا۔ اگر تو مسلمان بھائی کی ایک ونبی ایسی زمین میں پائے جہاں سبزی تک نہ ہو (کچھ کھانے کو نہ ملے) اور تیرے ساتھ چھری اور آگ نکالنے کے لئے چقماق ہو جب بھی اس کو مت چھیڑ (کیونکہ وہ پرایا مال ہے اور پھر مسلمان بھائی کا مال بغیر اس کی اجازت کے اس پر تصرف کرنا درست نہیں)۔

تَجْبِيشٌ۔ چھوکری کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کھیل کود غزلخوانی۔

جَمْعٌ۔ جوڑنا، ملانا، صحبت کرنا۔

جِمَاعٌ۔ صحبت کرنا اسی طرح مُجَامَعَتٌ ہے۔

إِجْمَاعٌ اور اِجْتِمَاعٌ۔ اتفاق اللہ تعالیٰ کا ایک نام جَامِعٌ ہے یعنی وہ سب مخلوقات کو حساب کے لئے قیامت کے دن جمع کریگا۔ بعضوں نے کہا جامع سے یہ مراد ہے کہ اس نے متضاد اور متخالف چیزوں کو ایک ساتھ جوڑ دیا ہے مثلاً اربع عناصر[ع] کو جسم اور جان کو قوی جاذبہ اور دافعہ کو اِجْمَاعٌ اصطلاح شرع میں اس کو کہتے ہیں کہ تمام مجتہدین امت ایک امر پر اتفاق کریں ایک کا بھی اختلاف منقول نہ ہو صحابہ کا اجماع تو بالاتفاق حجت ہے اور صحابہ کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ اجماع معلوم ہو بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر معلوم بھی ہو جائے تو وہ حجت ہے یا نہیں۔

أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ۔ میں جامع کلمے دیا گیا (یعنی قرآن جس کے الفاظ تھوڑے اور معانی اور مطالب بے شمار ہیں)۔

كَانَ يَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ۔ آنحضرتؐ ایسے کلمے ارشاد فرمایا کرتے جو جامع ہوتے (الفاظ تھوڑے معانی بہت)۔

كَانَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ۔ آنحضرتؐ جامع دعائیں پسند کرتے (جن میں دینی اور دنیوی مقاصد سب آجائیں الفاظ تھوڑے ہوں معانی بہت جیسے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار یا اللّٰھم انی اسالک خیر الدنیا وخیر الآخرة یا اللّٰھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرة یا وہ دعائیں مراد ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور سوال کے آداب اور مطالب سب موجود ہوں)۔

عَجِبْتُ لِمَنْ لَاحَنَ النَّاسَ كَيْفَ لَا يَعْرِفُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ۔ مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جو لوگوں کو سمجھانے والا (نصیحت کرنیوالا) ہو اور جامع کلموں کو نہ پہچانتا ہو (یہ عمر بن عبد العزیز کا قول ہے) کرمانی نے کہا جوامع الکلم سے قرآن اور حدیث مراد ہے (یعنی ایسا واعظ کس کام کا جس کو قرآن اور حدیث کا علم نہ ہو)۔

أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِيمِهِ۔ آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمے اور خاتم کلمے عنایت فرمائے (یعنی قرآن اور حدیث)۔

أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ إِذَا زُلْزِلَتْ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا مجھ کو ایک جامع سورت پڑھا دیجئے آپ نے اس کو سورۂ اذا زلزلت پڑھا دی (اس سورت میں یہ مذکور ہے کہ برائی کا بدلہ برائی دیکھنا ہے اور بھلائی کا بدلہ بھلائی، رتی برابر بھلائی یا برائی بیکار جانے والی نہیں، تو آدمی کو لازم ہے جہاں تک ہو سکے بھلائی کرے اور برائی

[ع] یہ ہم نے فلسفہ قدیم کے موافق لکھا ہے جدید فلسفہ میں تو پانی عنصر نہیں ہے بلکہ مرکب ہے اسی طرح عناصر بہت سے معلوم ہوئے ہیں ۱۲ منہ

سے بچا رہے)۔

اَلصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً۔ نماز کے لئے آؤ جس حال میں کہ وہ جمع کرنے والی ہے تو جامعۃً حال ہے الصّلٰوۃ سے۔

حَدِّثْنِیْ بِکَلِمَۃٍ تَکُوْنُ جِمَاعًا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ فِیْمَا تَعْلَمُ۔ مجھ کو ایسی بات بتلائیے جو بہت باتوں کو جامع ہو آپ نے فرمایا جہاں تک تیرا علم پہنچ سکے تو اللہ سے ڈرتا رہ (تقویٰ اور خوفِ خدا تمام نیکیوں کی جڑ ہے جس آدمی کو خدا کا ڈر ہو اُس سے نیکیاں ہی سرزد ہونگی اگر کبھی نفس اور شیطان کے اغواء سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو توبہ اور استغفار کریگا وہ برائی نامۂ اعمال سے میٹ دی جائیگی)۔

جِمَاعُ الْفَضْلِ۔ فضیلت کا مجموعہ۔

اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ۔ شراب گناہوں کا مجموعہ ہے یا گناہوں کا ٹھکانا ہے (جہاں نشہ ہوا پھر ہزاروں گناہ سرزد ہوں گے)۔

اِتَّقُوْا ھٰذِہِ الْاَھْوَاءَ فَاِنَّ جِمَاعَھَا الضَّلَالَۃُ۔ ان خواہشوں سے بچے رہو اُن کا مجموعہ گمراہی ہے جہاں آدمی نفس کی خواہش کا تابع ہوا بس گمراہی میں پڑ گیا۔ ہر چہ گوید کن خلاف آن دنی مولویوں کا نفس یہ کہتا ہے کہ جو مسئلہ ہم نے بیان کیا اُسی کی تائید کئے جاؤ گو معلوم ہو گیا کہ وہ خطا ہے کیونکہ خطا کا اقرار کرنے سے عوام میں ہماری عزت کم ہو جائے گی۔ کسی مولوی کو اپنے برابر یا اپنے سے اعلیٰ نہ کہو بلکہ ہر ایک کی نسبت یہ کہو کہ وہ کچھ نہیں جانتا میری شاگردی کرنے کے لائق ہے ابھی دس برس تک میں اُسکو پڑھاؤں صاحب اور درویش صاحب اپنی کرامتیں اور خرقِ عادات لوگوں میں بیان کرتے ہیں اور اپنے پیر کو سب پیروں پر تفوق دیتے ہیں، مریدوں کو اور دوسرے درویشوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

ھِیَ الْجُمَّاعُ وَالْقَبَائِلُ الْاَفْخَاذُ۔ شعوب سے مراد اس آیت میں وجعلناکم شعوبا وقبائل جماع ہے یعنی نسب اور خاندان کا پہلا سرا۔ اور قبیلوں سے افخاذ اُسکی شاخیں مراد ہیں مثلاً خزیمہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے۔ اور قریش عمارہ ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم ایک فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے غرض شعب خاندان کا ابتدائی اور سب سے اعلیٰ شخص۔

کَانَ فِیْ جَبَلِ تِھَامَۃَ جُمَّاعٌ غَصَبُوا الْمَارَّۃَ۔ تہامہ کے پہاڑ میں کئی قبیلوں کا ایک گروہ تھا جو رستہ چلتے مسافروں کو لوٹ لیتا۔

کَمَا تُنْتَجُ الْبَھِیْمَۃُ بَھِیْمَۃً جَمْعَاءَ۔ جیسے چوپایہ پورے اعضا کا چوپایہ جنتی ہے۔ (کنکٹا یا نکٹا نہیں جنتی)۔

اَلْمَرْأَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ۔ عورت جو بچہ پیٹ میں لئے ہو مر جائے یا کنواری مر جائے۔

اَیُّمَا امْرَأَۃٍ مَاتَتْ بِجُمْعٍ لَمْ تُطْمَثْ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ۔ جو عورت کنواری رہ کر مر جائے اُس کو حیض نہ آیا ہو تو وہ بہشت میں جائیگی۔

اِنِّیْ مِنْہُ بِجُمْعٍ۔ میں اپنے خاوند عجاج سے ابھی تک کنواری ہوں (اُس نے میری بکارت نہیں توڑی دخول نہیں کیا)۔

رَاَیْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ کَاَنَّہٗ جُمْعٌ۔ میں نے مہر نبوت کو (جو آنحضرت ؐ کے پشت پر تھی) دیکھا جیسے بند مٹھی، دوسری روایت میں

یوں ہے کبوتر کے انڈے یا چھوٹی کی گھنڈی کی طرح۔

صَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا انْصَرَفَ دَرَاَ جُمْعَةً مِّنْ حَصَى الْمَسْجِدِ۔ مغرب کی نماز پڑھی۔ جب فارغ ہوئے تو مسجد کے کنکریوں کی ایک مٹھی ہٹائی۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ضَرَبَہٗ بِجُمْعِ کَفِّہٖ۔ یعنی مٹھی بند کرکے اسکو مارا۔

لَہٗ سَھْمُ جَمْعٍ۔ اس کو دوہرا حصہ ملیگا۔ یعنی دو پیادوں کا مجموعہ۔ بعضوں نے کہا جمع سے لشکر مراد ہے یعنی سارے لشکر کا حصہ مال غنیمت میں سے ملے گا۔

بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاھِمِ وَابْتَعْ بِھَا جَنِیْبًا۔ ایسا کر ملوان کھجور (جس میں اچھی بری سب ہوتی ہے) نقد روپیوں کے بدل بیچڈال پھر روپیوں کے بدل عمدہ کھجور خریدلے (اس سے حدیث سو حیلہ کے جواز پر دلیل لی ہے مثلاً ایک کپڑا اُدھار دو سو کو بیچکر پھر سو روپیہ نقد کو خرید کرلے۔ امام شافعیؒ اور بعض علماء نے اُس کو جائز رکھا ہے اس کو بیع عینہ کہتے ہیں اور اکثر علماء نے اسکو حرام کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ بیع سود خواروں نے نکالی ہے۔

میں :۔ کہتا ہوں اس زمانہ میں جواز کا فتویٰ دینا انسب ہے کیونکہ کوئی قرض حسنہ نہیں دیتا اور خلق اللہ کو حوائج ضروری میں کمال دقت ہوتی ہے اس کا بیان آگے آئیگا۔

بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ۔ آنحضرتؐ نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے منا کو روانہ کر دیا (مزدلفہ کو جمع اسلئے

کہتے ہیں کہ وہاں حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ملے تھے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہاں دو نمازیں مغرب اور عشا جمع کیجاتی ہیں)۔

جَمْعَۃٌ لَکَ فِیْ صَدْرِکَ یَا جُمْعَۃٌ لَکَ صَدْرَکَ یَا جَمَعَہٗ لَکَ صَدْرُکَ۔ تینوں طرح یہ جملہ مروی ہے۔ یعنی تیرے سینہ میں قرآن اکٹھا کردینا ہمارا کام ہے (تو جلدی نہ کر)۔

مَنْ لَّمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ۔ جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اُسکا روزہ درست نہ ہوگا۔ یہ اجماع سے ہے یعنی ٹھان لینا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْمَعْتُ الرَّاْیَ یا اَزْمَعْتُ الرَّاْیَ یا عَزَمْتُ عَلَیْہِ کا معنی ایک ہے یعنی میں نے ٹھان لیا مضبوط قطعی ارادہ کرلیا۔

اَجْمَعْتُ صِدْقَہٗ۔ میں نے سچ بولنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔

مَا لَمْ اُجْمِعْ مُکْثًا۔ جب تک قطعی اقامت کا ارادہ نہ کروں۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ جَمِیْعَ اللَّاْمَۃِ۔ مشرکوں میں سے ایک شخص جو پورے ہتھیار لگائے تھا۔

اِنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ وَھُوَ یَوْمَئِذٍ جَمِیْعٌ۔ امام حسن بصریؒ نے انس بن مالکؓ سے سنا جب وہ اچھے زور دار تھے (یعنی بہت بوڑھے نہیں ہوئے تھے اُن کے ہوش و حواس سب برجا تھے)۔

اَوَّلُ جُمُعَۃٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ الْمَدِیْنَۃِ بِجُوَاثٰی۔ مدینے کے بعد جہاں سب سے اول جمعہ کی نماز پڑھی گئی وہ جواثی تھا (جو بحرین کا ایک گاؤں

اس حدیث سے گاؤں اور دیہات میں جمعہ پڑھنے کا جواز نکلا۔ اہل حدیث اسی کے قائل ہیں کہ ہر مقام میں نماز جمعہ پڑھ لینا چاہیے۔ بشرطیکہ جماعت ہو۔ یعنی ادنیٰ درجہ دو آدمی ہوں ایک امام ایک مقتدی اور دوسرے فقہانے جو شرطیں لگائی ہیں کہ شہر ہو اور امام اور حاکم اسلام ہو کم سے کم چالیس مقتدی یا تین مقتدی ہوں اُنکی دلیلیں قوی نہیں ہیں۔ ابن اثیر نے کہا جمعہ کو جمعہ اسلئے کہتے ہیں کہ اُس دن لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں۔)

كُنَّا نُجَمِّعُ۔ ہم جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔

إِنَّهُ وَجَدَ أَهْلَ مَكَّةَ يُجَمِّعُونَ فِي الْحِجْرِ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔ معاذ بن جبل رضؓ نے مکہ والوں کو دیکھا وہ حطیم میں جمعہ پڑھتے تھے (زوال سے پہلے) تو ان کو اُس سے منع کیا (اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جمعہ کی نماز زوال آفتاب سے بیشتر پڑھ لینا درست نہیں لیکن محققین اہل حدیث نے اُسکو جائز رکھا ہے خصوصاً جب گرمی کی شدت ہو یا کوئی عذر ہو)۔

فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا۔ دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا

كَانَ أَنَسٌ فِي قَصْرِهٖ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا۔ انس بن مالک رضؓ کبھی اپنے مکان میں (جو شہر سے چھ میل پر تھا) جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی نہ پڑھتے، ظہر پڑھ لیتے (جب جماعت نہ ہوتی یا شہر میں جاکر جمعہ ادا کرتے) کرمانی نے کہا چونکہ اُنکا مکان شہر سے دور تھا اس لئے جمعہ اُن پر واجب نہ تھا میں کہتا ہوں اس تفسیر کی کیا ضرورت ہے ہر مقام پر شہر ہو یا گاؤں ہر صحیح سالم تندرست شخص پر واجب ہے بشرطیکہ جماعت میسر ہو اور کوئی عذر جیسے آندھی بارش کیچڑ وغیرہ نہ ہو)۔

جَمَّعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔ علی بن عبداللہ ابن عباس رضؓ نے گہن کی نماز جماعت سے پڑھائی (ان کا لقب سجاد تھا یہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے خلفائے عباسیہ سب اُن کی اولاد میں تھے جس شب حضرت علیؓ شہید ہوئے اُسی شب میں یہ پیدا ہوئے)۔

فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ۔ جمعہ کے دن اُس پر جمعہ کی نماز واجب ہے مگر جو بیمار ہو (وہ گھر میں ظہر پڑھ لے اُس کو جمعہ کے لئے حاضر ہونا ضرور نہیں)۔

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَأُدْخِلَ فِي الْجَنَّةِ وَأُخْرِجَ۔ سب دنوں میں بہتر جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے اُسی دن آدم پیدا کئے گئے اور اُسی دن بہشت میں داخل کئے گئے اور اُسی دن بہشت سے نکالے گئے اور اُسی دن قیامت آئیگی۔

مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا۔ اچھی طرح پورے طور سے ہنستے ہوئے۔

كَانَ إِذَا مَشٰى مَشٰى مُجْتَمِعًا۔ آنحضرت ص جب چلتے تو اچھی طرح مستعدی سے چلتے (اعضا کو سنبھالے ہوئے چستی اور چالاکی کے ساتھ نہ یہ کہ سستی سے اعضا کو لٹکائے ڈھیلا کئے ہوئے۔

إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهٖ أَرْبَعِينَ يَوْمًا۔ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کا مادہ اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے۔ جمع کی تفسیر عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ کی ہے کہ نطفہ جب رحم میں گرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس نطفہ سے کوئی آدمی پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ اُڑ کر عورت کے سارے جسم میں پھیل جاتا ہے

یہاں تک کہ پھر چالیس دن کے بعد خون بن کر عورت کے رحم میں اُترتا ہے۔ بعضوں نے کہا جمع سے یہ مراد ہے کہ چالیس دن تک یہ نطفہ رحم میں ٹھہرا رہتا ہے اُس کا خمیر ہوتا رہتا ہے چالیس دن کے بعد اعضا کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔

فَحَدِّثْنِیْ بِکَلِمَةٍ تَکُوْنُ جِمَاعًا۔ مجھ سے ایک جامع بات فرما دیجئے۔

سُمِّیَ الْقُرْاٰنُ بِجِمَاعِهِ السُّوَرَ۔ قرآن کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ سورتوں کو جمع کرتا ہے بعضوں نے بِجَمَاعَةِ السُّوَرِ پڑھا ہے یعنی سورتوں کے مجموعہ کا نام قرآن ہے۔

وَلَا جِمَاعَ لَنَا فِیْمَا بَعْدُ۔ اب اُس کے بعد ہماری تمہاری ملاقات اور یکجائی نہ ہوگی۔

فَجَمَعْتُ عَلَیَّ ثِیَابِیْ۔ میں نے اپنے کپڑے پہنے یعنی باہر نکلنے کے کپڑے، لوگوں سے ملاقات کرنے کے ازار چادر عمامہ وغیرہ۔

فَضَرَبَ بِیَدِهٖ مَجْمَعَ مَا بَیْنَ عُنُقِیْ وَکَتِفِیْ۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے اُس مقام پر مارا جہاں گردن اور مونڈھا ملا ہے (گردن اور مونڈھے کے جوڑ پر)۔

مَجْمَعُ الْبَحْرَیْنِ۔ جہاں پر دو سمندر ملے ہیں (فارس اور روم کے)

لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ تَحْتَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ۔ اللہ کے رسولؐ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں اکٹھا نہیں ہو سکتیں (یہ آنحضرتؐ نے اُس وقت فرمایا جب حضرت علی رضؓ نے ابوجہل ملعون کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ دونوں میں موافقت نہیں ہو سکتی تو کہیں حضرت فاطمہ شوہر کو ناراض کرنے کی وجہ سے گناہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ بعضوں نے کہا یہ آپ نے بطریق پیشینگوئی فرمایا اللہ تعالٰے نے آپ کو خبر دیدی ہوگی کہ یہ دونوں عورتیں حضرت علی رض کے نکاح میں ایک وقت میں جمع ہونے والیں نہیں اور ایسا ہی ہوا اور اصل یہ ہے کہ اُس وقت تک حضرت علی رضؓ بے معاش اور بے بضاعت تھے حضرت فاطمہ اور حسنین کو بھی آرام اور راحت کے ساتھ نہیں رکھ سکتے تھے تو ایسی حالت میں دوسری بیوی لانا بالکل خلاف مصلحت تھا۔

جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ۔ آنحضرتؐ نے ظہر اور عصر اور مغرب عشا میں جمع کیا (دو دو نمازوں کو ایک وقت میں ادا کیا) جب نہ خوف تھا نہ بارش تھی دوسری روایت میں یوں ہے نہ سفر تھا۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایسا کیا۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ امت کو تکلیف نہ ہو (ضرورت کے وقت دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں) اہل حدیث اور امامیہ نے انہی حدیثوں سے دو نمازوں کا بلا عذر جمع کرنا جائز رکھا ہے لیکن الگ الگ پڑھنا افضل ہے کیونکہ آپ کی عادت شریف یہ تھی کہ ہر نماز کو الگ الگ وقت میں پڑھا کرتے تھے اور اقامت میں جمع آپ نے شاذ و نادر کیا ہے، البتہ سفر میں جمع کرنا آپ سے بکثرت منقول ہے اور اکثر علماء اہل سنت نے جیسے شافعی اور احمد ہیں سفر اور بارش اور بیماری میں جمع جائز رکھا ہے، اور امام ابوحنیفہؒ نے بجز سفر

وہ بھی صرف دو مقاموں میں (عرفات اور مزدلفہ میں صرف ایک ہی دن) اور کہیں جمع جائز نہیں رکھا ہے۔

میں:- کہتا ہوں جس شخص کو استحاضہ یا سلسل البول یا بواسیر بادی یا خونی کی بیماری ہو اُسکا وضو دیر تک نہ ٹھہرتا ہو تو اس کے لئے جمع کرنا باتفاق اکثر علمائے اہل سنت اور نیز علمائے امامیہ جائز ہے اور امامیہ نے اپنی کتابوں میں بتواتر جمع بین الصلوٰتین ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے نقل کیا ہے۔ اور اس میں تقیہ کا بھی احتمال نہیں تو اُسکے عدم جواز کا قائل ہونا اور اہل بیت کی پیروی نہ کرنا ایک عجیب امر ہے)

لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَّ قَاتِلُہٗ فِی النَّارِ۔ کافر اور اس کا قتل کرنیوالا دونوں دوزخ میں اکٹھا نہیں ہونگے بلکہ جو مسلمان جہاد میں کافر کو قتل کرے وہ ضرور بہشت میں جائیگا (بشرطیکہ جہاد شرعی اور حسب شرائط شرع ہو جسکا بیان آگے آئیگا) اگر چند روز کے لئے گناہوں کیوجہ سے اُسکو عذاب بھی ہو تو وہ اُس طبقہ میں جہاں کافر رکھے جائیں گے نہیں رہیگا بلکہ اعراف وغیرہ میں یا دوزخ کے اوپر کے طبقہ میں یا دوزخ کے کنارے پر وہ رکھا جائیگا)

لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَّ مُؤْمِنٌ قَتَلَ کَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ فِی النَّارِ۔ کافر اور اُسکا قتل کرنے والا مومن جو قتل کے بعد اسلام پر قائم رہا (اُسکا خاتمہ اسلام پر ہوا) دونوں دوزخ میں ایک مقام پر جمع نہ ہونگے بعضوں نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یوں ہے لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَّ مُؤْمِنٌ قَتَلَہٗ کَافِرٌ ثُمَّ سَدَّدَ فِی النَّارِ۔ یعنی کافر اور وہ مومن جسکو کافر نے قتل کیا پھر وہ کافر مسلمان ہو گیا دونوں دوزخ میں جمع نہ ہوں گے بلکہ دونوں بہشت میں جائینگے اس صورت میں یہ حدیث اُس حدیث کی ہم مضمون ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اُن دو شخصوں پر ہنس دیگا جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا اور وہ دونوں بہشتی ہوں گے۔

لَوْ کَانَ ذٰلِکَ لَمْ نُجَامِعْھَا۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) اگر ایسا ہوتا (ہماری بیوی نے یہ بدعت کی ہوتی) تو ہم اُس کے ساتھ نہ رہتے (بلکہ اس کو طلاق دیدیتے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاسقہ بدکار عورت کو طلاق دیدینا لازم ہے جیسے تارکۃ الصلوٰۃ کو۔

وَاِذَا کُنْتَ فِیْ قَرْیَۃٍ جَامِعَۃٍ۔ جب تو ایسے گاؤں میں ہو جہاں جماعت ہوتی ہو (وہاں امیر اور قاضی ہو)۔

جَمَعَ رَجُلٌ عَلَیْہِ ثِیَابَہٗ۔ اپنے کپڑے درست کرلے۔

فَجَمِیْعُ مَالِہٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَّمِائَتَا اَلْفٍ۔ اُن کا سارا مال پچاس ملین (پانچ کروڑ) اور دو لاکھ کا ہوا۔ شاید یہ مقدار تقسیم کے وقت آمدنی سے ہو گئی ہوگی کیونکہ اوپر جو قیمتیں مذکور ہوئیں وہ سب ملا کر صرف ۴۸ ملین اور چار لاکھ ہوتے ہیں ہر ایک بی بی کو ایک ایک ملین اور دو لاکھ ملے (یعنی بارہ لاکھ)۔

جَمَعَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ۔ آنحضرت صلعم نے اپنے ماں باپ دونوں مجھ پر جمع کر دیئے (یہ سعد بن ابی وقاص نے کہا جنگ احد کے دن کافر اُس پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے جس پر آنحضرت صلعم معہ دس چند اپنے اصحاب کے ساتھ تھے سعد تیر مار مار کر اُن کو ہٹا رہے تھے۔

اُسوقت آنحضرت ص نے سعد سے فرمایا اِرْمِ یَا سَعْدُ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ۔ سعد تیر مار میرے باپ تجھ پر صدقے (سبحان اللہ سعد تو پیغمبر کے ایسے جان نثار تھے اور انکا نالائق بیٹا عمر بن سعد ایسا نکلا کہ ری کی حکومت کی طمع میں امام حسین کو شہید کرایا۔ بقول شخصے ولی کے گھر شیطان پیدا ہوا)۔

لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْمَوْتَتَیْنِ۔ اللہ آپ پر دو موتوں کو اکٹھا نہیں کرنے کا (یہ حضرت عمرؓ کی بات کو رد کیا جو کہتے تھے ابھی پھر آنحضرت صلعم زندہ ہوں گے اور منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹینگے اُس کے بعد سب انتظام کرکے وفات پائینگے)۔

کَیْفَ الْاَمْرُ اِذَا لَمْ تَکُنْ جَمَاعَۃٌ۔ جب کسی خلیفہ پر لوگ جمع نہ ہوں اُسوقت کیا کرنا چاہئے

فَاِنْ لَمْ تَکُنْ جَمَاعَۃٌ وَّلَا اِمَامٌ۔ اگر لوگوں میں اتفاق نہ ہو اور کوئی امام نہ ہو (تو اُسوقت اپنی نفس کو لے اور ایک گوشۂ تنہائی میں رہکر اللہ کی یاد کرتا رہ دوسروں سے غرض مت رکھ۔

مترجم:۔ کہتا ہے یہ ہمارا وقت ہو کہ مسلمانوں کا کوئی شرعی امام نہیں اور ہر ایک شتر بے مہار کی طرح اپنے ہوائے نفس پر چلتا ہے۔ مولویوں کا یہ حال ہے کہ ایک دوسرے کی تکفیر اور تضلیل کے سوا اُن کا کوئی شغل نہیں ہے۔ بجائے اس کے کہ مسلمانوں میں اتفاق کرائیں اُن میں پھوٹ ڈالتے ہیں اُس وقت میں گوشہ نشینی اور عزلت گزینی اور سب فرقوں سے الگ رہنا بہتر ہے اور یہی حکم آنحضرت ص نے دیا ہے)۔

اِجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَقَفِیَّانِ۔ خانۂ کعبہ کے پاس ثقیف قبیلے کے دو شخص جمع ہوئے۔

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ۔ میری ساری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی (یعنی یہ نہ ہوگا کہ امت کے تمام لوگ گمراہ ہو جائیں ہر زمانہ میں اہل حق بھی قائم رہیں گے)۔

اَجْمَعُہٗ مِنَ الرِّقَاعِ۔ میں پرچوں پر سے اُس کو جمع کرنے لگا (یعنی متفرق قطعوں پر سے آنحضرت کی وفات تک قرآن کا یہی حال تھا کہ متفرق طور سے پرچوں اور چمڑوں اور ہڈی کے ٹکڑوں پر لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی خلافت میں اُس کو کئی صحیفوں میں جمع کرا[illegible] پھر حضرت عثمان رض نے اپنی خلافت میں اُن سب صحیفوں سے ایک مصحف لغت قریش میں جمع [illegible] اور اُس کی نقلیں کراکر ہر ایک ملک میں روانہ [illegible] اب رہی سورتوں کی ترتیب تو بعضی ترتیب آنحضرتؐ ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی [illegible] کچھ صحابہ نے اپنی رائے اور اجتہاد سے رکھی۔ [illegible] نے نقلا عن الکرمانی جو کہا قرآن اسی ترتیب [illegible] آنحضرت ص کے زمانہ میں تھا سوا سورہ براءۃ کے کہ وہ آخیر میں اتری اور آپ نے اُسکا مقام بیان نہیں کیا یہ صحیح نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو ترتیب میں کسی صحابی کا مصحف مختلف نہ ہوتا حالانکہ روایت میں حضرت علی رض سے منقول ہے اُن کے مصحف میں سور کی ترتیب باعتبار نزول [illegible] غرض آیات کی ترتیب تو آنحضرت ص ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی اسلئے اُس کا خلاف جائز نہیں اور سورتوں کی ترتیب اجتہادی [illegible] اُن میں تقدیم اور تاخیر کرنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

مَاتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ وَلَمْ یُجْمَعِ الْقُرْاٰنُ غَیْرُ اَرْبَعَۃٍ۔ آنحضرت ص کی جب [illegible]

ہوئی اُس وقت سارے قرآن کے حافظ چار شخصوں
کے سوا کوئی نہ تھا (تھوڑے تھوڑے قرآن کے حافظ
تو سینکڑوں تھے۔ بعضوں نے کہا سارے قرآن
کے حافظ پندرہ شخص تھے، منجملہ اُن کے خلفائے
راشدین بھی تھے اور یہ قول باعتبار اپنے علم کے
کہا گیا ہے غرض اس روایت سے وہ قول باطل
ہوتا ہے کہ صحابہ میں سارے قرآن کا حافظ کوئی
نہ تھا)۔

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ
مُجْتَمِعٍ۔ جو مال علحدہ علحدہ ہو وہ خواہ مخواہ
زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اکٹھا نہ کیا جائے اسی
طرح جو مال یک جا ہو وہ زکوٰۃ لازم ہونے کے ڈر
سے علحدہ علحدہ نہ کیا جائے۔ (مثلاً بیس بیس بکریاں
دو شخصوں کی ہوں تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے
اب زکوٰۃ کا تحصیلدار اُن کو یک جا کر کے چالیس
میں سے ایک بکری زکوٰۃ کی لے لے یا چالیس بکریاں
ایک شخص کی ہوں وہ ان کو جدا جدا کر کے بیس بیس
بکریاں دو شخصوں کی بتلائے تاکہ زکوٰۃ لازم نہ
آئے)۔

فَصَلَّيْنَا أَوْ صَلَّى جَمِيعًا۔ دونوں نے ملکر نماز پڑھی یا
سب نے پڑھی۔ یعنی ایک شخص نے یہ راوی کی
شک ہے۔

لَمْ يَجْمَعْ سَيْفَيْنِ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔ اللہ
تعالےٰ دو تلواریں اس امت پر اکٹھا نہیں کرنیکا
(یعنی بیرونی دشمن بھی اُن پر آن پڑے اور آپس میں
بھی اُن کے تلوار چل رہی ہو جب ایک بات ہوگی
دوسری نہ ہوگی۔

مترجم:- کہتا ہے اس حدیث کی تصدیق
اُس وقت ہو چکی ہے جب معاویہ اہل شام کو لیکر
حضرت علی رضہ سے لڑنے کے لئے نکلے تو قیصر روم
نے یہ موقع عمدہ سمجھ کر شام پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا
مگر اللہ تعالےٰ نے اُس کو روک دیا۔

إِنَّ الْجِنَّ يُجَامِعُهَا۔ جن اُس عورت سے جماع
کرتے ہیں۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ۔ جو شخص جماعت سے
الگ ہو جائے۔ یعنی اُس جماعت سے جو قرآن و
حدیث کی پابند ہو (اُسی کے حق میں یہ وعید ہے)۔
طیبی نے کہا جماعت سے صحابہ اور تابعین اور تبع
تابعین مراد ہیں۔

صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا
آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھی
(دونوں عشا کے وقت میں)۔

سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ
(میدان حشر میں جو لوگ جمع ہیں) وہ آج جان لینگے
کون لوگ عزت سے رہیں گے۔

أَخَوَيْنِ الَّذِينَ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ
دیندار بھائی جو محبت پہلے چلے رہیں اور محبت
ہی پر جدا ہوں۔ (یعنی پیٹھ پیچھے غیبت میں بھی
ایک دوسرے کے دوست رہیں نہ یہ کہ منہ پر
دوست پیٹھ پیچھے دشمن)۔

وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ۔ یہ
تہتر فرقے سب دوزخی ہیں (یعنی دوزخ میں چند
روز اُن کو سزا ملے گی۔ نہ یہ کہ کافروں اور مشرکوں
کی طرح ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) صرف ایک
فرقہ اُن میں سے بہشتی ہے وہ جماعت کا فرقہ ہے
(اہل سنت جماعت کا جو حدیث و قرآن کا تابع
اور صحابہ اور تابعین کا ہم عقیدہ اُن کی روش پہ چلنے
والا ہے)۔

سُمِّيَتِ الْجُمُعَةُ جُمُعَةً لِاَنَّ اللهَ جَمَعَ فِيْهَا خَلْقَهٗ لِوَلَايَةِ مُحَمَّدٍ وَّوَصِيِّهٖ فِي الْمِيْثَاقِ۔ جمعہ کا نام جمعہ اسلئے ہوا کہ اللہ تعالٰی نے اُس دن اپنے مخلوقات کو جمع کیا تاکہ اُن سے حضرت محمدؐ اور آپ کے وصی کی ولایت کا عہد لے اُس دن کا نام جمعہ رکھا۔

حَمِدْتُ اللهَ بِجَوَامِعِ الْحَمْدِ۔ میں نے اللہ کی تعریف کی ایسی تعریف جو جامع ہے۔

مِنْهُنَّ جَامِعٌ مُّجْمِعٌ وَّرَبِيْعٌ مُّرْبِعٌ وَّكَرْبٌ مُّقْمِعٌ وَّغُلٌّ قَمِلٌ۔ عورتوں میں کوئی تو تمام خوبیوں کو جمع کرنیوالی ارزانی اور بھلائی لانیوالی ہے کوئی ایک بچہ کو پالنے والی دوسرے کو پیٹ میں رکھنے والی ہے کوئی سخت بدخو خاوند کو تباہ کرنیوالی ہے کوئی جوؤں کا بھرا ہوا طوق ہے (جس سے چھٹکارا ممکن نہیں نہ چھوڑتے بنتی ہے نہ رکھتے چین آتا ہے جیسے قیدی کے گلے میں ایسا طوق ہو جسمیں جوئیں پڑ جائیں۔ تو بیچارہ کیا کر سکتا ہے (اُس طوق کو گلے سے نکال بھی نہیں سکتا)۔

خُذْ بِمَجَامِعِ كَفَنِيْ۔ میرا پورا کفن لے لے۔

وَعِنْدَهُ الْجَامِعَةُ فَقِيْلَ لَهٗ وَمَا الْجَامِعَةُ قَالَ صَحِيْفَةٌ طُوْلُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا ہمارے پاس جامعہ ہے لوگوں نے پوچھا جامعہ کیا۔ فرمایا ایک کتاب ہے جس کا طول آنحضرتؐ کے ہاتھوں سے ستر ہاتھ ہے۔ جامعہ طوق کو بھی کہتے ہیں۔

جَمْعِ قِلَّتْ۔ تین سے دس تک کو کہتے ہیں اور جَمْعِ كَثْرَتْ۔ دس سے بے انتہا کو کہتے ہیں اَفْعُلٌ اَفْعَالٌ اَفْعِلَةٌ فِعْلَةٌ۔ یہ جمع قلت کے اوزان ہیں جمع تکسیر میں سے باقی اوزان جمع کثرت ہیں۔ جمع سالم جمع قلت ہے۔ بعضوں نے کہا عام ہیں۔ کہتا ہوں جمع قلت کا استعمال دس پر زیادہ پر اسی طرح جمع کثرت کا استعمال دس کم پر بھی آتا ہے اور اُسکا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔

جَمَّعَ النَّاسُ۔ لوگوں نے جمعہ ادا کیا جیسے عَيَّدَ النَّاسُ لوگوں نے عید کی۔ نماز ادا کی۔

فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ۔ سب بیٹھ کر نماز پڑھو صحیح اَجْمَعُوْنَ ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے بعضوں نے کہا اَجْمَعِيْنَ بھی ہو سکتا ہے اس طرح کہ وہ حال ہو مصباح المنیر اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ توجیہ غلط ہے کیونکہ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔ اور الفاظ تاکید معرفہ ہیں۔

میں کہتا ہوں کبھی حال معرفہ بھی آتا ہے جیسے فاوردها العراک ولم یزدها میں ایک قول یہی ہے کہ العراک حال ہے مگر یہ بھی ماؤل بنکرہ ہے یعنی ارسلها معترکۃ تو صحیح یہی ہے کہ غلطی ہے۔

مَا ادَّعٰى اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ اَنَّهٗ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ كَمَا اُنْزِلَ اِلَّا كَذَّابٌ وَّمَا جَمَعَهٗ وَحَفِظَهٗ كَمَا اُنْزِلَ اِلَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّالْاَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهٖ۔ امام ابو جعفر محمد باقرؑ نے فرمایا جو شخص یہ دعوٰی کرے کہ اُس نے سارا قرآن جس طرح اترا (یعنی بہ ترتیب نزول) جمع اور یاد کیا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس طرح پر اُس کو یاد اور جمع حضرت علیؑ اور آپ کے بعد اور اماموں کے سوا اور کسی نے نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں گو حضرت علی رضہ نے اس طرح پر
کہ قرآن کو جمع کیا ہو مگر نہ آپ نے اور نہ آپ کے بعد
دوسرے اماموں نے اُس کی اشاعت مناسب
سمجھی ورنہ وہ قرآن اب تک دنیا کے کسی حصہ میں
ضرور موجود ہوتا خصوصاً حضرات امامیہ کے پاس
ضرور متداول ہوتا اور بڑا عجب یہ کہ خود حضرت علیؑ
نے اپنے زمانۂ خلافت میں اسی قرآن کو قائم رکھا
تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی یہ قرآن صحیح اور
مکمل تھا گو سورتوں کی تقدیم اور تاخیر اس میں ہو گئی
ہو یہ اور بات ہے۔

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ یَا عَلِیُّ اَلْقُرْاٰنُ
خَلْفَ فِرَاشِیْ فِی الصُّحُفِ وَالْحَرِیْرِ وَ
الْقَرَاطِیْسِ فَخُذُوْهُ وَاجْمَعُوْهُ وَلَا تُضَیِّعُوْهُ
کَمَا ضَیَّعَتِ الْیَهُوْدُ التَّوْرَاةَ فَانْطَلَقَ عَلِیٌّ
وَجَمَعَهٗ فِیْ ثَوْبٍ اَصْفَرَ ثُمَّ خَتَمَ عَلَیْهِ فِیْ
بَیْتِهٖ وَقَالَ لَا اَرْتَدِیْ حَتّٰی اَجْمَعَهٗ وَاِنَّهٗ
کَانَ الرَّجُلُ یَاْتِیْهِ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ بِغَیْرِ رِدَاءٍ
حَتّٰی جَمَعَهٗ وَاَخْرَجَهٗ اِلَی النَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ
مِنْهُ وَکَتَبَهٗ قَالَ لَهُمْ هٰذَا کِتَابُ اللّٰهِ کَمَا
اَنْزَلَهُ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ جَمَعْتُهٗ مِنَ اللَّوْحَیْنِ
فَقَالُوْا هٰذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ
لَا حَاجَةَ لَنَا فِیْهِ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَنْ تَرَوْهُ
بَعْدَ یَوْمِکُمْ هٰذَا اِنَّمَا کَانَ عَلَیَّ اَنْ
اُخْبِرَکُمْ کَیْفَ جَمَعْتُ الْقُرْاٰنَ۔

آنحضرت صلعم نے حضرت علی رضہ سے فرمایا علی قرآن
میرے بچھونے کے پیچھے رکھا ہے کچھ کتابچوں میں
ہے کچھ ریشمی کپڑوں پہ کچھ متفرق کاغذوں پر پڑا دیکھو
اس قرآن کو سنبھالو اور جمع کرو اور تلف مت
ہونے دو جیسے یہودیوں نے توراۃ کو تلف کر دیا

یہ سنکر حضرت علیؓ گئے اور سارے اجزا قرآن کے
لے کر ایک زرد کپڑے میں لپیٹے اس پر مہر کر دی اور فرمانے
لگے میں تو اب چادر بھی نہیں اوڑھنے کا جبتک اس
کو جمع نہیں کر لوں گا یہاں تک کہ کوئی شخص آپ کے
ملاقات کے لئے آتا تو آپ بن چادر اُوڑھے اُس
سے ملنے کے لئے نکلتے خیر آپ نے قرآن کو جمع
کر لیا اور لکھ ڈالا اور لوگوں کے پاس لیکر آئے
کہنے لگے دیکھو یہ اللہ کی کتاب ہے اور ٹھیک اُسی
طرح ہے جس طرح اللہ نے اُس کو حضرت محمدؐ
پر اُتارا میں نے اُس کو دو تختوں میں جمع کیا ہے
(دو دفتیوں میں) لوگ کہنے لگے ہمارے پاس تو
مصحف موجود ہے۔ اُس میں سارا قرآن جمع ہے
ہم کو اُس کی کوئی احتیاج نہیں یہ سنکر حضرت
علیؓ نے فرمایا قسم خدا کی اب تم آج کے بعد اس
قرآن کو کبھی نہیں دیکھو گے میرا فرض یہ تھا کہ تمکو
قرآن جمع کرنے کی خبر کر دوں۔

میں۔ کہتا ہوں یہ روایت اگر صحیح ہو تو حضرت
علیؓ نے جو قرآن مرتب کیا وہ یہی قرآن تھا اس
سے زیادہ اگر حضرت علی رضہ نے کوئی ایسا قرآن
جمع کیا ہوتا جس میں کچھ وہ سورتیں یا آیتیں بھی ہوتیں
جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں۔ تو ضرور آپ کے خاص
خاص اصحاب اور معتقدین اُن کو یاد رکھتے۔
بلکہ اُن کی صدہا اور ہزارہا نقلیں کر کے اپنے لوگوں
میں پھیلاتے رہتے اوّل درجہ حضرت علی رضہ اپنی
خلافت میں اس موجودہ قرآن کے آخر میں اُنکو
بڑھا دیتے تا کہ اللہ کا کلام دنیا سے مفقود نہ ہونے
پائے اور جب آپ نے ایسا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ
آپ کا مرتب کیا ہوا قرآن یہی قرآن تھا جو سب
لوگوں میں متداول اور معروف ہے اور اسی لئے

آپ نے اُس کی اشاعت کی ضرورت نہ سمجھی اور
یہ عجیب بات ہے کہ منجملہ صحابہ اور تابعین کی بہت
سی اشخاص ایسے تھے جن کو حضرت علی رض سے ایک
خاص الفت اور محبت تھی جیسے ابوذر عمار جابر
مقداد وغیرہم انھوں نے کیوں اس قرآن کی
نقلیں نہیں لیں اور حضرت علی رض نے اُن کو اُس
کی نقل عنایت فرمائی۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ فِی الْمَدِیْنَۃِ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمُدَّۃٍ قَدْرُھَا سَبْعَۃُ اَیَّامٍ بَعْدَ وَفَاتِہٖ۔ حضرت علی رض نے آنحضرتؐ کی
وفات کے بعد مدینہ میں سات دن میں قرآن
جمع کیا۔

خُذْ بِمَا اُجْمِعَ عَلَیْہِ اَصْحَابُکَ وَاتْرُکِ الشَّاذَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَشْھُوْرٍ۔ وہ بات
اختیار کر جس پر تیرے ساتھیوں نے اتفاق کیا ہو
اور شاذ غیر مشہور بات کو چھوڑ دے۔

جَمْلٌ جمع کرنا۔ گلا۔

جَمَالٌ۔ خوبروئی۔

جَمَلٌ۔ اونٹ۔ اَجْمَال اور اَجَامِلُ، اور
جَمَائِلُ اور جِمَالٌ اور جَامِلُ اور جُمْلٌ، جِمَالَۃٌ، اور
جِمَالات جمع ہے۔ اور جَمَلٌ کشتی کے رسی کو بھی
کہتے ہیں۔

کِتَابٌ فِیْہِ اَسْمَاءُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِھِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْھِمْ وَلَا یُنْقَصُ۔ اس کتاب میں بہشتی اور دوزخی لوگوں
کے نام ہیں اور اخیر پر اُن کی میزان جوڑ دی گئی
ہے (ٹوٹل) نہ اُن میں بیشی ہو سکتی ہے نہ کمی جیسے
عرب لوگ کہتے ہیں اَجْمَلْتُ الْحِسَابَ میں نے
حساب جوڑ دیا تو اِجمال جمع کا عمل جو علم حساب
کا پہلا عمل ہے اور اختصار کو بھی کہتے ہیں اور گول
گول بات کہنے کو بھی۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْھِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْھَا وَبَاعُوْھَا وَاَکَلُوْا اَثْمَانَھَا۔ اللہ
تعالیٰ کی پھٹکار یہودیوں پر جب اُن پر چربی حرام
ہوئی تو انہوں نے کیا کیا کہ چربی کو گلایا پھر اُس
کو بیچا اور اُس کی قیمت کھائی۔

یَاْتُوْنَنَا بِالسِّقَاءِ یَجْمُلُوْنَ فِیْہِ الْوَدَکَ
ہمارے پاس مشک لاتے ہیں اُس میں چربی
گلاتے ہیں۔ ایک روایت میں یَجْمُلُوْنَ ہے ما
حطی سے اکثر لوگوں نے یَجْعَلُوْنَ روایت کیا ہے۔

بِئْرُ جَمَلٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔

کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا قَعَدَ الْجُمَلَاءُ عَلَی الْمَنَابِرِ یَقْضُوْنَ بِالْھَوٰی وَیَقْتُلُوْنَ بِالْغَضَبِ
تمہارا اُس وقت کیا حال ہو گا جب موٹے تازے
لوگ منبروں پر بیٹھ کر اپنی خواہش کے موافق حکم
دیں گے اور غصہ سے لوگوں کو قتل کریں گے
دینِ اللہ کا دین چھپانے کو اور شرک میں پیٹنے کو
جُمَلَاءُ۔ جمیل کی جمع ہے اصل میں جمیل
ہوئی چربی کو کہتے ہیں جب آدمی میں چربی ہوتی
ہے تو وہ بھلا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس لئے
خوبصورت کو بھی جمیل کہنے لگے۔ بعضوں نے
حسن اور جمال میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن
چہرے کی خوبصورتی۔ اور جمال اعضا کا سڈول
ہونا اور ملاحت دونوں کو شامل ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِیًّا
اس عورت کا بچہ گندم گون یا کالا یا راکھی رنگ
گھونگھر بال والا موٹا پیدا ہو۔

هَمَّ النَّاسُ بِنَحْرِ بَعْضِ جَمَائِلِهِمْ۔ لوگوں نے اپنے کچھ اونٹ نحر کر ڈالنے کا قصد کیا۔ (بعضوں نے کہا جَمَائِلُ جِمَالَۃٌ کی جمع ہے۔ اور جِمَالَۃٌ جَمَلٌ کی جیسے رَسَائِلُ رِسَالَۃٌ کی۔

لِكُلِّ أُنَاسٍ فِي جَمَلِهِمْ خُبْرٌ۔ ہر گروہ اپنے اونٹ کو خوب پہچانتا ہے۔ ایک روایت میں جُمَيْلِهِمْ بہ تصغیر ہے یہ ایک مثل ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک قوم جو اپنے میں کسی کو سردار مقرر کرتی ہے تو کچھ سمجھکر ہی کرتی ہے۔ ایک روایت میں فِي بُعَيْرِهِمْ ہے۔

أَأُؤَخِّذُ جَمَلِي۔ یہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا تھا کیا میں اپنے اونٹ کو قید کر سکتی ہوں (یعنی اپنے خاوند پر کوئی ایسا ٹوٹکہ کر سکتی ہوں کہ وہ دوسری عورت سے صحبت نہ کر سکے)

إِنَّهُ أَذِنَ فِي جَمَلِ الْبَحْرِ۔ آپ نے جمل البحر کھانے کی اجازت دی جمل البحر سمندر کی ایک بڑی مچھلی جو اونٹ کے مشابہ ہوتی ہے۔

يَتَّخِذُ اللَّيْلَ جَمَلًا۔ رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (یعنی رات بھر جاگتے تھے یا چلتے تھے جب کوئی رات بھر عبادت کرے بالکل نہ سوئے۔ یا رات بھر چلتا رہے تو کہتے ہیں اُس نے رات کو اونٹ بنا لیا۔ یعنی اونٹ کی طرح اُس پر سوار رہا بالکل نہیں سویا)

لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَتَّخِذُونَ هَذَا اللَّيْلَ جَمَلًا يَشْرَبُونَ النَّبِيذَ وَيَلْبَسُونَ الْمُعَصْفَرَ۔ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (رات بھر جاگتے اور عبادت کرتے تھے) وہ نبیذ پیتے تھے (کھجور کا شربت) اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتے تھے۔

ثُمَّ تَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ جَمْلَاءُ۔ پھر آپ کے سامنے ایک عورت حسین اور خوبصورت آئی۔ (جَمْلَاءُ ایسا مؤنث ہے جسکا مذکر اُس کے لفظ سے نہیں آیا جیسے دِيمَةٌ هَطْلَاءُ تو أَجْمَلُ اور أَهْطَلُ مستعمل نہیں ہے)

جَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ جَمْلَاءَ۔ ایک حسین بوسے لعفا کی اونٹنی لے کر آیا۔ (جمال کا اطلاق ظاہری خوبصورتی اور باطنی خوبی دونوں پر ہوتا ہی)

إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ۔ اللہ تعالیٰ صاحب جمال ہے۔ یعنی اوصاف کاملہ کر موصوف ہے یا حسن کی کل باتیں اُسکی ذات مقدس میں موجود ہیں۔

فَائِدَہ۔ جہمیہ اور منکرین صفات نے اس حدیث کا بھی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خبر واحد ہے اُس پر بھروسہ نہیں ہو سکتا اللہ کیطرف جمال کی نسبت نہیں کر سکتے اے بیوقوفو جب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں آنکھیں منہ سب شریعت سی ثابت ہیں تو جمال میں کیا شک ہے بیشک وہ صاحب جمال ہے آخرت میں اُسکا حسن و جمال دیکھ کر سب مؤمن فریفتہ ہونگے اور اُس کے دیدار سے ایسی خوشی ہوگی کہ دوسری بہشت کی سب نعمتیں بے حقیقت ہو جائیں گی مگر یہ کمبخت جہمیہ اور معتزلہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں گے دوسری حدیث میں ہے کہ دجال کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے یہ بھی اشارہ ہے اُسکے جمال کیطرف مؤمنین کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جس پروردگار نے ایسے جمیل اور حسین انسان اور جانور پرندا و چرند پیدا کئے ہیں وہ جب اپنی تئیں کسی صورت میں ظاہر کرے گا تو وہ صورت کیسی حسین اور

جمیل ہو گی زمخشری صاحب کشاف جو پکا معتزلی ہے وہ ان باتوں کا انکار کرتا ہے اور اہل حدیث پر مضحکہ اُڑاتا ہے مگر آخرت میں اُس کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ کیسی غلطی پر تھا اور اللہ اور رسول نے جو فرمایا وہ سراسر حق اور واقعی تھا اُس میں تاویل در تحریف کی ضرورت نہ تھی) اور وہ جمال کو پسند بھی کرتا ہے

حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ۔ مجاہدؒ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے حَتّٰی یَلِجَ الْجُمَّلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ۔ جُمَّلُ کشتی کا رسّا۔ اسی طرح جُمَلُ بھی۔ بعضوں نے کہا آیت میں جَمَلُ سے اونٹ ہی مراد ہے۔

نَفَعَتْنِیْ اَیَّامُ الْجَمَلِ۔ جنگ جمل کے دنوں میں اُس سے مجھ کو کیا فائدہ ہوا مراد وہ جنگ ہے جو حضرت علی رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ کی ہمراہیوں میں بصرے کے دروازے پر ہوئی۔ اس جنگ میں حضرت عائشہؓ اونٹ پر سوار تھیں اسلئے اس کا نام جنگ جمل ہو گیا۔

اَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ۔ دنیا کمانے میں دل توڑ کر کوشش نہ کرو (آخرت کا خیال مقدم رکھو تھوڑی سی مختصر کوشش دنیا کے لئے بھی اگر کرو تو قباحت نہیں ہے مگر پورا دل اس میں نہ لگا دو کہ آخرت کی پرواہ نہ رہے)۔

اِحْلِقْ فَاِنَّهٗ یَزِیْدُ فِیْ جَمَالِكَ۔ سر منڈا اُس سے تیری خوبصورتی بڑھے گی۔

حَلْقُ الرَّاْسِ مُثْلَةٌ لِّاَعْدَائِكُمْ وَجَمَالٌ لَّكُمْ۔ سر منڈانا اور لوگوں کے لئے تو مُثلہ ہے مگر تمہارے لئے جمال ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْجَمَالَ وَالتَّجَمُّلَ۔ اللہ تعالیٰ خوبصورتی اور خوبصورت بننے کو پسند کرتا ہے۔

حِسَابُ الْجُمَّلِ۔ ابجد کا حساب۔

اَسْلَمَ اَبُوْطَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ۔ ابوطالب مرتے وقت اسلام لائے اور انہوں نے انگلیوں سے ایسا اشارہ کیا جو حساب جمل میں ۶۳ کیلئے موضوع ہے۔

میں۔ کہتا ہوں امامیہ نے بہت سی حدیثیں ابوطالب کے مسلمان ہو جانے کی نقل کی ہیں مگر اہل سنت کی صحیح روایتوں میں یوں ہے کہ ابوطالب نے مرنے تک اسلام نہیں قبول کیا آخیر کلمہ جو انہوں نے مرتے وقت کہا وہ علی دین عبدالمطلب تھا۔ اسی لئے آنحضرتؐ نے اُن پر جنازے کی نماز نہیں پڑھی بلکہ حضرت علیؓ سے فرمایا اُن کو جا کر ایک گڑھے میں داب آ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا واللہ اعلم۔

مُجَامَلَةٌ۔ لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا۔

عَلَیْكُمْ بِمُجَامَلَةِ اَهْلِ الْبَاطِلِ تم کو باطل اور ناحق دین والوں سے بھی خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا چاہئے اُن کے ساتھ نرمی اور ملائمت سے گفتگو کرنا چاہئے (یہ نہیں کہ اُن کو کافر مردود جہنمی کہہ کر اُن سے لڑائی مول لینا)۔

جَمَّالٌ۔ اونٹ والا، شتربان۔

جُمْلَةٌ۔ مجموعہ، کلام کا ایک فقرہ جس پر سکوت ہو سکے۔

جَمٌّ۔ اور جُمُوْمٌ جمع ہونا، بہت ہونا، بھرنا۔

جَمَّ الْفَرَسُ جَمَامًا۔ گھوڑے کو مادہ پر چڑھانا یا اُسپر سواری کرنا چھوڑ دیا گیا ایسے ہی اَجَمَّ الْفَرَسُ ہے۔

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الرُّسُلُ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ یا ثَلٰثَةَ عَشَرَ

جَمَّ الْغَفِيْرِ۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ دنیا میں کتنے رسول آئے ہیں آپ نے فرمایا تین سو پندرہ یا تین سو تیرہ ایک جم غفیر یعنی بہت سارے۔ بعضوں نے کہا صحیح یوں ہے جَمًّا غفیرًا۔ میں کہتا ہوں کہ دونوں صحیح ہیں جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جَاءُ وْا جَمًّا غَفِيْرًا اور جَمُّ الْغَفِيْرِ اور جَمَّ الْغَفِيْرَةِ اور اَلْجَمَّ الْغَفِيْرَ اور جَمَّاءَ الْغَفِيْرِ اور جَمَّاءَ الْغَفِيْرَةِ اور اَلْجَمَّاءَ الْغَفِيْرَةِ اور جَمَّاءَ غَفِيْرَةً اور بِجَمَّاءِ الْغَفِيْرِ وَالْغَفِيْرَةِ۔ یعنی بہت سارے سب کے سب آئے۔ جم کا معنی بہت سارے اور غفیر ڈھانپنے والا یعنی بڑی جماعت۔ محیط میں ہے جَاءُ وا الْجَمَّ الْغَفِيْرَ۔ یعنی سب آئے۔ وضیع شریف کوئی ان میں کا باقی نہ رہا۔

حُبًّا جَمًّا۔ بڑی محبت بہت الفت۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيَدِيْنَ الْجَمَّاءَ۔ اللہ تعالیٰ بے سینگ والے جانور کو (سینگ والے سے) بدلہ دلائیگا

اُمِرْنَا اَنْ نَبْنِيَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَّ الْمَسَاجِدَ جُمًّا۔ ہم کو حکم ہوا شہروں اور بالوں کو کنگورے دار بنانے کا اور مسجدوں کو بے کنگورے (اب لوگوں نے الٹا کر لیا ہے ہر مسجد پر کنگورے دیواروں پر بناتے ہیں اور مکانوں کی دیواریں خالی رکھتے ہیں)۔

اَمَّا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ فَلَوْ كَتَبْتُ اِلَيْهِ اِذْبَحْ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ شَاةً لَرَاجَعَنِيْ فِيْهَا اَقَرْنَاءُ اَمْ جَمَّاءُ۔ (عمر بن عبد العزیز نے کہا) ابو بکر بن حزم کا تو یہ حال ہے اگر میں ان کو لکھوں کہ مدینہ والوں کے لئے ایک بکری کاٹو تو وہ پھر یہ پوچھینگے کہ سینگ والی بکری یا بے سینگ والی (یعنی ان

کے مزاج میں بڑی احتیاط ہے)۔

جَمَّاءُ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے مدینہ سے تین میل پر۔

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جُمَّةٌ۔ آنحضرتؐ کے سر مبارک پر مونڈھوں تک کے بال تھے (یعنی کانوں کی لو سے بھی نیچے۔ مونڈھوں پر پڑے ہوئے اگر کانوں کی لو تک ہوں تو اُسکو عربی میں لِمّہ کہتے ہیں جُمّہ سے کم وفرہ ہے۔

وَقَدْ وَفَتْ لِيْ جُمَيْمَةٌ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا جب میں آنحضرتؐ کے گھر میں آئی اُس وقت میری بال بہت ہو کر مونڈھوں تک ہو گئے تھے (یعنی بیماری سے بال گر جانے کے بعد دوبارہ بال اُگ کر یہاں تک پہنچے تھے۔

وَاَنَا مُجِمَّةٌ۔ میرے بال مونڈھوں تک تھے۔ جیسے چھوٹے بچوں کے ہوتے ہیں۔

كَاَنَّمَا جُمِّمَ شَعْرُهٗ۔ گویا آپ کے بال مونڈھوں تک تھے۔ ایک روایت میں حُمِّمَ ہے حائے حطی سے اُسکا ذکر آگے آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُجَمِّمَاتِ مِنَ النِّسَاءِ۔ اللہ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی طرح پٹے رکھیں (بالوں کو لمبا نہ ہونے دیں)

لَوْلَا جُمَّتُهٗ۔ اگر اس کے بال لمبے نہ ہوتے (مونڈھوں تک حالانکہ خود آنحضرتؐ نے مونڈھوں تک بال رکھے ہیں مگر اس حدیث میں اُس کی برائی کی شاید وہ ناز اور تکبر کی نیت سے ایسا کرتا ہوگا۔

اِجْتَاحَتْ جَمِيْمَ الْيَبِيْسِ۔ سوکھی زمین کی جمیم بھی تباہ کر دیا۔ جمیم ایک گھانس ہے جو لبی ہو کر بالوں کی طرح ہو جاتی ہے۔

رَمٰی اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَفَرْ جَلَۃٍ وَّقَالَ دُوْنَکَھَا فَاِنَّھَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ۔ (طلحہ نے کہا) آنحضرت ﷺ نے ایک بہی دانہ میری طرف پھینکا اور فرمایا یہ لے اس سے دل کو تسکین اور تفریح ہوتی ہے۔

فَاِنَّھَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ الْمَرِیْضِ۔ تلبینہ (آٹے یا بھوسی کا حریرہ) بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے (رنج کم کرتا ہے)۔

فَاِنَّھَا مُجِمَّۃٌ لَّھَا یا مَجَمَّۃٌ لَّھَا۔ وہ اسکو تسلی دیگا (آرام بخشیگا رنج اور تکلیف کم کریگا) یہ جُمام سے بمعنی راحت و آرام۔

ھُوَ وَاسِعُ الْمَجَمِّ۔ وہ کشادہ سینہ کا آدمی ہے۔

فَقَدْ جَمُّوْا۔ وہ آرام پاگئے اُن کا شمار بڑھ گیا۔

فَاَتَی النَّاسُ الْمَآءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً۔ لوگ پانی پر پہنچے آرام سے سیراب ہوکر۔

لَاُصْبِحُنَا غَدًا حِیْنَ نَدْخُلُ عَلَی الْقَوْمِ وَبِنَا جَمَامَۃٌ۔ کل صبح کو ہم جب اُن لوگوں کے پاس پہنچیں گے تو خوب آرام سے شکم سیر۔

بَلَغَھَا اَنَّ الْاَحْنَفَ لَامَھَا فِیْ شِعْرٍ فَقَالَتْ لَقَدِ اسْتَفْرَغَ حِلْمُ الْاَحْنَفِ ھِجَاؤُہٗ اِیَّایَ اَلِیْ کَانَ یَسْتَجِمُّ مَثَابَۃَ سَفَھِہٖ۔ حضرت عائشؓ کو خبر پہنچی کہ احنف نے ایک شعر میں اُن پر ملامت کی ہے تو انہوں نے کہا احنف نے جو میری ہجو کی تو عقل سے خالی ہوگیا وہ کیا میرے لئے اپنی حماقت کا خزانہ جوڑ رہا تھا (جمع کررہا تھا)۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْتَجِمَّ لَہُ النَّاسُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لئے جمع ہوکر کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے، ایک روایت میں یَسْتَخِمَّ ہے خائے معجمہ سے۔ یعنی کھڑے کھڑے ان کی بو بدبو لگ جائے (پسینہ آکر)

تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْوَحْیُ اَجَمُّ مَاکَانَ۔ آنحضرت ﷺ کا جب انتقال ہوا اُس وقت وحی بہت کثرت سے آرہی تھی۔

مَالُ اُبَیٍّ زَرْعٍ عَلَی الْجُمَّۃِ مَحْبُوْسٌ۔ ابی زرع کا مال دیت مانگنے والوں میں رُکا ہوا ہے یہ جمع ہے جُمَّۃ کی جُمَّہ وہ جماعت جو دیت مانگنے آئے۔

جُمَّانِیٌّ۔ لمبے پٹوں والا یا ریشائیل بڑی ڈاڑھی والا۔

جَمَامًا وَّقُوَّۃً۔ راحت اور طاقت۔

لَایُجَاوِزُنِیْ ظُلْمُ ظَالِمٍ وَّلَوْ نَطْحَۃٌ مَّا بَیْنَ الْقَرْنَاءِ اِلَی الْجَمَّاءِ۔ کسی ظالم کا ظلم میرے سامنے نہیں چلیگا یہاں تک کہ سینگ دار جانور کی ایک مار بے سینگ والی کو (اسکا بھی تدارک میں کروں گا)۔

اِنَّ الْمَسَاجِدَ لَاتُبْنٰی جُمًّا۔ مسجدیں بن کنگروں کے نہ بنائی جائیں (یہ اگلی حدیث کے مخالف ہے۔ اور شاید کنگوروں سے یہاں مینار مراد ہوں)

لَایَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ حَاضَتْ اَنْ تَتَّخِذَ قُصَّۃً وَّلَاجُمَّۃً۔ جو عورت حیض والی ہوجائے (یعنی جوان ہوجائے) اُس کو بری نکالنا یا پٹے رکھنا درست نہیں (کیونکہ یہ مردوں کی مشابہت ہے)

وَکَانَ یَنْھٰی عَنْ اُولٰٓئِکَ الْجُمَّانِیِّیْنَ۔ وہ اُن بال والوں سے منع کرتے تھے (اُن کو صدقہ دینے سے) ایک روایت میں مُجَّانِیْن ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ مراد مخالفین ہے۔

لَوْصَبَبْتَ الدُّنْیَا بِجَمَّاتِھَا عَلَی الْمُنَافِقِ

اَنْ یُّحِبَّنِیْ مَا اَحَبَّنِیْ۔ اگر تو دنیا بھر کا مال منافق
پر بہا دے اس لئے کہ مجھ سے محبت رکھے جب
بھی وہ مجھ سے محبت نہ رکھیگا میرا مخالف ہی رہیگا
(یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے اسی مضمون کی
دوسری مرفوع حدیث ہے کہ علی رضؓ سے وہی محبت
رکھیگا جو مومن ہو اور علی رضؓ سے بغض وہی رکھیگا جو
منافق ہو)۔

جَنَّه۔ وہ جگہ جہاں پانی جمع ہو جائے۔ اور
اسکی جمع جَنَّات ہے۔ محیط میں ہے کہ جَمَّہ وہ کنواں
جس میں بہت پانی ہو۔

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا۔ خداوندا تو جب
بخشنے والا ہے تو سب گناہ بخشدیگا یا بہت لوگوں
کو بخشدیگا اسکا دوسرا مصرعہ یہ ہے وَ اَیُّ
عَبْدٍ لَکَ لَا اَلَمَّا اور کون بندہ تیرا ایسا ہے جس
نے کوئی قصور نہ کیا ہو۔

... موتی یا چاندی کے موتی بنے ہوئے
... تَحَدَّرَ مِنْهُ الْعَرَقُ مِثْلُ الْجُمَانِ۔ اُن
... کا پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکتا تھا۔
... اِذَا رَفَعَ رَاسَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانُ اللُّؤْلُؤِ
... سر اٹھاتے تو اُس میں سے موتی کے دانے
...
... مِنْ حُسْنِهَا جُمَانٌ۔ وہ حسن کی وجہ
... گویا موتی کا دانہ ہے۔
... فِیْ وَجْهِ الظَّلَامِ مُنِیْرَةً کَجُمَانَةِ
... بَحْرِیِّ سُلَّ نِظَامُهَا۔ وہ اندھیرے میں
... طرح چمکتی ہے جیسے دریائے موتی جن کی
... نکال لی گئی ہو۔ (یہ لبید کا شعر ہے ایک گائے
... تعریف میں)۔
... جمع کرنا۔

جُمْهُوْرٌ۔ اونچا ٹیلہ۔ اکثر لوگ، بڑی جماعت،
اچھی عورت۔ جَمَاهِیْر جمع۔
اِنَّا لَا نَدَعُ مَرْوَانَ یَرْمِیْ جَمَاهِیْرَ قُرَیْشٍ
بِمَشَاقِصِهٖ ہم مروان کو نہیں چھوڑنیوالے کہ وہ
قریش کی جماعتوں پر اپنے تیر چلاتا رہے۔
اُهْدِیَ لَهٗ بُخْتَجٌ هُوَ الْجُمْهُوْرِیُّ۔ ابراہیم
نخعی کو کسی نے بختج بھیجا یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ
جو حلال ہے جسکو جمہوری کہتے ہیں کیونکہ اکثر
لوگ اُس کو استعمال کرتے ہیں۔
جَمْهِرُوْا قَبْرَهٗ۔ اُس کی قبر پر مٹی کا ڈھیر کر دو
(گلاوہ نہ کرو نہ گچکاری)۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ النُّوْنِ

جَنَاءٌ یا اِجْنَاءٌ۔ جھکنا کبڑا ہونا۔
اِنَّ یَهُوْدِیًّا زَنٰی بِامْرَأَةٍ فَاَمَرَ بِرَجْمِهِمَا
فَجَعَلَ الرَّجُلُ یُجْنِئُ عَلَیْهَا یا یُجَانِئُ عَلَیْهَا
ایک یہودی مرد نے ایک عورت سے زنا کی آنحضرت
نے دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا (جب
پتھروں سے مار پڑنے لگی تو مرد عورت پر جھکنا
شروع کر دیا اُس کو پتھروں کی مار سے بچانے
کے لئے)۔
اَبْیَضَ اَجْنَاءَ خَفِیْفَ الْعَارِضَیْنِ (حضرت
اسحاق پیغمبر کا حلیہ یہ تھا) سفید رنگ کبڑے ہلکے
رخساروں والے۔ بعضوں نے کہا اَجْنَاء کا
معنی گردن جھکی ہوئی۔
کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَبْیَضَ نَحِیْفًا خَفِیْفَ الْعَارِضَیْنِ
اَجْنَاءَ۔ ابوبکر صدیق رضؓ سفید رنگ دُبلے پتلے پچکے
گال والے جھکے ہوئے آدمی تھے۔
مُجْنَأٌ یا مُجْنَاءٌ۔ ڈھال یا کمان کیونکہ وہ جھکی ہوئی

ہوتی ہے

جَنَبٌ ۔ ڈھکیلنا، دفع کرنا، ہٹانا، دور کرنا۔

جُنُوبٌ ۔ اتری ہوا چلنا۔

جَنَابَۃٌ ۔ نجس ہونا۔

جُنُبٌ ۔ ناپاک جس کو نہانے کی حاجت ہو۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْهِ جُنُبٌ ۔ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں جنب ہو (یعنی رحمت کے دورہ کرنے والے فرشتے جو محبت سے مومنوں کے پاس آیا کرتے ہیں اور جنب سے مراد یہاں وہ شخص ہے جو اکثر ناپاکی کی حالت میں رہا کرتا ہو، جنابت کا غسل نہ کرتا ہو ناپاک رہنے کی اُس نے عادت کرلی ہو۔

اَلْاِنْسَانُ لَا یُجْنِبُ یا لَا یَجْنُبُ ۔ آدمی جنب کے چھو جانے سے جنب نہیں ہوتا، اسیطرح کپڑا یا پانی یا زمین بھی جنب کے ہاتھ لگانے سے نجس نہیں ہوتی ۔ مثلاً جنب پانی میں ہاتھ ڈالدے تو وہ پانی نجس نہ ہوگا یا کپڑے میں جنب کا پسینہ لگ جائے یا حائضہ عورت کا تو وہ کپڑا ناپاک نہ ہوگا جیسے کہ دوسری حدیث میں ہے اَلْمُؤْمِنُ لَا یَنْجُسُ مومن ناپاک نہیں ہوتا گو وہ جنب ہو یا حائضہ ہو یعنی اُسکا بدن اور پسینہ وغیرہ ناپاک نہیں ہے)

اِنَّ الْمَاءَ لَا یُجْنِبُ ۔ پانی جنب نہیں ہوتا گو جنب اُس میں ہاتھ ڈالدے، دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت ص کپڑے میں ہاتھ ڈال کر اُس سے جنابت کا غسل کرتے رہے اہل حدیث نے اسی وجہ سے مستعمل پانی کو پاک اور پاک کرنیوالا کہا ہے اور جو لوگ اس کو ناپاک کہتے ہیں اُن کے پاس کوئی قوی دلیل نہیں ہے البتہ اگر مستعمل پانی کا کوئی وصف بدل جائے تب تو وہ نجس ہو گا

لَا یَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ الْقُرْآنَ ۔ حائضہ اور جنب قرآن نہ پڑھیں (لیکن جو لڑکی قرآن سیکھتی ہو وہ حیض کی حالت میں بھی سبق ناغہ نہ کرے اُس کے لئے قرآن پڑھنا جائز رکھا ہے)۔

لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ ۔ نہ تو زکوٰۃ کے مال کو تحصیلدار اپنی فرودگاہ تک منگوائے نہ مال والے اپنا تحصیلدار سے دور لیجائیں کہ اُس کو وہاں تک جانا پڑے اور بعضوں نے جنب کی وہی تفسیر کی ہے جو اوپر جَلَبٌ کی بحث میں گذر چکی۔

کَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَلَی الْمُجَنِّبَۃِ الْیُمْنٰی وَالزُّبَیْرُ عَلَی الْمُجَنِّبَۃِ الْیُسْرٰی ۔ خالد ابن ولید لشکر کے میمنہ میں اور زبیر بن عوام میسرہ میں تھے (جب آنحضرت ص مکہ کو فتح کرنے کے لئے تشریف لیگئے تھے)۔

هُنَّ مُقَدِّمَاتٌ وَّمُجَنِّبَاتٌ وَّمُعَقِّبَاتٌ باقیات صالحات (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر) آگے بھیجنے والے ہیں اور (شیطان سے) بچانے والے ہیں (یا بچنے والے) اور پیچھے سے بھی ثواب پہنچانے والے ہیں مرے بعد بھی)

وَعَلٰی جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ دَاعٍ ۔ پل صراط کے دونوں طرف ایک بلانے والا ہوگا۔

وَیُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ ۔ ایمان داری اور ناطہ دونوں بھیجے جائیں گے وہ پلصراط کے دونوں بازو کھڑے ہو جائیں گے (کیونکہ امانداری ناطہ پروری دونوں آدمی کی اعلی صفتیں ہیں جو ہر

کے لئے ضرور چاہئیں اور تمام شریعتوں میں اس کی تاکید ہے)

مَرَّ بِجَنَبَاتِ اُمِّ سُلَیْمٍ۔ آپ ام سلیم رض کے کناروں پر گذرے۔

عَلَیْکُمْ بِالْجَنْبَةِ فَاِنَّھَا عَفَافٌ۔ عورتوں سے الگ رہنا اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی ہر وقت عورتوں کی صحبت میں مت بیٹھو) اس سے آدمی پاک رہتا ہے (بدکاری اور گناہوں سے بچا رہتا ہے)۔

رَجُلٌ ذُوْ جَنْبَةٍ۔ (عرب لوگ اُس مرد کو کہتے ہیں) جو لوگوں کی صحبت سے الگ رہے (یعنی گوشہ نشین ہو)۔

اِسْتَکْفُوْا جَنَابَیْهِ۔ دونوں طرف سے آپ ... آپ سے مانگنے لگے (یہ تثنیہ ہے جناب کا۔ اصل میں جناب کہتے ہیں جانب اور صحن اور احاطہ اور بارگاہ کو اب یہ تعظیم کیلئے نام سے پہلے استعمال ہونے لگا ہے جیسے جناب رسول کریم)

اَجْدَبَ بِنَا الْجَنَابُ۔ ہمارے گرداگرد سب خشک سالی ہوگئی (قحط پڑ گیا)

... جَنَابِ الْھَضْبِ۔ جناب الهضب کے ... (یہ ایک مقام کا نام ہے)

ذَاتُ الْجَنْبِ شَھَادَةٌ۔ پسلی کی بیماری میں ... مارت کا ثواب ہے (ذات الجنب ایک ... بیماری ہے جس میں پسلی کے اندر ایک ... ہو جاتا ہے اکثر آدمی اُس سے ہلاک ہو جاتا ہے)۔

اَلْمَجْنُوْبُ شَھِیْدٌ۔ اس کا بھی وہی معنی ہو ... ذَاتُ الْجَنْبِ۔ (قسط بہت سی بیماریوں کے لئے مفید ہے) اُن میں سے ایک ذات الجنب ہے (قسط ایک دوا ہے)۔

قَطَعَ جَنْبًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اللہ تعالے نے مشرکوں کی ایک بڑی ٹکڑی کاٹ دی یا اُن کا مطلب کاٹ دیا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَا فَعَلْتَ فِیْ جَنْبِ حَاجَتِیْ تو نے میرے کام کے بارے میں کیا کیا۔ امام بخاری کی روایت میں فَقَدْ قَطَعَ عَیْنًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ یعنی اللہ نے اُن کی جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا جو ہماری خبریں اُن کو پہنچاتے تھے)۔

فَاِذَا الرَّحَا یَطْحَنُ وَالتَّنُّوْرُ مَمْلُوْءٌ جُنُوْبَ شِوَاءٍ۔ ایک شخص کو بھوک لگی کھانے کو کچھ نہ تھا وہ جنگل میں گیا اور پروردگار سے دعا کی کیا دیکھ رہا ہے چکی میں آٹا پس رہا ہے اور تندور میں گوشت کے ٹکڑے بھرے ہوئے ہیں جو بھن رہے ہیں۔

بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاھِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِھَا جَنِیْبًا ملواں کھجور (اچھی بری) روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپے دیکر جنیب کھجور خرید لے۔ جنیب کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے۔

اِنَّ الْاِبِلَ جُنِّبَتْ قِبَلَنَا الْعَامَ۔ اس سال ہماری طرف اونٹ بیائے نہیں (اُنکا دودھ نہیں ہوا یا کم ہوا)

اُکُلْ مَا اَشْرَفَ مِنَ الْجَنْبَةِ۔ میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں۔ بعضوں نے کہا جَنْبَہ وہ ترکاری جو بھاجی سے اونچی اور درخت سے نیچی ہو۔ بعضوں نے کہا وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو۔

اَلْجَائِبُ الْمُسْتَغْرِ زُ یُثَابُ مِنْ هِبَتِهٖ ۔ مسافر پردیسی جو تحفہ لاکر اُس سے زیادہ کا طالب ہو تو اُس کو بدل دینا چاہیئے (یعنی اس کے تحفہ کا بدل کرنا ضرور ہے)۔

عَلٰی جَائِبِ الْخَبَرِ ۔ جو مسافر کہیں سے آئے وہ خبر بیان کرے۔

هُمْ اَجْنَابُ النَّاسِ ۔ وہ مسافر لوگ ہیں (یہ جُنُب کی جمع ہے بمعنی پردیسی)

فَاَصَبْتِ جَنْبَہٗ ۔ تونے اُس کی پہلو کو صدمہ پہنچایا۔ ایک روایت میں حَبَّتَہٗ ہے یعنی دل کے دانے کو۔

لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یُجْنِبُ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَ غَیْرُکَ ۔ علی میرے اور تیرے سوا کسی کو جنب رہ کر اُس مسجد سے گذرنا درست نہیں (اُس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ اور حضرت علی کا دروازہ مسجد ہی میں تھا اور سب دروازے آپ نے بند کرا دیئے تھے)۔

مَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ ۔ جبتک کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔

جَنِّبُوْا مَسَاجِدَکُمْ ۔ اپنی مسجدوں کو بچاؤ یا دُور رکھو۔

تَوَضَّاُوْا مِنْ سُؤْرِ الْجُنُبِ ۔ جنب آدمی کے جھوٹے پانی سے وضو کر لو (کیونکہ جنب کا جھوٹا پانی ناپاک نہیں ہے)۔

اَضَعُ جَنْبِیْ وَ اَنَامُ ۔ میں اپنی پہلو زمین پر رکھتا ہوں اور سو جاتا ہوں۔

بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ ۔ تیرا نام لیکر میں نے اپنی پہلو زمین پر رکھی۔

اُوْذِیَ فِیْ جَنْبِكَ ۔ پروردگار تیری اطاعت میں اُن کو تکلیف پہنچی یا تیرے کام میں۔

اَنَا جَنْبُ اللّٰهِ ۔ یہ حضرت علی کا قول ہے میں اللہ کا مقرب ہوں

نَحْنُ جَنْبُ اللّٰهِ ۔ ہم اہل بیت رسالت اللہ کے نزدیک والے ہیں۔

فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ ۔ اللہ کی ذات میں یا اُس کے کام میں۔

عَاصِفَةٌ جَنَابِیَّةٌ ۔ اُتری آندھی۔

جَنِیْبَہ ۔ کوتل جانور جو سامنے چلایا جاتا ہے اس کی جمع جَنَائِب ہے۔

یَقُوْدُوْنَ جَنَائِبَ مِنْ نُوْرٍ ۔ نور کے کوتل جانور کھینچ رہے ہوں گے۔

طَوْعُ الْجِنَابِ ۔ وہ گھوڑا جو منہ کا نرم ہو سہل سے کھینچتا ہو۔

اَلْجَارُ الْجُنُبُ ۔ جو پڑوسی غیر ہو اپنا رشتہ دار نہ ہو۔

اُکُلُ مَا اَشْرَقَ مِنَ الْجَنْبَةِ ۔ میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں بعضوں نے کہا جنبہ وہ ترکاری جو بھاجی سے اونچی اور درخت سے نیچی ہو۔ بعضوں نے وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو۔

اَلصَّاحِبُ بِالْجَنْبِ ۔ رفیق ہم پہلو۔

تَجْنِیْبٌ ۔ دور ہونا، دور کرنا۔

جُنْبُذَةٌ ۔ گنبذ، قبہ۔

فِیْهَا جَنَابِذُ مِنْ لُؤْلُؤٍ ۔ بہشت میں موتی کے گنبذ ہوں گے۔ یہ جمع ہے جُنْبُذَةٌ یا جُنْبُذ کی

جُنْحٌ ۔ یا جِنْحٌ ۔ ٹکڑا، حصہ، یا تاریکی، یا شروع کا بازو۔

ف۔ اس کو باب ج ب ذ میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع نے یہاں بھی ذکر کر دیا ہے ۱۲ منہ

جُنُوحٌ۔ مائل ہونا۔ جھکنا۔

اِجْنَاحٌ۔ مائل ہونا، مائل کرنا۔ ایسے ہی اِسْتِجْنَاحٌ لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔

اَمَرَ بِالتَّجَنُّحِ فِي الصَّلٰوةِ۔ آنحضرتؐ نے نماز میں یہ حکم دیا کہ سجدہ کرتے وقت اپنے بانہوں کو زمین سے جدا رکھے اسی طرح پہلو سے صرف ہتھیلیوں کو زمین پر لگائے اُن پر زور دے تو دونوں بازو پرندوں کے پنکھوں کی طرح ہو جائیں (جب وہ اڑتے ہیں) یہ ماخوذ ہے جناح سے جو پرندے کے پنکھ کو کہتے ہیں۔

اِذَا صَلّٰی جَنَّحَ۔ آپ جب نماز پڑھتے تو سجدہ میں دونوں بازو پہلو سے الگ رکھتے۔

يُجَنِّحُ فِي سُجُوْدِهٖ۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں

اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ۔ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پنکھ بچھا دیتے ہیں (کہ ان کو روندتا ہوا چلے، یا پنکھ بچھانے سے یہ مراد ہے کہ طالب علم کی تعظیم کرتے ہیں اُس کے سامنے تواضع سے پیش کرتے ہیں یا مجلس علم میں اُترتے ہیں اُڑنا چھوڑ دیتے ہیں یا طالب علم پر سایہ کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں مراد وہ طالب علم ہے جو خاص پروردگار کی رضامندی اور آخرت کی بہبودی کے لئے دین کا علم حاصل کرتا ہو یعنی قرآن اور حدیث اور اُن کے لوازم کا لیکن منطق اور فلسفہ اور دنیاوی علوم پڑھنے والا طالب علم اسمیں داخل نہیں ہے اسی طرح وہ طالب علم بھی جو دین کا علم کسی دنیاوی غرض سے یا بحث و مباحثہ فخر و تکبر دوسرے عالموں سے مقابلہ اور ان کو ذلیل کرنے کے لئے پڑھے)۔

تُظِلُّهُمُ الطَّيْرُ بِاَجْنِحَتِهَا۔ پرندے اپنے پنکھوں سے اُن پر سایہ کریں گے۔

كَانَ وَقِيْذَ الْجَوَانِحِ۔ آپ کے سینہ کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی تھیں (یعنی اکثر ملول اور محزون رہتے۔ محیط میں ہے کہ جَوَانِحُ سینے کے پاس کی پسلیاں جیسے ضُلُوعٌ پشت کی پسلیاں۔ یہ جمع ہے جَانِحَةٌ کی۔

اِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ فَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ جب رات کا پہلا حصہ آجائے یا تاریکی شروع ہو تو اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھو اُن کو باہر نہ نکلنے دو کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں۔

وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ۔ رات کی تاریکی شروع ہو گئی۔

اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ جب رات کا پہلا ٹکڑا آجائے تو اپنے بچوں کو روک رکھو باہر نہ پھرنے دو ایک روایت میں فَاَمْسِكُوْا صِبْيَانَكُمْ ہے یعنی اُن کو ایک جگہ ٹھہرا دو)

يَا بْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ۔ یہ آپ نے عبد اللہ ابن جعفر بن ابی طالب کو کہا اُن کے والد جعفر ابن ابی طالب جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے تھے آنحضرتؐ نے خواب میں اُن کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہے ہیں اُن کا لقب اُس روز سے ذوالجناحین ہو گیا یعنی دو پنکھ والے۔

لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ۔ آنحضرتؐ نے جبرئیلؑ کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھا تو اُن کے چھ سو پنکھ تھے۔

وَهُوَ ذَاتُ اَجْنِحَةٍ۔ اور ڈرا اُنی چیزیں اور

پنکھ (یہ فرشتوں کے پنکھ تھے اگر ابوجہل آنحضرتؐ کے قریب جاتا تو اُسکے تکے بوٹیاں اڑا ڈالتے (آدمی کا جناح اُس کے بغل سے لے کر بازو تک)۔

وَمَا يَجْنَحُ إِلَيْهِ نُفُوسُهُمْ۔ جدھر ان کے دل مائل ہوں۔

فَاجْتَنَحَ عَلَى أُسَامَةَ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ آنحضرتؐ نے بیماری میں اپنا مزاج ذرا ہلکا پایا تو اسامہ پر جھکے ہوئے ٹیکا لگائے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔

إِنِّي لَا أُجْنِحُ أَنْ آكُلَ مِنْهُ۔ مجھ کو یتیم کا مال کھانا گناہ معلوم ہوتا ہے یہ جناح سے ماخوذ ہے یعنی گناہ۔

إِنَّ لِكُلِّ مَلَكٍ مِّنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَمَنْ حَوْلَهُ أَرْبَعَةَ أَجْنِحَةٍ أَمَّا جَنَاحَانِ فَعَلَى وَجْهِهِ مَخَافَةَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْعَرْشِ فَيُصْعَقَ وَأَمَّا جَنَاحَانِ فَيَطِيرُ بِهِمَا۔ (وہب بن منبہ نے کہا) عرش اٹھانے والے فرشتوں اور اُن کے گرد و پیش فرشتوں کے چار چار پنکھ ہیں دو پنکھ تو منہ پر ہیں اسلئے کہ عرش پر نظر پڑ کر بیہوش نہ ہو جائیں اور دو پنکھ اڑنے کیلئے۔

میں کہتا ہوں فتنی نے جو بعضوں سے نقل کیا کہ فرشتوں کے پنکھ سے اصلی پنکھ جو پرندی میں ہوتا ہے وہ مراد نہیں ہے کیونکہ کسی پرندے کے دو پنکھ سے زیادہ تین پنکھ بھی نہیں ہوتے بھلا چھ سو پنکھ کیسے ہوں گے تو پنکھ ایک صفت ہے صفات ملائکہ میں سے جو بن دیکھے سمجھ میں نہیں آتی یہ کلام صحیح نہیں ہے دو پنکھ اللہ تعالیٰ نے پرندوں میں پیدا کئے ہیں اور فرشتوں کا قیاس اُن پر نہیں ہو سکتا نہ فرشتوں کو ہم نے دیکھا تو کوئی امر اس سے مانع نہیں کہ اُن کی خلقت ایسی ہے جس میں تین چار پانچ چھ سو پنکھ تک ہوں اور وہب بن منبہ کا کلام اُسی پر دال ہے اور جب قامت زیادہ طویل ہو تو تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چھ سو کیا ہزار پنکھ لگ سکتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے صفات کی تاویلات کرتے کرتے اب فرشتوں کے اعضا کی بھی تاویل کرنے لگے حالانکہ فرشتے مخلوق اور حادث اور اجسام لطیفہ ہیں ان کے اعضا کے تاویل کی کیا ضرورت ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ مُخْتَلِفَةً وَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ وَلَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا فرشتے کئی طرح کے ہیں اور آنحضرتؐ نے جبرئیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا اُن کے چھ سو پنکھ تھے آسمان سے لے کر زمین تک بھر دیئے تھے جب اتنی بڑی قامت ہو تو چھ سو پنکھ کیا ہزار پنکھ بھی ہو سکتے ہیں)۔

كَانَ مُجَنِّحًا فِي سُجُودِهِ۔ آنحضرتؐ سجدے میں اپنی کہنیاں زمین سے اُٹھی رکھتے اور دونوں ہاتھوں کو پرندے کی پنکھ کی طرح

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَبْدَلَهُ بِيَدَيْهِ جَنَاحَيْنِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَاءُ۔ اللہ تعالیٰ نے جعفر بن ابی طالب کو اُن کے ہاتھوں کے بدل (جو جنگ موتہ میں کاٹ ڈالے گئے) دو پنکھ دیئے ہیں وہ بہشت میں جہاں چاہیں

ہیں اڑ کر چلے جاتے ہیں۔

جَنَاح ۔ آنحضرت ؐ کے گھوڑے کا بھی نام تھا
لَا سَبْقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ ۔
اصل حدیث یہیں تک ہے لیکن اَوْ جَنَاحٍ
اُس میں بڑھا دیا گیا یعنی آگے بڑھنے کی شرط
کسی میں نہ ہونا چاہیے مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے
یا پنکھ میں اصل حدیث میں تین ہی چیزیں مذکور
تھیں تیر اور اونٹ اور گھوڑا لیکن ایک جھوٹے
شخص نے بادشاہ کی خاطر سے جو کبوتر اڑایا کرتا
تھا۔ اس حدیث میں اَوْ جَنَاحٍ کا لفظ بڑھا دیا۔
لعنۃ اللہ علیہ۔

یُضَیِّقُ عَلَیْہِ الْقَبْرُ حَتّٰی یَلْتَقِیَ جَوَانِحُہٗ
کافر کی قبر اُس پر جڑ جائے گی یہاں تک کہ اُسکی
پسلیاں دونوں طرف بھینچ کر مل جائیں گی۔

جُنْدٌ ۔ فوج، لشکر، گروہ، شہر۔

اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ
مِنْھَا اِئْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ۔
روحوں کی بھی (ابتدائے خلقت میں جھنڈ کے
جھنڈ تھے) پھر جو روحیں آپس میں اُسوقت
پہچانت رکھتی تھیں (اُن میں معرفت اور دوستی
تھی) وہ دنیا میں بھی آکر ایک دوسرے سے مل
گئیں (اُن میں باہمی الفت ہو گئی) اور جو روحیں
اُس وقت ایک دوسرے سے انجان اور الگ
تھیں (اُن میں اتحاد نہ تھا) وہ دنیا میں بھی آکر
الگ الگ رہیں (مطلب یہ ہے کہ تعلق جسمانی کی
طرح جن ارواح میں اتحاد ہوتا ہے تو سمجھنا چاہیے کہ
عالم ارواح میں بھی قبل از تعلق بہ جسم اُنمیں
الفت اور دوستی تھی اور یہی وجہ ہے کہ اچھے
آدمی اچھوں سے دوستی کرتے ہیں بُرے بُروں سے
کند ہمجنس با ہمجنس پرواز — کبوتر با کبوتر باز با باز
اس حدیث سے اُس مذہب کی تائید ہوتی ہے
جو کہتا ہے کہ ارواح اجسام سے پہلے پیدا کی
گئی تھیں جمہور علماء کا بھی قول ہے)۔

سَیَصِیْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَکُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَۃً
وہ زمانہ قریب ہے جب تم مسلمانوں کے جدا
جدا کئی جھنڈ ہو جائیں گے (ایک جھنڈ شام میں
اور ایک یمن میں اور ایک حجاز میں)

فَلَقِیَہٗ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ ۔ شہروں کے سردار
آکر حضرت عمرؓ سے ملے (مراد شام کے شہر ہیں
وہ پانچ تھے فلسطین اردن دمشق حمص قنسرین
یعنی ان شہروں میں جو مسلمان مجاہدین رہتے تھے
اُن کے رئیس اور سردار حضرت عمرؓ سے آکر ملے)

سَتَرُوْا الْبَیْتَ بِجُنَادِیٍّ اَخْضَرَ فَدَخَلَ
اَبُوْ اَیُّوْبَ فَلَمَّا رَاٰہُ خَرَجَ ۔ ہم نے گھر پر ایک
سبز کپڑا منڈھا تھا (در و دیوار پر کپڑا لگایا تھا)
ابو ایوب انصاری رضؓ جو وہاں آئے تو دیکھکر
واپس چلے گئے (انہوں نے دیواروں اور
چھت پر کپڑا منڈھنا برا سمجھا چونکہ حدیث میں
اُس کی ممانعت وارد ہے)

کَانَ ذٰلِکَ یَوْمَ اَجْنَادَیْنِ ۔ یہ واقعہ اجنادین
کے دن کا ہے۔

اَجْنَادَیْنِ ۔ ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں
وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور
نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔

جَنَدُ ۔ یمن کا ایک تعلقہ ہے۔ بعضوں نے کہا کہ
ایک شہر ہے ملک یمن میں۔

جُنْدُبٌ یا جُنْدَبٌ یا جُنْدُبٌ ایک قسم کی ٹڈی یا ٹڈا
بعضوں نے کہا جندب پپیا جو رات کو سیٹی

کی سی آواز نکالتا ہے ایکساں نکالے جاتا ہے اور
ٹڈی کی طرح کودتا ہے اس کو قُبَّوط بھی کہتے ہیں
فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ يَقَعْنَ فِيْهِ۔ ٹڈوں نے اُس
میں گرنا شروع کیا۔
كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْجَنَادِبُ تَنْقُزُ مِنَ
الرَّمْضَاءِ۔ آپؐ ظہر کی نماز اُس وقت پڑھتے
تھے کہ گرمی کی شدت سے ٹڈے کودتے رہتے۔
اُمُّ جُنْدُبٍ۔ بلا، آفت، ظلم۔
جَنَدَعٌ۔ آفت، بلا، مصیبت، زمین کے موذی
جانور۔
اِنِّي اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْجَنَادِعَ۔ میں تم پر بلاؤں
سے ڈرتا ہوں۔
ذَاتُ الْجَنَادِعِ۔ آفت، مصیبت، بلا۔
جُنَيْدِعٌ۔ بلی۔
جَنْزٌ۔ جمع کرنا، ڈھانپنا۔
جَنَازَہ یا جِنَازَہ۔ میت مع چارپائی۔ بعضوں
نے کہا بکسرہ جیم میت اور بہ فتحہ جیم چارپائی یا
بالعکس۔
اِنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ فَرُمِيَتْ فِي
جَنَازَتِهَا۔ ایک شخص کی دو جوروئیں تھیں
ایک مرگئی (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں رُمِيَ فِي
جَنَازَتِهٖ یا طُعِنَ فِي جَنَازَتِهٖ۔ جب اُس کے
مرنے کی خبر دیتے ہیں)۔
اِذَا اجْتَزْتُمُوْهَا فَاٰذِنُوْنِيْ۔ امام حسن
بصریؒ نے کہا) جب تم اُس کی لاش کو تخت پر
رکھو تو مجھ کو خبر کرو۔
رَاَيْتُ اِبْنًا لِاَبِيْ عَبْدِ اللهِ فَطِيْمٌ ذَرَجَ فَطُعِنَ
فِي جَنَازَةِ الْغُلَامِ فَمَاتَ۔ امام ابو عبداللہ
علیہ السلام کے ایک لڑکے کو میں نے دیکھا جسکو

عبداللہ فطیم کہتے تھے انھوں نے چلتے چلتے
کی یعنی وہ مرگئے، ایک روایت میں فِي جِنَازِ
الْغُلَامِ ہے، ایک میں فِي حَيٰوةِ الْغُلَامِ
جَنَائِزُ۔ جنازہ کی جمع ہے۔
جَنَزَهٗ۔ اُس کو چھپالیا۔
جَنَفٌ۔ ایک طرف جھک جانا، ظلم کرنا، کسی کا
تلف کرنا۔
اَجْنَفَ۔ ظلم لیکر آیا جیسے اَلَامَ ملامت کی بات
لایا۔
مَا تَجَانَفْنَا الِاِثْمَ۔ ہم نے عمداً گناہ نہیں
کسی کا حق نہیں مارا۔
اِنَّا نَرُدُّ مِنْ جَنَفِ الظَّالِمِ مِثْلَ مَا نَرُدُّ
مِنْ جَنَفِ الْمُوْصِيْ۔ ہم ظالم کے ظلم کو اس
طرح دفع کرتے ہیں جیسے وصیت کرنے وا
ظلم کو رد کرتے ہیں (یعنی ایسی وصیت جس
وارثوں کی حق تلفی ہو اُس کو باطل اور لغو کر
ہیں)۔
يُرَدُّ مِنْ صَدَقَةِ الْجَانِفِ فِي مَرَضِهٖ
مَا يُرَدُّ مِنْ وَصِيَّةِ الْمُجْنِفِ عِنْدَ
بیماری کی حالت میں ظلم کرنے والے کی
اسیطرح رد کی جائے گی جیسے اُس کی
مرتے وقت۔ (جَانِفٌ اور مُجْنِفٌ دو
ایک معنی ہے۔ بعضوں نے کہا جانف
ہے وصیت میں ظلم کرنے والے سے اور
ہر وہ شخص جو حق تلفی کرے حق کو چھوڑ
کی طرف جائے)۔
مَا تَجَانَفْنَا فِيْهِ لِاِثْمٍ۔ (حضرت عمرؓ
لوگوں کے ساتھ رمضان کا روزہ کھول
سمجھ کر کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکل

(ترفرمایا ہم اُس کی قضا کرلیں گے) ہم نے عمداً اُس میں کوئی گناہ نہیں کیا۔

جَنْفَاءَ۔ ایک چشمہ ہے بنی فزارہ کا۔

جَنْقٌ۔ منجنیق سے پتھر مارنا، منجنیق ایک ہتھیار ہے جس سے دشمن پر پتھر برساتے ہیں۔

اِنَّهٗ نَصَبَ عَلَى الْبَيْتِ مَنْجَنِيْقَيْنِ وَوَكَّلَ بِهِمَا جَانِقَيْنِ فَقَالَ اَحَدُ الْجَانِقَيْنِ عِنْدَ رَمْيِهٖ خَطَّارَةٌ كَالْجَمَلِ الْفَنِيْقِ اَعْدَدْتُهَا لِلْمَسْجِدِ الْعَتِيْقِ۔ حجاج ظالم نے بیت اللہ پر دو منجنیقیں لگائیں اور اُنپر دو سنگ انداز دل کو مقرر کیا (جن کو منجنیق چلانے میں مہارت تھی ایک سنگ انداز اور دوسرا سنگ زرو برادر شنال) پتھر چلاتے وقت یہ شعر پڑھنے لگا اُسکا ترجمہ یہ ہے "یہ منجنیق بڑے عمدہ اونٹ کی طرح ہے میں نے اس کو پرانی مسجد (کعبۃ اللہ) کے لئے تیار کیا ہے ارے ظالم تجھ پر ہزار لعنت تو کس منہ سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے"۔

وُضِعَ اِبْرَاهِيْمُ فِي الْمَنْجَنِيْقِ۔ ابراہیم ؑ کو منجنیق میں بٹھا کر آگ میں پھینکدیا شیطان نے یہ ترکیب بتلائی تھی۔

جَنٌّ یا جُنُوْنٌ یا جَنَانٌ۔ چھپانا، ڈھانپنا، تاریک ہونا، چھپ جانا، دیوانہ ہونا، جن یا آسیب چڑھ جانا۔

جِنٌّ۔ ایک مخلوق ہے جو فرشتوں سے اُتر کر آگ سے پیدا ہوئی ہے یہ اسم جمع ہے اُسکا واحد جِنِّیٌّ اور جمع جِنَّۃٌ ہے۔

جَنِیْنٌ۔ جو بچہ پیٹ میں ہو اس کی جمع اَجِنَّۃٌ ہے۔

جَنَّۃٌ۔ باغ، بہشت، اُس کو جنت اسلئے کہتے ہیں کہ وہاں گھنے ہوئے درخت ہیں جو ہر چیز کو چھپائے ہوئے ہیں۔

جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ۔ جب رات نے اُس کو چھپا لیا یعنی اندھیری چھا گئی۔

بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ۔ جنات کا بیان اور اُس کا کہ جنوں کو بھی اُن کے نیک اعمال کا ثواب ملیگا (امام ابوحنیفہ رح نے کہا کہ جنوں کا ثواب یہی ہے کہ عذاب سے بچ جائیں لیکن اہل حدیث اور امام مالک اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ جنوں کو بھی بہشت ملیگی اور وہاں کی نعمتیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور فرمایا ولکل درجات مما عملوا یہ جن اور انس دونوں کو شامل ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ نکلا ہے جو جنات اور شیاطین کے وجود کا انکار کرتا ہے یہ فرقہ کافر ہے کیونکہ جن اور شیاطین کا وجود آیات متعددہ قرآنی اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور صدہا ہزارہا اشخاص نے جنوں کو دیکھا ہے اور اُن کے افعال اور تصرفات مشاہدہ کئے ہیں یہ امر عقلاً محال معلوم ہوتا ہے کہ اتنے آدمی سب جھوٹے ہوں اگر یہ لوگ فلاسفہ کی تقلید سے جنوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں تو فلاسفہ سب عقول اور ملائکہ اور نفوس کے قائل تھے یہاں تک کہ شیخ بوعلی ابن سینا انکا پیر مرشد کہتا ہے کہ جن ایک ہوائی حیوان ہے جو اشکال مختلفہ میں ظاہر ہوسکتا ہے اور اگلے فلاسفہ سے منقول ہے کہ جن اور شیاطین بھی نفوس بشریہ ہیں جو بدن سے جدا ہوکر باعتبار خیر اور شر کے جن یا شیطان ہوجاتی ہیں، ابو وہب نے کہا جنوں کی اولاد ہوتی ہے

وہ کھاتے پیتے ہیں، اور شیخ بدر الدین شبلی نے
ایک خاص کتاب جنوں کے حالات میں لکھی
ہے اسکا نام آکام المرجان فی احکام الجان ہے
اور میرے بھائی مولوی بدیع الزمان صاحب
مرحوم نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث
سنی تھی جنہوں نے خاص آنحضرتؐ سے سنی
تھی (اُنکا نام شاہ سکندر بیان کیا تھا یا کچھ ایسا
ہے خوب مجھ کو یاد نہیں ہے) اور شاہ ولی اللہ
صاحبؒ نے جنوں کو دیکھا ہے اُن سے حدیث
سنی ہے اور ہمارے شیخ حافظ عبد العزیز صاحب
مرحوم محدث لکھنویؒ بیان کرتے تھے کہ اُنکے
پاس ایک جن حدیث پڑھنے کو آیا کرتے تھے
بہرحال جنوں کے وجود کا انکار کرنا تکذیب ہی
قرآن اور حدیث کی اور کفر صریح ہے اللہ تعالیٰ
اُس سے بچائے رکھے۔ ابن عربی نے کہا
مسلمانوں کا اجماع ہے اسپر کہ جن کھاتے پیتے
نکاح کرتے ہیں اُن کی اولاد ہوتی ہے۔
مترجم۔ کہتا ہے میں اس مقام پر چند آیات
قرآنی لکھ دیتا ہوں جن سے جنوں کا وجود صراحتاً
ثابت ہوتا ہے اور احادیث تو بے شمار ہیں اور
اجماع امت اُس کے علاوہ

(۱) یا معشر الجن والانس الم یأتکم رسل منکم الآیۃ۔
(۲) قال عفریت من الجن انا اتیک بہ قبل ان
تقوم من مقامک الآیۃ
(۳) کان من الجن ففسق عن امر ربہ الآیۃ
(۴) ومن الشیاطین من یغوصون لہ ویعملون
عملاً دون ذلک الآیۃ
(۵) والشیاطین کل بناء وغواص الآیۃ
(۶) وحق علیہم القول فی امم قد خلت من قبلہم
من الجن والانس الآیۃ۔
(۷) اولئک الذین حق علیہم القول فی امم قد خلت
من قبلہم من الجن والانس الآیۃ۔
(۸) واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن
الآیۃ۔
(۹) خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق
الجان من مارج من نار الآیۃ
(۱۰) یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان
تنفذوا الآیۃ۔
(۱۱) فبای آلاء ربکما تکذبان۔
(۱۲) لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان۔
(۱۳) قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن الآیۃ
(۱۴) وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال
من الجن الآیۃ۔
(۱۵) من الجنۃ والناس۔
(۱۶) وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
(۱۷) والجان خلقناہ من قبل من نار السموم

مذکورہ بالا آیات میں سے کسی ایک آیت کا
بالاتفاق کفر ہے تو اتنی آیات اور احادیث
اور اجماع قطعی کا انکار کیونکر کفر
نہ ہوگا۔

لَیْلَۃُ الْجِنِّ۔ وہ رات جس میں جن آپ کے
پاس آئے تھے دین کی باتیں سیکھنے کے
یہ کئی راتیں تھیں کسی میں عبد اللہ بن مسعود
آپ کے ساتھ تھے کسی میں نہ تھے انہوں نے
لمبے لمبے آدمیوں کی طرح جیسے زط کے
ہوتے ہیں) دیکھے۔

وَلِیَ دَفْنَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلِیٌّ وَّ الْعَبَّاسُ۔ آنحضرتؐ کے دفن اور

چھپانے کا کل کام حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے کیا (غسل بھی انہوں ہی نے اور شقران نے دیا کہتے ہیں اسامہ بھی غسل میں شریک تھے)

جُعِلَ لَهُمْ مِنَ الصَّفِيحِ أَجْنَانٌ۔ آسمان سے اُن کے لئے پردے مقرر کئے گئے۔

أَجْنَانٌ۔ جمع ہے جَنَنٌ کی یعنی پردہ اور جَنَنٌ قبر کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ مردے کو چھپا لیتی ہے۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ۔ سفید رنگ کے پتلے سانپوں کے قتل سے آپ نے منع فرمایا یا اُن سانپوں کے قتل سے جو باریک پتلے گھروں میں رہتے ہیں کیونکہ یہ سانپ کاٹتے نہیں ہیں، نہ کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں اسی طرح سبز رنگ کے پتلے سانپ جو درختوں پر پھرتے ہیں۔ یا سمندر کے سانپ، باقی کالا ناگ یا دامن یا کوڑیالا یا دومنہ والا یا دم بریدہ، دو ٹپکے والا یہ سب زہریلے ہیں ان کو فوراً مار ڈالنا چاہئے۔

إِنَّ فِيهَا جِنَّانًا كَثِيرَةً۔ زمزم کے کنوئیں میں باریک سانپ بہت ہیں (آپ نے اُن کو قتل کا حکم دیا کنوئیں کا پانی صاف رہنے کے لئے نہ اس لئے کہ اُن میں زہر ہے اور اسی لئے دوسرے مقاموں میں اُن کے قتل سے منع فرمایا۔

جِنَّانُ الْجِبَالِ۔ پہاڑوں کے جن یعنی فسادی شیطانی آدمی۔

مِجَنٌّ۔ ڈھال، سپر۔

قُطِعَ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔ ایک سپر کی قیمت میں آپ نے چور کا ہاتھ کاٹا اُس کی قیمت پانچ درم یا ربع دینار۔

قَلَبْتَ لِابْنِ عَمِّكَ ظَهْرَ الْمِجَنِّ۔ (یہ عبداللہ ابن عباس رضہ نے حضرت علی رضہ کو لکھا) تم نے اپنے چچا زاد بھائی کے لئے سپر الٹ دی (یہ ایک مثل ہے اُس مقام پر کہی جاتی ہے جب کوئی اپنے دوست کی دوستی چھوڑ دے، اُس کے ساتھ رعایت اور مروت جو ہمیشہ کیا کرتا تھا نہ کرے۔

وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ۔ اُن کے (یعنی ترکوں کے) منہ ایسے ہوں گے جیسے تہ بر تہ سپریں (سپر پر ایک چمڑا اور چڑھا دیں اُس کو موٹا کرنے کے لئے تو اُس کو مُطرقہ کہتے ہیں اسی طرح جوتی کو بھی جس میں دو یا تین تلے ملا کر سیے جائیں۔ نَعْلٌ مُطْرَقَةٌ کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اُن کے منہ تھابڑ تھوبڑ غلیظ ہوں گے)۔

نَعْلِي وَمِجَنِّي۔ میری جوتی میری سپر۔

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ۔ روزہ سپر ہے (گناہوں کی، یا شیطان کے حملہ کی یا دوزخ کے آگ کی)۔

كَانُوْا جُنَّةً بچے جو مر گئے دوزخ کی سپر ہیں۔

اَلْإِمَامُ جُنَّةٌ۔ امام سپر ہے جس کے سایہ اَمن میں لوگ دشمنوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا امام جس کام کا حکم کرے اور کوئی اُس کو بجا لائے تو بجا لانے والے پر کوئی گناہ نہ ہوگا اگر امام کا حکم ناحق ہوگا تو سارا گناہ اُسی کی گردن پر رہے گا مثلاً امام کسی کے قتل کا حکم دے اور کوئی قتل کر ڈالے تو قاتل پر کچھ گناہ نہ ہوگا بعضوں نے کہا اگر امام کا حکم برخلاف شرع ہو تو بجالانے والا بھی گنہگار ہوگا اور امام کے حکم کی اطاعت اُسی وقت لازم ہے جب وہ شرع کے موافق ہو اور یہی قول صحیح ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے اگر امام ظلم سے کسی مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دے تو ہرگز اُس کو قتل نہ کرنا چاہئے گو خود قتل ہو جائے

كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ - اُن دو شخصوں کی مثال جو لوہے کی زرہیں پہنے ہوں - ایک روایت میں جُبَّتَانِ ہے باء موحدہ سے - یعنی لوہے کے دو چغے پہنے ہوں
تُجِنُّ بَنَانَهُ - اُس کی پوریں تک چھپا لیتی ہے (انگلیاں تک چھپ جاتی ہیں) ایک روایت میں تُحِزُّ ثِيَابَهُ ہے یہ راوی کی غلطی ہے -
نَهٰى عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ - جن یا آسیب کے لئے جانور کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (عرب کے مشرکوں کا قاعدہ تھا اور ہند کے مشرکوں کا بھی ابتک معمول ہے کہ کوئی مکان بنا چکنے کے بعد یا اُسکا پایہ ڈالنے پر یا کنواں کھودنے پر یا اُس میں سے پانی نکلنے پر ایک جانور کاٹتے ہیں اور اُنکا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے شیطان یا آسیب کا نقصان نہ پہنچیگا آنحضرت صلعم نے ایسے ذبیحوں سے منع فرمایا -
مترجم کہتا ہے کنواں کھودتے وقت دکن میں خواجہ خضر کے نام کا بکرا ذبح کرتے ہیں یہ بھی ذبائح جن میں داخل اور ممنوع ہے اگر خواجہ خضر کے نام پر ذبح کریں تب تو وہ جانور قطعی حرام ہوگا اور اگر خداوند کریم کے نام پر ذبح کریں اور یہ اعتقاد ہو کہ خواجہ خضر نقصان یا موت سے بچالیں گے تب بھی ایسا اعتقاد رکھنے والا مشرک ہوگا اور اُسکا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہوگا -
اَيَشْتَكِى اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ - کیا ماعز جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) بیمار ہے یا دیوانہ ہے (یہ آنحضرت نے ماعز کے گھر والوں سے پوچھا) -
لَوْ اَصَابَ ابْنُ اٰدَمَ فِى كُلِّ شَيْءٍ لَجُنَّ - اگر آدمی کی ہر خواہش پوری ہو جائے تو وہ مستی اور غرور سے دیوانہ ہو جائے (اسی طرح اگر ہر ایک دعا کسی کی قبول ہو جائے) -
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جُنُوْنِ الْعَمَلِ - الٰہی میں اُس کام سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے آدمی کو جنون پیدا ہو یعنی عجب اور تکبر -
هٰذَا الْمُصَابُ وَاِنَّمَا الْمَجْنُوْنُ الَّذِىْ يَضْرِبُ بِمَنْكِبَيْهِ وَيَنْظُرُ فِىْ عِطْفَيْهِ وَيَتَمَطّٰى فِىْ مِشْيَتِهٖ - یہ کم عقل ہے (یا اُس کی عقل میں فتور ہو گیا ہے) مجنون وہ شخص ہے جو اپنے مونڈھے ہلاتا رہے اور دونوں طرف دیکھتا جائے اور چلنے اکڑتا اور ہاتھوں کو لمبا کرتا رہے -
كَانَ يَخِرُّ رِجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِى الصَّلٰوةِ الْخِصَاصَةِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ مَجَانِيْنُ - کچھ لوگ بھوک کی وجہ سے نماز میں کھڑے کھڑے گر جاتے تھے عرب لوگ اُن کو دیوانہ کہتے ایک روایت میں مَجَانُوْنَ ہے یہ روایت شاذ ہے جیسے یہ قرأت وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطُوْنَ شاذ ہے مجانین مجنون کی جمع ہے -
جَنَانٌ - دل -
اَلْاِيْمَانُ تَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ وَاِقْرَارٌ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ - ایمان تین چیزوں کا نام ہے دل سے یقین کرنا زبان سے اقرار کرنا ارکان سے فرائض کا بجالانا -
جِنَان - جمع ہے جَنَّۃ کی یعنی بہشت
وَلٰكِنَّهَا جِنَانٌ - بہشت کئی باغوں کا ایک باغ تھوڑے ہے (کہ تیرا بیٹا اس میں جائے گا) -
جَنَّةُ الْمَعْلٰى - مکہ کا قبرستان -
جَنَّةُ الْبَقِيْعِ - مدینہ کا قبرستان -

أَبِيْ جُنُوْنٌ۔ کیا میں دیوانہ ہوں۔ (یہ اُس شخص نے آنحضرتؐ سے کہا جو غصے میں بھرا ہوا تھا اور آنحضرتؐ نے اُس کو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے کا حکم دیا تھا شاید یہ شخص بالکل جاہل گنوار تھا یا منافق تھا)۔

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ جَنَّتَیْنِ۔ بہشت میں دو باغ ہیں۔

لَمَّا اَلْقٰی مُوْسٰی الْعَصَا صَارَتْ جَانًّا فِی الْاِبْتِدَاءِ ثُمَّ صَارَتْ ثُعْبَانًا فِی الْاِنْتِهَاءِ۔ حضرت موسیٰؑ نے جب عصا ڈالدی تو پہلے وہ ایک پتلا سانپ ہو گئی پھر آخر میں اژدہا بن گئی۔ اسی لئے قرآن شریف میں اُس کے لئے تین لفظ آئے ہیں۔ حَیَّۃٌ اور جَآنٌّ اور ثُعْبَانٌ یعنی دوڑ میں حَیَّہ تھی اور پھنپھنانے میں جانّ اور نگل جانے میں ثعبان۔

سُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ جَنَّۃِ اٰدَمَ اَمِنْ جِنَانِ الدُّنْیَا کَانَتْ اَمْ مِنْ جِنَانِ الْاٰخِرَۃِ فَقَالَ کَانَتْ مِنْ جِنَانِ الدُّنْیَا تَطْلُعُ فِیْهَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَلَوْ کَانَتْ مِنْ جِنَانِ الْاٰخِرَۃِ لَمْ یَدْخُلْهَا اِبْلِیْسُ وَمَا اُخْرِجَ مِنْهَا اٰدَمُ اَبَدًا۔ امام جعفر صادق علیہ وعلیٰ آبائہ السلام سے پوچھا گیا آدم کی بہشت کیا دنیا کے باغوں میں سے ایک باغ تھی یا آخرت کے باغوں میں سے تھی؟ آپ نے فرمایا وہ دنیا کا ایک باغ تھی (کسی کرہ میں جو ہمارے نظام شمسی میں ہے جیسے زہرہ مشتری وغیرہ) اس میں سورج اور چاند نکلتا تھا اگر آخرت کا باغ ہوتی تو ابلیس اس میں نہ جا سکتا نہ آدم وہاں سے کبھی نکلتے۔

یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ اَهُمَا الْیَوْمَ مَخْلُوْقَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَرَاَی النَّارَ لَمَّا عُرِجَ بِهٖ اِلَی السَّمَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ قَوْمًا یَقُوْلُوْنَ اِنَّهُمَا الْیَوْمَ مُقَدَّرَتَانِ غَیْرُ مَخْلُوْقَتَیْنِ فَقَالَ مَا اُولٰٓئِکَ مِنَّا وَلَا نَحْنُ مِنْهُمْ مَنْ اَنْکَرَ خَلْقَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَقَدْ کَذَّبَ النَّبِیَّ وَکَذَّبَنَا وَلَیْسَ مِنْ وَّلَایَتِنَا عَلٰی شَیْءٍ وَّیُخَلَّدُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ ابو الصلت ہروی نے حضرت امام رضا علیہ وعلیٰ آبائہ السلام سے پوچھا آنحضرتؐ کے صاحبزادے مجھ کو بتلائیے کیا بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں آج کے دن موجود ہیں فرمایا ہاں آنحضرتؐ معراج میں بہشت میں تشریف لیگئے تھے اور آپ نے دوزخ کو بھی دیکھا تھا میں نے کہا بعضے لوگ تو کہتے ہیں بہشت اور دوزخ آئندہ پیدا ہوں گے اب نہیں ہیں فرمایا یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں نہ ہم کو اُن سے کوئی تعلق ہے جس نے بہشت اور دوزخ کے وجود کا انکار کیا اُس نے پیغمبر کو اور ہم اہل بیت رسالت کو جھٹلایا۔ وہ ہماری ولایت میں نہیں ہے بلکہ ہمیشہ وہ دوزخ میں رہے گا (اسی طرح جس نے جن یا آسمان یا ملائکہ یا شیاطین کے وجود کا انکار کیا وہ بھی کافر ہے ہمیشہ دوزخ میں رہیگا) امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جب مجھ کو آسمان پر لے گئے تو میں بہشت میں گیا وہاں میں نے سرخ یاقوت کا ایک محل دیکھا جس کے باہر سے اندر کی اور اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی تھیں اس میں موتی اور زمرد کے کئی مکان تھے میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا اُسکا جو کوئی اچھا کلام کہے (خوش اخلاق ہو نرمی سے بات کرے) ہمیشہ روزہ رکھے اور محتاجوں کو

کھانا کھلائے اور رات کو تہجد پڑھے جب لوگ سورہے ہوں یہ سنکر حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت میں بھلا کسکو ان باتوں کی طاقت ہے آپ نے فرمایا علی نزدیک آجاؤ وہ نزدیک گئے آپ نے فرمایا اچھا کلام کہنے سے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا مراد ہے، ہمیشہ روزہ رکھنے سے یہ مراد ہے کہ سارے رمضان کے روزے رکھے کوئی روزہ ناغہ نہ کرے، کھانا کھلانے سے یہ مطلب ہے کہ اپنے بال بچوں کے لئے محنت کرکے اتنا کمائے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنا منہ نہ کھولیں سوال نہ کریں، رات کو تہجد پڑھنے سے یہ مقصود ہے کہ عشا کی نماز پڑھے جب لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ سورہے ہیں۔

إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ عَلَىٰ صُوَرِ أَبْدَانِهِمْ لَوْ رَأَيْتَهُ لَقُلْتَ فُلَانٌ۔ مومنوں کی روحیں بہشت میں اُنہی صورتوں پر ہوں گی جو دنیا میں اُنکے جسم کی تھیں اگر تو اُن میں سے کسی کو دیکھے تو کہدیگا یہ فلاں شخص ہے (تو مرنے کے بعد روح کو ایک جسم برزخی بعینہ دنیا کے جسم کی شکل پر ملتا ہے اگر یہ نہ ہو تو ارواح میں ایک دوسرے کی شناخت کیونکر ہو) مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث میں بہشت سے دنیاوی کوئی باغ مراد ہے جہاں پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام کا کلام اسپر دلالت کرتا ہے مترجم: کہتا ہے ممکن ہے کہ یہ بہشت ہمارے ہی نظام شمسی میں زہرہ یا مشتری یا مریخ یا زحل یا اور کسی ستارے پر ہو وہاں قیامت تک مومنوں کی روحیں رکھی جاتی ہوں۔ مجمع البحرین میں ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے منقول ہے کہ بہشت

آسمان میں ہے اور دوزخ زمین میں ہے اُسکا طول زمین سے آسمان تک ہے)

يَا مُوسَىٰ اتَّخِذْنِي جُنَّةً لِلشَّدَائِدِ ۔ اے موسیٰ مجھکو سختیوں اور بلاؤں کی سپر بنا (ہر بلا اور مصیبت سے میری پناہ مانگ)۔

لَا يُطَوِّلَنَّ أَحَدُكُمْ شَعْرَ إِبْطَيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهُ مِجَنًّا يَسْتَتِرُ بِهِ ۔ (تم میں سے اپنے بغل کے بال لمبے نہ رکھے کیونکہ شیطان ان بالوں کو اپنی ڈھال بناتا ہے (اُن کی آڑ میں چھپا رہتا ہے)۔

جَنَاجِنُ ۔ سینہ کی ہڈیاں۔

جِنْجِنٌ اور جِنْجِنَةٌ ۔ یہ بھی اُسی معنی میں ہے اور یہ جناجن کا مفرد ہے۔

مَنْجَنُون ۔ چرخ پانی کھینچنے کا۔

جَنَّةٌ ۔ بُرْدُقَان یا بُرْتُقَان ۔ پہلے یہ درخت پرتگال کے ملک میں ہوتا تھا اس لئے اسکا نام برتقان ہوگیا عام لوگ اُسکو بُرْدُقان کہتے ہیں اسکا پھل کھٹ مٹھا ہوتا ہے۔

جُنْهِيّ ۔ ایک بیل ہے جس کو خیزران یا اسطوخودوس کہتے ہیں نرم خوشبودار، فرزدق شاعر امام زین العابدین کی تعریف میں کہتا ہے فِي كَفِّهِ جُنْهِيٌّ رِيحُهُ عَبِقٌ مِنْ كَفِّ أَرْوَعَ فِي عِرْنِينِهِ شَمَمٌ ۔ اُن کی ہتھیلی میں جنہی ہے جس کی خوشبو ایک خوبصورت خوش منظر کی ہتھیلی سے پھیل رہی ہے جسکی ناک اوپر سے اٹھی ہوئی ہے (جو عزت اور شریف لوگوں کی نشانی ہے)۔

جَنْيٌ ۔ اِجْتَنَى یا جَنَايَةٌ ۔ درخت سے میوہ توڑنا۔

جِنَايَةٌ ۔ قصور کرنا، جرم کرنا۔

لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَىٰ نَفْسِهِ ۔ ہر ایک قصور

مواخذہ قصور کرنے والے ہی سے ہوگا (اُس باپ یا بیٹے یا دوسرے عزیزوں سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا. قانون عقل کا بھی یہی منشا ہے)۔

لَا یَجْنِیْ وَالِدٌ عَلٰی وَلَدِہٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِہٖ۔ باپ کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا مواخذہ باپ سے نہ ہوگا۔

لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ۔ تیرے بیٹے کے قصور کا تجھ سے اور تیرے قصور کا تیرے بیٹے سے مواخذہ نہ ہوگا (جیسے جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ باپ کے قصور میں بیٹے کو اور بیٹے کے قصور میں باپ کو پکڑ لیتے تھے اور سزا دیتے تھے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا

ھٰذَا جَنَایَ وَخِیَارُہٗ فِیْہِ اِذْ کُلُّ جَانٍ یَدُہٗ اِلٰی فِیْہِ۔ یہ میوہ میرا چنا ہوا ہے عمدہ عمدہ میوہ بھی اسی میں ہے جب دوسرے چننے والیکا ہاتھ اُس کے منہ کی طرف جاتا تھا (وہ عمدہ عمدہ کھا لیتا اور بُرا اسرا لے کر آتا۔ یہ حضرت علی کا قول ہو اصل میں یہ ایک مثل ہے اُس وقت سے نکلی جب جذیمہ نے اپنے بھانجے اور دوسرے لوگوں کو میوہ چننے کے لئے بھیجا، دوسرے لوگوں نے تو کیا کیا اچھا اچھا خود کھا گئے بُرا سرا لے کر آئے اور جذیمہ کا بھانجہ عمدہ عمدہ، سب اپنے ماموں کے پاس لے کر آیا اور یہ جملہ کہنے لگا اُس وقت سے یہ مثل ہوگئی حضرت علی رضہ کا مطلب یہ ہے کہ میں نے مسلمانوں کے مال میں سے کچھ کھا نہیں لیا اب اُس کو مفید کاموں میں لگایا اور اپنے محل میں صرف کیا)۔

جَنَا۔ وہ میوہ جو چنا جائے اُس کی جمع اَجْنٍ آتی ہے جیسے عصا کی اَعْصٍ آتی ہے۔

اُھْدِیَ لَہٗ اَجْنٍ زُغْبٌ۔ آپ کو تازہ ککڑیاں چنی ہوئیں تحفہ بھیجی گئیں، مشہور روایت اَجْرٍ ہے جیسے اوپر باب الجیم مع الرار میں گذر چکا۔

قَدْ عَادَ فَجَنَا عَلَیْہِ۔ ابوبکر صدیق رضہ نے ابوذر غفاری رضہ کو دیکھا اُنکو بلایا اور اُن پر جھک گئے (اُن سے سرگوشی کی) یہ جَنَا یَجْنُوْ سے ہے بعضوں نے کہا جَنَا یَجْنَا سے ابن اثیر نے کہا خَنَا بھی ہوسکتا ہے جائے حطی سے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْوَاوِ

جَوْبٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا۔

تَجْوِیْبٌ۔ جیب بنانا۔

مُجَاوَبَۃٌ۔ جواب دینا جیسے اِجَابَۃٌ ہے، اللہ کا ایک نام مجیب بھی ہے یعنی دعا اور سوال قبول کرنے والا دینے والا۔

مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَہٗ۔ کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اُس کی دعا قبول کروں اُس کی حاجت پوری کروں۔

اِجَابَۃُ الدَّاعِیْ۔ دعوت قبول کرنا۔ کرمانی نے کہا ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور وہاں خلاف شرع باتیں اور ریشمی فرش فروش وغیرہ گانا بجانا ناچ رنگ وغیرہ نہ ہوں، دوسری دعوتیں قبول کرنا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

اَجِبْ رَبَّكَ۔ اپنے پروردگار کا بلاوا قبول کر (مطلب یہ ہے کہ میں آپ کی روح قبض کرنے کو آیا ہوں)۔

اَجِبْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ امیر المؤمنین نے

تم کو یاد کیا ہے چلو حاضر ہو۔
تَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللّٰہُ۔ آمین کہو اللہ تعالٰے تمہاری دعا قبول کریگا۔
فَیُجِیْبُنِیْ مَلَکٌ۔ مجھ کو ایک فرشتہ جواب دے گا۔ ایک روایت میں فَیَجِیْئُنِیْ مَلَکٌ ہے یعنی ایک فرشتہ میرے پاس آئے گا۔
حَتّٰی صَارَتِ الْمَدِیْنَۃُ مِثْلَ الْجَوْبَۃِ یا حَتّٰی رَاَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ مِثْلَ الْجَوْبَۃِ۔ مدینہ ایک گول گڑھے کے مانند ہوگیا گرداگرد ابر بیچ میں کھلا ہوا۔
فَانْجَابَ السَّحَابُ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ یا فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی صَارَ کَاَنَّہٗ کَلِیْلٌ مدینہ سے ابر ہٹ گیا اور تاج کی طرح ہوگیا (گول گرد بیچ میں خالی)۔
اَتَاہُ قَوْمٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ۔ آپ کے پاس کچھ لوگ آئے جو چیتوں کی کھالیں پہنے ہوئے تھے
اَخَذْتُ اِہَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسَطَہٗ وَاَدْخَلْتُہٗ فِیْ عُنُقِیْ۔ میں نے ایک بھٹی پرانی بدبودار کھال لی اُس کو بیچ میں سے چیر کر اپنے گلے میں ڈال لیا (یہ حضرت علی کا قول ہے)۔
وَاَمَّا ہٰذَا الْحَیُّ مِنْ اَنْمَارٍ فَجَوْبُ اَبٍ وَّاَوْلَادُ عِلَّۃٍ۔ انمار میں یہ قبیلہ کے لوگ ایک باپ سے تراشے گئے ہیں (ایک باپ کی اولاد ہیں) مائیں الگ الگ ہیں۔
اِنَّمَا جِیْبَتِ الْعَرَبُ عَنَّا کَمَا جِیْبَتِ الرَّحَاءُ عَنْ قُطْبِہَا سے ابوبکر صدیق رض نے سقیفہ کے دن کہا ہم لوگوں سے تو عرب اسطرح پھاڑے گئے ہیں جیسے چکی کا پاٹ کھونٹے سے۔ مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ عرب کے مرکز اور بیچا بیچ ہیں اور سارے عرب اُن کے حوالی موالی گرداگرد ہیں۔
جَوَّابُ لَیْلٍ سَرْمَدٍ۔ بڑی لمبی رات کا کاٹنے والا (راتوں کو سفر کرنے والا بہادر دلیر)۔
اَیُّ اللَّیْلِ اَجْوَبُ دَعْوَۃً قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْغَابِرِ اَجْوَبُ۔ آنحضرت ص سے پوچھا گیا رات کے کون سے حصہ میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا آدھی رات گذر جانے پر جو حصہ باقی رہتا ہے اس میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔
فَسَمِعْنَا جَوَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَاِذَا بِطَائِرٍ اَعْظَمَ مِنَ النَّسْرِ۔ ہم نے آسمان سے اُترنے کی پھڑپھڑاہٹ سنی کیا دیکھتے ہیں گدھ سے بڑا ایک پرندہ ہے۔
جَوَابٌ۔ پرندے کے گرنے کی آواز
وَاَبُوْطَلْحَۃَ مُجَوِّبٌ عَلَیْہِ بِحَجَفَۃٍ۔ (جنگ احد میں) ابوطلحہ انصاری آنحضرت ص پر ایک ڈھال آڑ کیے ہوئے تھے ایسا نہ ہو آپ کو (کافروں کا) کوئی تیر لگ جائے۔
فَکَبَّرَ حَتّٰی جَاوَبَہُ الْجِبَالُ۔ تکبیر اس زور سے کہی کہ پہاڑوں نے جواب دیا (یعنی گونج اُٹھے)۔
اَسَاءَ سَمْعًا فَاَسَاءَ اِجَابَۃً۔ اُسکا سننا بُرا ہے جواب دینا بھی بُرا۔
اَنْسَکُ النَّاسِ اَنْصَحُہُمْ جَیْبًا۔ سب لوگوں میں زیادہ عابد وہ ہے جو امانتدار ہو (جس کا دل صاف ہو) جس کو برابر ادا کرے دعدہ خلافی اور دغا نہ کرے)۔
رَجُلٌ نَاصِحُ الْجَیْبِ۔ امانت دار ایماندار مرد۔
فَاَجَابَہٗ مَنْ کَانَ فِیْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ

أَرْحَامِ النِّسَاءِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔ جتنے لوگ اپنے باپوں کی پشت اور ماؤں کے پیٹ میں تھے (یعنی قیامت تک پیدا ہونیوالے تھے اور اُن کی قسمت میں حج تھا) انہوں نے جواب دیا لبیک کہہ کر۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهٗ فَإِمَّا أَنْ يُعَجَّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا أَوْ يُدَّخَرَ لَهٗ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُكَفَّرَ لَهٗ مِنْ ذُنُوبِهٖ۔ جو مسلمان کوئی دعا کرتاہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو جلدی سے دنیا میں ہی اُسکا مطلب پورا ہوتاہے یا آخرت کے لئے اُٹھا رکھی جاتی ہے (وہاں مطلب پورا ہوگا) یا اُسکے گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے (بہر حال مومن کی دعا اللہ تعالے ضائع نہیں ہونے دیگا)

إِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ۔ جب اُس نام کو لے کر دعا کیجائے تو اللہ تعالی قبول کرتاہے

لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔ میں بلانے والے کے ساتھ ہولیتا (حضرت یوسفؑ کی طرح مجھ سے صبر نہ ہوسکتا)۔

يُجِيبُ الدَّعْوَةَ وَهُوَ صَائِمٌ۔ آپ روزے کیحالت میں بھی دعوت قبول کرلیتے (وہاں تشریف لیجاتے پھر یا روزہ کھول ڈالتے (بقول شخصے کفارۂ یمین سہل و آزردن دل دوستان جہل) یا دعوت کرنے والے کو دعا دیکر چلے آتے۔ ہمارے زمانہ میں بعضے جاہل ایسے نکلے ہیں جو اپنے تئیں اہل حدیث میں بڑا متقی اور پرہیزگار خیال کرتے ہیں۔ ذری ذری سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی دعوت میں نہیں جاتے یا بن کھلائے وہاں سے اٹھ کر خفا ہوکر چلے آتے ہیں بھائی مسلمانوں کا دل دکھلاتے ہیں ارے بھائیو نرمی اور ملائمت اور محبت سے نصیحت کرو دل دکھانا اچھا نہیں تم اہل حدیث اسوقت بنوگے جب اخلاق اور عادات اور معاشرت میں بھی آنحضرتؐ کی پیروی کروگے صرف آمین بالجہر اور رفع یدین سے تم اہل حدیث نہیں ہوسکتے۔ کبر اور نفسانیت اور غصہ کو توڑو تواضع اور انکسار اختیار کرو)۔

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ۔ جب تم میں کسی کو کھانے کی ضیافت (دعوت) دیجائے تو قبول کرے (اُس حدیث سے بعضوں نے دعوت کا قبول کرنا واجب کہاہے کیونکہ امر وجوب کیلئے ہوتاہے جبتک کوئی قرینہ وجوب کے مخالف نہ ہو بہر حال سنت ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں)۔

لَا تُوَافِقُوا سَاعَةً تُسْأَلُ فِيهَا فَيُسْتَجِيبُ (اپنے تئیں کوسا نہ کرو) ایسا نہ ہو وہ وقت ایسا ہو جس میں کوئی دعا کرے تو اُسکی دعا قبول ہوجاتی ہو

جُوْفٌ۔ قبر، بکری کا اُوجھڑا۔

جُوْثَةُ۔ ایک مقام کا نام ہے یا قبیلہ کا۔

جَوَاثِي۔ ایک گاؤں ہے بحرین میں جہاں مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلے جمعہ ادا کیا گیا تھا۔

أَصَابَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوْثَةٌ۔ آنحضرت کو احتیاج ہوئی۔ ایک روایت میں اسی طرح ہی مگر یہ راوی کی غلطی ہے صحیح حَوْبَةٌ ہے۔

جَوْحٌ۔ ہلاک کرنا، جڑ سے اُکھیڑ ڈالنا، خربوزہ۔

اِجْتِيَاحٌ۔ ہلاک کرنا۔

إِنَّ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِي۔ میرا باپ چاہتاہے کہ میرا مال تلف کرڈالے (یعنی بیجا صرف کرتاہے آنحضرتؐ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں۔ یعنی مال کی کیا حقیقت ہے

تیری ذات ہی اُسی کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ باپ کی
ہر حال میں خبر گیری اور اُس کو نان و نفقہ دینا ضرور
ہے)۔

اَعَاذَکُمُ اللّٰہُ مِنْ جَوَائِحِ الدَّھْرِ۔ اللہ تعالیٰ
تم کو زمانہ کی آفتوں سے محفوظ رکھے (بچائے رکھے)۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ وَ وَضْعِ الْجَوَائِحِ۔
ایک روایت میں ہے۔ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔ کئی
سال کے میووں کے بیچنے کو منع فرمایا (چونکہ اس میں دھوکا ہے
معلوم نہیں ان سالوں میں میوہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں اور کتنا پیدا ہوتا ہے)
اور آپ نے آفت ارضی اور سماوی سے جو نقصانات
میوہ خریدنے والوں کو ہوں اُنکو مجرا دیا یا مجرا دینے
کا حکم دیا (امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک یہ
امر وجوب کے لئے ہے)۔

وَشَفَا جَاجَ صَدْرِیْ۔ میرے سینہ کی خلش
کو اچھا کر دیا۔

فِتْنَۃٌ مُّبِیْرَۃٌ جَائِحَۃٌ۔ فتنہ تباہ کرنے والا
برباد کرنے والا۔

جَیْحُوْنُ وَسَیْحُوْنُ وَالنِّیْلُ وَالْفُرَاتُ
مِنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ۔ جیحون اور سیحون اور نیل اور
فرات بہشت کی نہریں ہیں (جیحون ایک دریا ہے
جو خراسان کے ملکوں پر گذر کر خوارزم میں آتا ہے
وہاں سے بحیرہ کاسپین میں گر جاتا ہے)۔

جَیْحَانُ اَحَدُ الْاَنْھُرِ الثَّمَانِیَۃِ الَّتِیْ خَرَقَھَا
جِبْرِیْلُ بِاِبْھَامِہٖ۔ جیحان اُن آٹھ ندیوں میں
سے ہے جن کو حضرت جبرئیل ؑ نے اپنے انگوٹھے
سے پھاڑ ڈالا۔

جَیْحَانُ ھُوَ نَھْرُ بَلْخَ۔ جیحون بلخ میں ایک نہر ہے
(جو ایران اور توران کی حد ہے)۔

جُوْدَۃٌ یا جُوْدَۃٌ۔ عمدہ ہونا، بہتر ہونا۔

جُوْدٌ۔ سخاوت کرنا۔

جَوَادٌ۔ سخی، تیز رو گھوڑا۔

جُوَادٌ۔ پیاس۔

جَوْدٌ۔ زور کا مینہ

اِجَادَۃٌ۔ عمدہ خبر لانا، عمدہ بات کہنا۔

تَجْوِیْدٌ۔ اچھا کرنا، عمدہ کرنا۔

مُجَاوَدَۃٌ۔ سخاوت میں فخر کرنا۔

بَاعَدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا
لِلْمُضَمِّرِ الْمُجِیْدِ۔ اللہ تعالیٰ دوزخ سے
اُس کو اتنا دور کر دے گا جتنی دور تیار کیا ہوا تیز
رو گھوڑے والا ستر برس میں جائے۔

وَمِنْھُمْ مَنْ یَمُرُّ کَاَجَاوِیْدِ الْخَیْلِ۔ بعضے لوگ
پلصراط پر سے عمدہ، تیز رو گھوڑوں کی طرح گذر
جائیں گے۔ اَجَاوِیْد اَجْوَاد کی جمع ہے اَجْوَاد جمع
ہے جواد کی۔

اَلتَّسْبِیْحُ اَفْضَلُ مِنَ الْحَمْلِ عَلٰی عِشْرِیْنَ
جَوَادًا۔ سبحان اللہ کہنا بیس عمدہ گھوڑے [illegible]
پشت سواری کے لئے دینے سے بہتر ہے۔

فَسِرْتُ اِلَیْہِ جَوَادًا۔ میں تیز رو گھوڑے کی
طرح اُس کی طرف چلا۔ بعضوں نے کہا مراد
سیر اجواد ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں سِرْنَا
عُقْبَۃً جَوَادًا۔ ہم دور کی گھاٹی تک گئے۔

وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِیَۃٍ اِلَّا حَدَّثَ
بِالْجَوْدِ۔ جو کوئی کسی طرف سے آیا اُس
نے یہی بیان کیا کہ خوب بارش ہوئی۔

تَرَکْتُ اَھْلَ مَکَّۃَ وَقَدْ جِیْدُوْا۔ میں
مکہ والوں کو اس حال میں چھوڑ آیا کہ اُن پر خوب
بارش ہو چکی تھی۔

فَاِذَا ابْنُہٗ اِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ۔

دیکھا تو آپ کے صاحبزادے ابراہیم دم چھوڑ رہے ہیں (مرنے کے قریب ہے)

تَجَوَّدْتُهَا لَكَ۔ میں نے اُس میں سے عمدہ چنکر تمہارے لئے رکھی۔

وَاِذَا اَنَا بِجَوَادٍ۔ یکایک میں بڑے رستوں میں تھا۔ یہ حدیث بحث جدد میں مذکور ہو چکی ہے اور وہی اُسکا مقام تھا مگر صاحب نہایہ نے ظاہر لفظ کے لحاظ سے یہاں بھی بیان کر دی ہے۔

وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ۔ آنحضرتؐ کے بہت سخی ہونے کا وقت رمضان میں ہوتا اجود ما یکون کان کا اسم ہے اور فی رمضان خبر ہے اور ما مصدریہ ہے یعنی کان کونہ اجود کانہ فی رمضان۔ بعضوں نے اجود کو منصوب پڑھا ہے اس صورت میں وہ کان کی خبر ہوگی اور اسم کان کا ایک ضمیر مستتر ہوگی جو آنحضرتؐ کی طرف پھرتی ہے۔ بعضوں نے ما کو موصولہ یا موصوفہ بھی کہا ہے۔

اَجْوَدُ وَاَجَدُّ حَتّٰى انْتَهٰى۔ سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ محنت کرنے والے مرتے دم تک۔

يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ۔ اُس سوار کی چال سے جو عمدہ تیز گھوڑے پر سوار ہو تو جواد مفعول ہے راکب کا۔

جُوْدِيّ۔ ایک پہاڑ ہے جزیرہ دجلہ اور فرات میں (یہیں حضرت نوحؑ کی کشتی ٹھہری تھی)۔

وَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ۔ یہ گلے لگانا سب سے اچھا تھا بہت اچھا تھا۔

مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ۔ اچھے شہسوار کی مسافت۔

جُدْ تَسْلَمْ۔ زمزم کھودنے میں محنت کر تو سلامت رہے گا کوئی نقصان تجھ کو نہ پہنچیگا۔

جِيَادٌ۔ اصل میں جَيِّدٌ تھا یعنی عمدہ، اُسکی جمع جیاد ہے۔

اِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْمَخْلُوْقِ فَاِنَّ الْجَوَادَ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ مَا افْتُرِضَ عَلَيْهِ وَالْبَخِيْلُ الَّذِيْ يَبْخَلُ بِمَا افْتُرِضَ عَلَيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْخَالِقِ فَهُوَ الْجَوَادُ اِنْ اَعْطٰى وَهُوَ الْجَوَادُ اِنْ مَنَعَ۔ امام حسن علیہ السلام طواف کر رہے تھے ایک شخص نے آپ سے پوچھا جواد کس کو کہتے ہیں فرمایا اگر تو مخلوق میں پوچھتا ہے کہ جواد کون ہے تو جواد وہ ہے جو فرض حقوق ادا کرے (مثلاً زکوٰۃ، نفقہ اہل و عیال و اقارب وغیرہ) اور بخیل وہ ہے جو ان حقوق کو ادا نہ کرے اور اور اگر تو خالق میں پوچھتا ہے تو وہ ہر حال میں جواد ہے دے یا نہ دے (کیونکہ اگر اُس نے دیا تو اپنا مال دیا اور اگر نہ دیا تو بندے کا کوئی حق اُس کے ذمہ پر نہ تھا یعنی بندے کا کوئی قرض اُس پر نہیں آتا تھا)۔

اِمَامُ جَوَادٍ۔ محمد بن علی بن موسیٰ الرضا علیہم السلام کا لقب ہے جو بارہ اماموں میں سے ہیں، ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۲۰ھ میں انتقال فرمایا آپ کی عمر شریف کل پچیس برس دو مہینے اٹھارہ دن کی ہوئی اور اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس دفن ہوئے۔ کہتے ہیں جب آپ کی عمر دس سال کی تھی اُسوقت تیس ہزار مسئلے آپ سے پوچھے گئے آپ نے سبکا بہ ہر جواب دیا۔

وَ اَخْلَفْتَنَا مَخَايِلَ الْجَوْدِ۔ اور تو نے ایک کر
پیچھے ایک خوب برسنے والے ابر بھیجے۔
مَا اَجْوَدَ هٰذِهٖ۔ یہ کیا عمدہ ہو (جسکا ثواب اتنا
بڑا ہے)۔
وَالَّذِیْ قَبْلَهَا اَجْوَدُ۔ اس سے پہلے جو ہو وہ
اس سے بھی عمدہ ہے (یعنی وضو کے بعد اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ الخ کہنا)
كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ۔ یہ دعا
زندوں کے لئے کیسی ہے انھوں نے کہا عمدہ
اور نہایت عمدہ۔
مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ
اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا
فَنَشَرَهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرًا وَحْدَهٗ
آنحضرت ﷺ نے صحابہ رض سے پوچھا سب سے بڑھ
کر سخی کون ہے انھوں نے عرض کیا اللہ اور اسکا
رسول خوب جانتا ہے فرمایا سب بڑھ کر سخی پروردگار
ہے پھر سارے آدمیوں میں زیادہ سخی میں ہوں۔
اور میرے بعد زیادہ سخی وہ ہے جس نے (دین کا)
ایک علم حاصل کیا پھر اُس کو لوگوں میں پھیلا دیا
(تعلیم اور تدریس یا تالیف اور تصنیف اور
ترجمہ اور طبع وغیرہ سے) قیامت کے دن ایسا
شخص اکیلا ایک امیر بن کر آئیگا (یعنی ایک جماعت
کو لئے ہوئے جسکا وہ امیر ہوگا۔ دوسری روایت
میں یوں ہے يُبْعَثُ اُمَّةً وہ ایک امت بن کر
اٹھیگا اللہ کی قدرت سے یہ کچھ بعید نہیں ہے کر
ایک کے ہزاروں کر دے ہزاروں کو ایک
کر دے)۔
جَوْرٌ جھک جانا، ظلم کرنا۔

جِوَارٌ۔ پناہ چاہنا، ہمسایہ بننا جیسے جِوَارٌ
ہمسایہ بننا، اعتکاف کرنا۔
مُجَاوَرَةٌ۔ کہیں پڑا رہنا مثلاً کعبہ کے پاس یا
قبر کے پاس۔
غَيْظُ جَارَتِهَا۔ سوکن کو غصہ دلانیوالی (یعنی
حسن وجمال کی وجہ سے سوکن اُس سے جلتی ہو)
كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ لِيْ۔ میں دو سوکن عورتوں
کا شوہر تھا۔
لَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْسَمَ وَ
اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مِنْكِ۔ حضرت عمر رض نے اپنی صاحبزادی
ام المومنین حفصہ رض سے کہا) تو کہیں دھوکا نہ کھا
اس بھروسے میں نہ آ کہ تیری سوکن یعنی حضرت عا
آنحضرت کو تجھ سے زیادہ محبوب اور تجھ سے بڑھ
کر خوبصورت اور گوری چٹی ہیں (تو اُن کی دیکھ
کر جس طرح وہ آنحضرت ﷺ سے پیش آتی ہیں اُس
طرح تو بھی پیش آئے تیری بات اور اُن کی بات
اور)۔
كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ
مجھ کو اپنے سارے مخلوق کے شر سے بچائے رکھ
عَزَّ جَارُكَ۔ جس نے تیری پناہ لی وہ عزت والا
ہوا (اسکو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا)۔
وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهٖ۔ اور اپنے پڑوسیوں
محتاجی کا حال بیان کیا۔
اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ۔ میں تمہارا بچانے والا ہوں
جَارٌ۔ ایک شہر کا بھی نام ہے سمندر کے
کنارے۔
يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ۔ مسلمانوں میں ایک
ادنیٰ شخص بھی (جیسے غلام یا لونڈی یا عورت)

کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کی طرف سے اُس کو پناہ ملے گی (کوئی اُس کو مار نہ سکیگا۔ یہ اسلام کی عزت رکھنے کے لئے ہے)۔

كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ۔ جیسے تو ایک دریا کو دوسرے دریا سے روکتا ہے (دونوں کو ملنے نہیں دیتا)۔

اُحِبُّ اَنْ تُجِيْرَ ابْنِىْ بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِيْنَ میں یہ چاہتا ہوں کہ پچاس آدمیوں میں جن سے تم قسم لینا چاہتے ہو ایک میری بیٹی کو قسم نہ دو اُس کو قسم سے معاف کردو ایک روایت میں تُجِيْزُ ہے زائے معجمہ سے یعنی اُس کو قسم نہ کھانے کی اجازت دو۔

وَذَكَرَ جِوَارَهٗ۔ اور اُس کی ہمسایگی کا ذکر کیا۔ فتنی نے کہا جِوَارَهٗ بکسرہ جیم زیادہ فصیح ہے۔

وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ۔ وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اِجَارَةٌ۔ اجرت یا کرایہ پر دینا۔

اِسْتِيْجَارٌ۔ اجرت یا کرایہ پر لینا۔

جِوَارُ اَبِىْ بَكْرٍ۔ ابوبکر صدیق کی پناہ۔

ذِكْرُ اَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ۔ عورتوں کا امن دینا اور پناہ دینا ایسا ہی ہے۔

قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ۔ (ام ہانی رض نے آنحضرت ص سے عرض کیا علی) ایک شخص کو قتل کرنا چاہتے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے (آنحضرت ص نے فرمایا) قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اُس کو پناہ دی (کوئی اُس کو مار نہیں سکتا بے فکر رہو)

لَا تُشْهِدْنِىْ عَلٰى جَوْرٍ۔ مجھ کو ظلم پر گواہ مت بنا۔

امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک ایک اولاد کو دوسرے سے زیادہ دینا اسی حدیث کے رو سے حرام ہے۔ اور دوسرے اماموں نے مکروہ جانا ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض نے حضرت عائشہ رض اور عاصم کو دوسری اولاد سے زیادہ دیا تھا۔ اور اسی لئے ایک روایت میں یوں ہے اَشْهِدْ عَلَيْهِ غَيْرِىْ میرے سوا اور کسی کو اُس پر گواہ کرلے۔

وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيْقِنَا۔ یہ تو ہمارے رستہ سے مڑکر دوسری طرف جاتا ہے۔

حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ النُّطْفَتَيْنِ لَا يَخْشٰى اِلَّا جَوْرًا۔ آدمی دریائے مشرق اور مغرب کے بیچ میں سوار ہو کر پھریگا اُس کو کوئی ڈر اُس کے سوا نہ ہوگا۔ کہیں رستہ بھول نہ جائے (باقی لوٹ پوٹ مار کوٹ کا کوئی ڈر نہ ہوگا۔ ایک روایت میں لَا يَخْشٰى جَوْرًا ہے یعنی اُس کو کسی ظالم کے ظلم کا ڈر نہ ہوگا)۔

كَانَ يُجَاوِرُ بِحِرَاءٍ۔ آنحضرت ص نبوت سے پہلے حرا پہاڑ میں رہا کرتے (کئی کئی رات وہاں اکیلے تنہائی میں بسر کرتے)۔

كَانَ يُجَاوِرُ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔ آنحضرت ص رمضان کے اخیر کی دس راتوں میں اعتکاف کیا کرتے۔

اِنَّ لِىْ جَارَةً فَهَلْ عَلَىَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ۔ میری ایک سوکن ہے اگر میں اُس کو جلانے کے لئے جھوٹ موٹ بیان کروں کہ میرے خاوند نے مجھ کو یہ دیا ہے (جو حقیقت میں نہیں دیا) تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا۔

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا۔ ایک پڑوسن

دوسری پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے (کیونکہ ایسا کرنے سے اُس کے دل کو رنج ہوگا دنیا میں کوئی غریب ہے کوئی امیر، غریب اپنی حیثیت کے موافق کوئی تحفہ لائے تو خوشی سے اُس کو قبول کرنا چاہئے اُس کو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے۔ مباش درپے آزار وہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست۔

جَارٌ جَنَّمٌ۔ گرم انگارہ ہے (یہ صاحب مجمع البحار نے یہاں بیان کر دیا حالانکہ یہ اُسکا مقام نہ تھا جَارٌ صرف حَارٌّ کا تابع ہے جیسے کہتے ہیں سامان وامان روٹی ووٹی۔

جُوْرَبٌ۔ پائتابہ چمڑے کا ہو یا کپڑے کا۔

جَارٌ۔ ہمسایہ۔ جیران جمع ہے۔

كُلُّ اَرْبَعِيْنَ دَارًا جِيْرَانٌ مِّنْ بَيْنِ الْيَدَيْنِ وَالْخَلْفِ وَالْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ۔ چالیس گھروں تک چاروں طرف سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں ہمسایہ ہیں۔

عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الْجِوَارِ۔ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا لازم سمجھو (یہ ایک ایسا امر ہے جس کی ہر شریعت میں تاکید ہے جو شخص اپنے ہمسایوں کو خوش اور راضی رکھے اُسی کی زندگی آرام سے گذرتی ہے ورنہ زندگی تلخ ہوجاتی ہے)

حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرُ الدِّيَارَ۔ ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے گھر آباد رہتا ہے (اور نہ تباہی ہوتی ہے گھر ویران ہوجاتا ہے علماء نے کہا اچھا سلوک کرنے سے صرف یہ مراد نہیں کہ اُن کو تکلیف نہ دے بلکہ اُن کی تکلیف دہی پر صبر کرے برائی کے بدل اُن پر احسان کرے ابتدا بالسلام کرے بیمار ہوں تو اُنکے پوچھنے کو جائے

مراسم تعزیت اور تہنیت میں شریک ہو اُن کے پردے ڈھانکنے میں) نہ جھلکے کوئی چیز ضرورت کی مانگیں تو دے اگر دیوار پر کڑیاں رکھنا چاہیں تو اجازت دے یہ نہ کہے کہ بیچ میں میری رکھو، پرنالہ یا موری نکالنا چاہیں تو منع نہ کرے)۔

اَحْسِنُوْا جِوَارَ النِّعَمِ۔ نعمتوں کی ہمسایگی کا شکر ادا کرو۔

مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔ ہمیشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنیکا حکم دیتے رہے یہانتک کہ میں نے گمان کیا وہ ہمسایہ کو وارث بھی بنا دیں گے (اُس کو ترکہ میں سے بھی کچھ حصہ دلائیں گے)۔

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ یا بِسَقَبِهٖ۔ ہمسایہ نزدیک کے مکان کا زیادہ حقدار ہے (اُس کو حق شفعہ ہے اگر وہ لینا چاہے تو غیر شخص نہیں لے سکیگا)۔

لَا تُجَارُ حُرْمَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا۔ کسی عورت کو اپنے گھر میں پناہ دینا رکھ لینا بغیر اُن لوگوں کی اجازت کے درست نہیں۔

فَهُوَ جَارٌ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ۔ وہ اللہ کا کلام سنے اُس کو امن ہے (کوئی اُس کو نہ مارے)

جَارَ فِيْ حُكْمِهٖ۔ فیصلہ کرنے میں اُس نے ظلم کیا (ایک فریق کی بیجا رعایت کی دوسرے فریق پر ستم کیا)۔

جَارَ عَنِ الطَّرِيْقِ۔ ٹھیک رستہ سے سرک گیا۔

اَلْحَاكِمُ الْجَائِرُ۔ ظالم حاکم۔

اَئِمَّةُ الْجَوْرِ۔ ظالم بادشاہ۔

وَلَا اَعْلَمُ اَنَّ فِي هٰذَا الزَّمَانِ جِهَادًا اِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَالْجِوَارَ۔ میں نہیں جانتا کہ اس زمانے میں کہیں جہاد ہو مگر حج اور عمرہ اور اعتکاف (انہی میں جہاد کا ثواب ہے)

فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي۔ جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا۔

اِيَّاكِ اَعْنِي وَاسْمَعِي يَا جَارَة۔ یہ ایک مثل ہے عربی زبان کی اُس وقت کہی جاتی ہے جب کسی شخص کو سنانے کیلئے کوئی بات کہی جاتی ہے مگر اس کا مخاطب کرنا ممکن نہیں ہوتا یا مخاطب ایک شخص ہوتا ہے اور مقصود خطاب سے دوسرے لوگ ہوتے ہیں نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِاِيَّاكِ اَعْنِي وَاسْمَعِي يَا جَارَة کا یہی مطلب ہے یعنی قرآن میں ایسی بہت سی آیتیں ہیں جن میں خطاب پیغمبر صاحب کو ہے اور مقصود امت کے لوگ ہیں۔

يَا مَنْ يُّجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ۔ اے وہ جو پناہ دیتا ہے اور اُس سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔

اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الْعَذَابِ۔ اللہ اُس کو عذاب سے بچائے رکھے۔

مُسْتَجَار۔ کعبہ کی وہ دیوار کا حصہ جو باب کعبہ کے مقابل ہے اسکو مستجار اسلئے کہتے ہیں کہ لوگ اُس سے لپٹ کر دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

جُوَيْرِيَة۔ جاریہ کی تصغیر ہے اور امہات المومنین میں سے ایک بی بی کا نام ہے جو بہت خوبصورت اور ملیح تھیں۔

نَهْرُ جُوَيْر۔ ایک گاؤں کا نام ہے مدائن کے متعلقات میں سے۔ مصباح المنیر میں ہے کہ جار ہمسایہ اور شریک اور خفیر اور پناہ دینے والا اور پناہ ملنے والا اور حلیف اور ناصر اور خاوند اور بیوی سب کو کہتے ہیں۔ جارہ اور جاریہ بیوی کو بھی کہتے ہیں اور جارہ سوکن کو بھی۔

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنَامُ بَيْنَ جَارِيَتَيْهِ۔ ابن عباس رضہ اپنی دونوں بیبیوں کے بیچ میں سوتے ایک کو اسطرف لٹاتے اور دوسری کو اُسطرف۔

جَوْز۔ یا جُؤُوْز۔ یا جَوَاز۔ یا مَجَاز۔ بڑھ جانا، طے کرنا، جائز ہونا، نافذ ہونا، ممکن ہونا۔

تَجْوِيْز۔ نافذ کرنا، قرار دینا، رائج کرنا۔

مُجَاوَزَة اور جِوَاز۔ آگے بڑھ جانا، مواخذہ نہ کرنا، جائز رکھنا۔

اِنَّ امْرَأَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صلعم فَقَالَتْ اِنِّي رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ جَائِزَ بَيْتِي قَدِ انْكَسَرَ فَقَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ غَائِبَكِ فَرَجَعَ زَوْجُهَا ثُمَّ غَابَ فَرَاَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْهُ وَوَجَدَتْ اَبَا بَكْرٍ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ يَمُوْتُ زَوْجُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ قَصَصْتِهَا عَلٰى اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ هُوَ كَمَا قَالَ لَكِ۔ ایک عورت آنحضرت صلعم کے پاس آئی کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا میرے گھر کی کڑی (جس پر اڑی لکڑیاں رہتی ہیں) ٹوٹ گئی۔ آپ نے فرمایا جو شخص تیرا غائب ہے اُس کو اللہ حاضر کر دے گا (وہ لوٹ کر آئیگا) ایسا ہی ہوا اُسکا خاوند لوٹ کر آگیا پھر وہ کہیں چلدیا اور عورت نے ویسا ہی خواب دوبارہ دیکھا پھر آنحضرت صلعم کے پاس آئی لیکن آپ نہیں ملے ابوبکر رضہ ملے اُس نے یہ خواب اُن سے بیان کیا انہوں نے کہا تیرا خاوند مر جائیگا پھر اس عورت نے یہی خواب آنحضرت صلعم کے پاس جاکر بیان کیا آپ نے پوچھا کیا تو نے یہ خواب کسی اور کو

بیان کیا تھا اُس نے کہا جی ہاں فرمایا پس وہی تعبیر
ہے جو اُس نے دی (یعنی تیرا خاوند مرجائیگا)۔

إِذَا هُوَ بِحَيَّةٍ مِثْلِ قِطْعَةِ الْجَائِزِ۔ یکایک انہوں
نے ایک سانپ ناٹ کے ٹکڑے کی طرح دیکھا۔
(اتنا سوٹا)۔

وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَّمَا زَادَ فَصَدَقَةٌ۔
مسافر کی مہمانی ایک رات دن تک تو دستور ہے
(جو ضرور ہے تین رات دن تک مستحب ہے) اس
سے زیادہ خیرات ہے (چلتے وقت بھی اُس کو اتنا
خرچ دینا چاہیئے کہ ایک منزل تک کافی ہوجائے
اُس کو جیزہ یا جائزہ کہتے ہیں)۔

أَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ۔ جو
لوگ دوسرے ملکوں سے (اپنی اپنی قوم کیطرف سے)
پیغام لاتے ہیں اُنکو اُسی طرح خرچہ دیا کرو جیسا
میں دیتا رہا (اُن کی مہمانی کرنا مسلمان ہوں یا کافر)

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ۔ اپنے مہمان کو دستور
کے موافق (یعنی ایک دن ایک رات) خاطرداری
کرے (اگر تین دن تک مہمانی کرے تو پہلے دن تو
تکلف کے ساتھ اچھا کھانا جہاں تک مقدور ہو کھلا
دوسرے تیسرے دن ما حضر سامنے رکھے تکلف
کی حاجت نہیں)

أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أُجِيزُكَ۔ عباس چچا کیا میں
تم کو عنایت نہ کروں تمکو عطیہ نہ دوں۔

تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا۔
اللہ تعالے نے میری اُمت کو وہ خیال معاف کر دیئے
ہیں جو دل میں آئیں زبان سے نہ نکالیں نہ ہاتھ پاؤں
سے اُن پر عمل کریں یعنی وسوسوں پر مواخذہ نہوگا۔

كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ
میں دنیا میں لوگوں سے بیچ کھوچ کیا کرتا تھا (خرید
فروخت معاملہ) میری عادت چشم پوشی اور درگذر
کی تھی (برے روپیہ بھی لے لیتا تھا سختی سے تقاضا
نہیں کرتا تھا محتاج کو معاف کر دیتا تھا)۔

أَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي
میں نماز میں بچہ کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا
(چھوٹی سورت پڑھ کر ختم کر دیتا ہوں اس خیال سے
کہ اُس کی ماں کہ جو جماعت میں شریک ہے پریشان
نہ ہو۔ یہ اخلاق تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے۔ آپ کی ذات مبارک رحمۃ للعالمین تھی ایک
ایک عورت اور بچے کا آپ کو خیال تھا زبان سے الحمد
ہونیکا دعوی سہل ہے۔ جبتک آپ کے اخلاق
اور عادات کی پیروی نہ کیجائے آدمی کبھی اہلحدیث
نہیں ہو سکتا)۔

تَجَوَّزُوا فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز ہلکی اور مختصر پڑھو
(یعنی جماعت کی نماز مطلب یہ ہے کہ قرات مختصر
کر دو تاکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو اکیلے اگر نماز پڑھے
ہو تو جتنا چاہے طول دے سکتا ہے ہمارے شیخ
الاسلام ابن تیمیہ رح نہایت مختصر نماز پڑھاتے
کہ لوگوں کو اُن پر تعجب ہوتا، بعضے بیوقوفوں کی عادت
ہے کہ جماعت کی نماز میں سنت کے خلاف طول
دیا کرتے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو جلدی
نماز پڑھ لیتے ہیں یہ شیطان کے پیرو اور سنت
کے مخالف ہیں۔ مختصر کرنے سے یہ مراد نہیں
کہ رکوع اور سجدہ اور قومہ اور قعدہ وغیرہ برابر
نہ کرے کیونکہ تعدیل ارکان تو اہل حدیث کے نزدیک
فرض ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہی سورتیں یا اُن
برابر والی سورتیں نماز میں پڑھے جو آنحضرت
ہر نماز میں ماثور ہیں اُس پر بھی اگر نماز میں کوئی
پیش آجائے تو بہت مختصر سورتیں پڑھ کر نماز

يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ۔ کپڑے ہلکے رکھتے۔

فَأَكُوْنُ اَنَا وَ اُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ عَلَيْهِ۔ سب سے پہلے میں اور میری امت کے لوگ پلصراط پر سے گذرینگے

لَا تُجِيْزُوا الْبُطْحَاءَ اِلَّا شَدًّا۔ کنکریلا میدان (صفا مروہ کے بیچ میں) دوڑ کر طے کرو (اب وہاں دو سبز میل نشان کے لئے دونوں طرف لگا دیئے ہیں)۔

لَا اُجِيْزُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ شَاهِدًا اِلَّا مِنِّيْ۔ میں آج کے دن اپنے اوپر کوئی گواہ منظور نہیں کرنے کا مگر خود اپنے میں سے۔

قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ۔ اس سے پہلے کہ تم مجھ کو قتل کرو۔

وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔ کنواری لڑکی کا اذن یہی ہے کہ خاموش رہ جائے (جب اُس سے نکاح کی اجازت چاہیں) اگر زبان سے انکار کرے (کہ مجھ کو یہ نکاح منظور نہیں ہے) تب اُس پر جبر نہیں ہو سکتا کسی ولی کو بالجبر نکاح کسی عورت کا درست نہیں گو باپ یا دادا ہو اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک کنواری چھوکری کا نکاح فسخ کر دیا جس کے باپ نے اُس کے خلاف مرضی اُسکا نکاح کر دیا تھا یہ مذہب غلط ہے کہ باپ اپنی کنواری لڑکی کا نکاح جبراً کر سکتا ہے البتہ اگر کنواری لڑکی نابالغ ہو تو اُسکا باپ اُسکا نکاح کر سکتا ہے مگر بلوغ کے بعد اگر وہ ناراض ہو تو قاضی نکاح فسخ کر سکتا ہے۔

اِذَا بَاعَ الْمُجِيْزَانِ فَالْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ وَاِذَا اَنْكَحَ الْمُجِيْزَانِ فَالنِّكَاحُ لِلْاَوَّلِ۔ اگر اجازت یافتہ دو شخص ایک ہی چیز کو بیع کریں (ایک ایک کے ہاتھ دوسرا دوسرے کے ہاتھ) تو جس نے پہلے بیع کی ہو اُس کی بیع نافذ ہوگی اسی طرح اگر نکاح کے دو ولی ہوں یا دو شخصوں کو نکاح کر دینے کی اجازت ہو اور دونوں اُس عورت کا نکاح پڑھا دیں ایک ایک سے دوسرا دوسرے سے تو جس نے پہلے نکاح پڑھا یا اُسی کا نکاح نافذ ہوگا، اگر دونوں نے ایک ساتھ ایک ہی وقت میں بیع یا نکاح کر دیا تو قرعہ ڈالیں گے اور جسکے نام قرعہ نکلیگا اُس سے بیع یا نکاح نافذ کر دینگے بعضوں نے کہا بیع میں تو وہ شئی آدھی آدھی ہر خریدار کو ملیگی لیکن نکاح میں دونوں کا عقد باطل ہوگا۔

اِنْ كَانَ مُجِيْزًا وَكَفَلَ لَكَ غَرِمَ۔ اگر وہ غلام ماذون تھا (اُس کے مالک نے اُسکو تجارت کا اذن دیا تھا) اور وہ قیمت کا ضامن ہوا ہو تو بیشک اُسکو تاوان دینا ہوگا

اِنَّهٗ قَامَ مِنْ جَوْزِ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ۔ آدھی رات پر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے۔ (جوز کے معنی بیچا بیچ)۔

رَبَطَ جَوْزَةً اِلٰى سَمَاءِ الْبَيْتِ اَوْ جَائِزِ الْبَيْتِ۔ اپنی کمر گھر کے چھت یا ناٹ سے باندھ دی۔

فِيْهَا حَيَّاتٌ اَمْثَالُ اَجْوَازِ الْاِبِلِ۔ دوزخ کے نالوں میں میدانوں میں اتنے اتنے بڑے سانپ ہیں جیسے اوسط درجہ کے اونٹ (یہاں اوسط سے مراد بڑی ہیں یعنی بڑے بڑے اونٹوں کے برابر)۔

ذُو الْمَجَازِ۔ عرفات کے پاس ایک مقام کا نام ہے وہاں جاہلیت کے زمانہ میں بڑی بڑی بازار لگا کرتے۔

حٰمٓ مَجَازُهَا مَجَازُ سَائِرِهَا۔ حم کا وہی حکم ہے جو دوسری سورتوں کا ہے یعنی اُسکے معنی بھی اُسی طرح پوشیدہ ہیں جیسے دوسرے مقطعات قرآنی کے یعنی اسرار اللہ ہیں

ثُمَّ اَجَازَا۔ پھر دونوں آگے بڑھ گئے ایک روایت میں ثُمَّ جَازَا ہے۔

مَا كَادَتِ الصَّلٰوةُ تُجَوِّزُهَا۔ نماز اس سے تجاوز نہیں کرتی تھی (یعنی اُس مسافت سے جو مسجد کی دیوار اور آنحضرتؐ میں رہتی)۔

عَرَضَنِيْ فَلَمْ يُجِزْنِيْ۔ میرے والد نے مجھکو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا کہ مجاہدین میں مجھ کو بھی شریک کرلیں

لیکن آپ نے منظور نہیں کیا (میری کم سنی کی وجہ سے)
وَعُرِضْتُ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَةَ عَشَرَ فَاَجَازَنِیْ۔ پھر میری
والدہ نے دوبارہ مجھ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا (جہاد
میں شریک کرنے کیلئے) اُسوقت میں پندرہ برس کا تھا تو
آپ نے منظور کر لیا (مجھ سے بیعت لے لی) یا مجاہدین کیساتھ
میرا بھی حصہ شریک کر دیا۔

جَائِزَۃٌ۔ معمول تنخواہ، انعام عطیہ پیش کش سب کو کہتے ہیں
لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ۔ قرآن اُن کی ہنسلی کے نیچے نہیں
اُتریگا (بس حلق ہی میں رہ جائیگا دل پر کچھ اثر نہیں کریگا)
لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ۔ اُن کلموں سے یعنی اسکے
علم سے یا کلام سے کوئی نیک یا بد باہر نہیں ہو سکتا وہ سب
پر محیط ہے یا مطلب یہ ہے کہ اسکے کلموں سے یعنی جو اس نے
وعدے اور وعید کیے ہیں کوئی بچ نہیں سکتا ہر ایک
پر پورے ہوں گے۔

اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ۔ جب ختنہ ختنہ سے لگ جائے
(یعنی حشفہ فرج میں چلا جائے دخول ہو جائے)۔

مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا۔ منبر اور مسجد کی دیوار میں
(اتنا فاصلہ رہتا کہ بکری اُس میں سے مشکل سے جا سکتی
بلکہ نہ جا سکتی ہے)۔

اَلْمَرْاَةُ لَا تَمْلِكُ مَا جَاوَزَ نَفْسَهَا۔ عورت اپنی نفس
سے زیادہ کی مالک نہیں ایک روایت میں لَا تَمْلِكُ ہے
مَجَازٌ اِلٰی حَاجَتِهٖ۔ اپنے مطلب نکالنے کا رستہ۔

اَلْاِمَامُ النَّجْمُ الْهَادِیْ فِیْ غَيَاهِبِ الدُّجٰى وَاَجْوَازِ
الْبُلْدَانِ الْقِفَارِ۔ امام کیا ہے اندھیرے کی تاریکیوں
میں اور خالی بستیوں کے بیچا بیچ مقاموں میں ایک راہ
دکھانیوالا ستارہ ہے۔

لَوْ جَازَ لَهٗ ذٰلِكَ لَجَازَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اگر یہ اُسکیلئے
درست ہوتا تو خدا کے رسول کیلئے (بطریق اولیٰ) درست ہوتا
لَا اُجِیْزُ فِی الطَّلَاقِ اِلَّا رَجُلَیْنِ۔ میں طلاق (کے ثبوت
کیلئے) دو مردوں کی شہادت ضرور جانتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ تَجَوَّزْ عَنِّیْ یا تَجَاوَزْ عَنِّیْ۔ یا اللہ میرے گناہوں
سے درگذر کر۔

جَوْزٌ۔ اخروٹ۔

جَوْزٌ مَائِلٌ۔ دھتورہ۔

جَوْزَاءُ۔ ایک ستارہ کا نام ہے اور ایک برج کا۔
تَبِیْنُ مِنْهَا بِالْجَوْزَاءِ وَالْبَاقِیْ وِزْرٌ عَلَیْهِ وَعُدْوَانٌ
عبد اللہ بن حسن سے کسی نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو
اتنے طلاق دے جتنے ستارے آسمان میں ہیں انہوں
نے کہا وہ جوزا کے سرے پر جو تین تارے ہیں اُن سے
بائن ہو جائیگی اور باقی طلاق مرد پر بوجھ اور عذاب
کے دن ہونگے (قیامت کے دن اُس سے مواخذہ
ہوگا کہ تو نے خلاف شرع اتنے طلاق کیوں دیے۔ اہل حدیث
کے نزدیک جب کوئی ایکبارگی تین طلاق یا ہزار طلاق
دیدے ایک ہی طلاق رجعی پڑیگی۔ بعضوں کے نزدیک
کچھ نہ پڑیگی۔ امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اسکو اختیار
کیا ہے کہ ایک طلاق رجعی پڑیگی اور ائمہ اربعہ کے نزدیک
تینوں طلاقیں پڑ جائینگی اب وہ عورت بغیر حلالہ کے
خاوند کے لئے درست نہیں ہو سکتی)۔

اِذَا طَلَعَ هِلَالُ شَوَّالٍ نُوْدِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ
اُغْدُوْا اِلٰی جَوَائِزِكُمْ فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ۔
شوال کا چاند نکلتا ہے (اور مسلمان رمضان
کے روزوں سے فارغ ہوتے ہیں) تو مسلمانوں کو
دیجاتی ہے (یعنی آسمان پر پروردگار کیطرف سے آواز
اپنے اپنے انعام لو تو عید الفطر کا دن انعام کا دن
روزہ داروں کو پروردگار کیطرف سے عیدی ملتی ہے
دوزخ سے خلاصی اور بہشت کی نعمتیں)

اَلْحَائِضُ وَالْجُنُبُ لَا يَدْخُلَانِ الْمَسْجِدَ
مُجْتَازِیْنَ۔ حائضہ اور جنبی مسجد میں نہ آئیں مگر

جا سکتے ہیں (اگر دوسرے طرف سے رستہ نہ ہو)۔

جَوْسٌ ۔ کسی بات کی ٹوہ لگانا، گھس جانا، گھورنا۔

جَوَسَۃُ النَّاظِرِ ۔ بار بار پے در پے دیکھنا۔ ایک روایت میں جَسَّۃُ النَّاظِرِ ہے۔

جَاسُوْا ۔ گھس آئے۔

جَوْشٌ ۔ ساری رات چلنا۔ (جَوْش یا جُوْش آدمی کے سینہ کو بھی کہتے ہیں اسی سے جَاش ہو بمعنی سینہ)

فَجَاشَتْ ۔ بلند ہوئی، پھیل گئی۔

جَوْشَنٌ ۔ بمعنی سینہ، اسی سے ہو دُعَاءُ الْجَوْشَنْ ایک دعا ہے

جَوْظٌ ۔ اکڑ کر چلنا، بے صبری کرنا۔

اَھْلُ النَّارِ کُلُّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ ۔ ایک کہا دوسرا مغرور دوزخی ہے، بعضوں نے کہا جَوَّاظ وہ جو زر جوڑ کر کسی کو نہ دے، بعضوں نے کہا پست قد بڑے پیٹ والا

جَوْعٌ ۔ یا مَجَاعَۃٌ بھوک لگنا۔ (جُوْعٌ بضم جیم بھی بمعنی بھوک ہے)

اِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ مِنَ الْمَجَاعَۃِ ۔ شیر خوارگی کا وہی زمانہ ہے جب دودھ کی بھوک ہو (یعنی صغر سن میں کیونکہ بڑے آدمی کی بھوک بغیر کھانا کھائے نہیں جاتی اور وہ بھوک کی حالت میں کھانے کی تلاش کرتا ہے نہ صرف دودھ کی)

وَاَنَا سَرِیْعُ الْاِسْتِجَاعَۃِ ۔ مجھ کو روز کی بھوک جلد لگتی تھی۔

قَالَا اَلْجُوْعُ ۔ دونوں نے عرض کیا ہم کو بھوک نے گھر سے نکالا (یعنی کھانے کی تلاش میں گھر سے نکلے ہیں)

اِذَا کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ فَلَا تَبْلُغُ الْمَسْجِدَ ۔ جب مدینہ منورہ میں قحط پھیلے گا بھوک کے مارے تو اپنی بستر پر سے اٹھ کر مسجد تک نہ جا سکے گا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ ۔ بھوک سے تیری پناہ وہ بری ہمخواب ہے۔

بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَھْلُہٗ ۔ جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں (جِیَاع جائع کی جمع ہو یعنی بھوکا)

جَوْفٌ ۔ بیچ میں سے خالی ہونا، کھوکھل ہونا، پیٹ، اندر، باطن دل، شرمگاہ، نرم ہموار زمین۔

اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ ۔ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے اندر (یعنی چڑیوں کے قالب میں)

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ ۔ سب وقتوں سے زیادہ قرب بندے کو اپنے مالک سے رات کے حصہ کے اخیر بیچا بیچ میں ہوتا ہے (رات کے دو حصے اسکا نصف ثانی بارہ بجے سے صبح تک ہے اور نصف اول چھ بجے شام سے بارہ بجے رات تک تو پہلا بیچا بیچ ۹ بجے شب کو ہوتا ہے اور دوسرا یعنی آخری بیچا بیچ تین بجے کا وقت ہوا تو آخر جوف کی صفت ہے، مطلب یہ ہے کہ تین بجے رات کا وقت بہت مقبولیت کا وقت ہے اس وقت بندے کو عبادت میں اپنے مالک کا کمال قرب حاصل ہوتا ہے)

اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یا جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرَ ۔ کس وقت دعا کی شنوائی (اجابت) زیادہ ہوتی ہے فرمایا رات کے اخیر بیچا بیچ میں (ابن اثیر نے کہا یعنی اخیر تہائی میں وہ رات کے چھ حصوں میں سے پانچواں حصہ ہے یعنی دو بجے سے چار بجے تک کا وقت)

فَلَمَّا رَاٰہُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّہٗ خَلْقٌ لَا یَتَمَالَكُ ۔ جب شیطان نے آدم کا پتلا اندر سے خالی کھوکھل پایا، تو سمجھ گیا یہ ایسی مخلوق ہو جو ضبط نہیں کر سکیگی (کھانے پینے دوسرے خواہشوں پر اس سے صبر نہ ہو سکیگا)۔

کَانَ عُمَرُ اَجْوَفَ جَلِیْدًا ۔ حضرت عمرؓ بڑے پیٹ والے سخت آدمی تھے۔

لَا تَنْسَوُا الْجَوْفَ وَمَا وَعٰی ۔ پیٹ کا اور جو پیٹ میں جائے (کھانا پینا وغیرہ) اسکا خیال رکھو (مطلب یہ ہو کہ حلال

حرام کا خیال رکھو بعضوں نے کہا جوف سے قلب اور
جو اُس میں جائے اُس سے معرفت الٰہی مراد ہے بعضوں نے
کہا جوف سے پیٹ اور شرمگاہ مراد ہیں۔ سارے گناہوں کا
سرچشمے یہ تین مقام ہیں، پیٹ اور شرمگاہ اور زبان
ان تینوں کا جو کوئی خیال رکھے شرع کا تابعدار اُنکو بناوے
بس وہ کامل ہو گیا)۔

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْأَجْوَفَانِ۔ سب
سے زیادہ مجھ کو تم پر دو چیزوں کا ڈر ہے جو دونوں کھوکھل
(پھوحل) ہیں پیٹ اور شرمگاہ کا۔

وَجَافَتْنِي۔ وہ میرے پیٹ تک پہنچ گئی۔

جُوفُوهُ۔ ایک اونٹ کنوئے میں گر گیا تھا تو مسروق نے
کہا اُسکے پیٹ پر مارو (برچھے یا تیر سے یہی اُسکی ذکوٰۃ ہے)

فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ۔ جو زخم اندر تک پہنچے (مثلاً
پیٹ یا دماغ کے اندر تک اُس میں تہائی دیت دینا ہوگی

مَا مِنَّا أَحَدٌ لَوْ فُتِّشَ إِلَّا فُتِّشَ عَنْ جَائِفَةٍ أَوْ
مُنَقِّلَةٍ (حذیفہ نے کہا) ہم میں سے ہر ایک کا یہ حال ہے
کہ اگر اُسکا کھوج کیا جائے (اُسکا عیب ڈھونڈھا جائے) تو ایسا
ایسا زخم (عیب) نظر آئیگا جو اندر تک پہنچ جاتا ہے یا ہڈی
کو سرکا دیتا ہے (یعنی ہر ایک میں ایک بڑا عیب نکلیگا)۔

إِنَّهُ دَخَلَ الْبَيْتَ وَأَجَافَ الْبَابَ۔ آنحضرتؐ خانۂ
کعبہ کے اندر گئے اور دروازہ بھیڑ لیا۔

أَجِيفُوا أَبْوَابَكُمْ۔ اپنے دروازے بھیڑے رکھو۔

أَكَلْتُ رَغِيفًا وَرَأْسَ جُوَافَةٍ فَعَلَى الدُّنْيَا الْعَفَاءُ۔
میں نے ایک روٹی اور مچھلی کا سر کھا لیا اب دنیا کمبخت
فنا ہو جائے (چولہے میں جائے جہنم

جُوَافَةٌ۔ ایک قسم کی خراب مچھلی۔

فَتَوَقَّلَتْ بِنَا الْقِلَاصُ مِنْ أَعَالِي الْجَوْفِ۔ جوف
کی بلندی کیطرف سے جوان اونٹنیاں ہمکو لیکر چڑھ دوڑیں
یہاں جوف ایک قطعہ زمین کا نام ہے بعضوں نے کہا
جوف سے وادی کا نشیبی حصہ مراد ہے۔

لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ۔ بنی غطیف کا جوف میں
جوف سے مراد نرم، ہموار زمین یا ایک وادی کا نام ہے
یمن میں، ایک روایت میں بالجُرُوف ہے۔

يَعْنِي جُوفًا یعنی عقل سے خالی جیسے اجوف کہتے ہیں

مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ۔ خولدار موتی کا۔

لَيْسَ عَلَيْكَ مَضْمَضَةٌ وَلَا اسْتِنْشَاقٌ لِأَنَّهُمَا
مِنَ الْجَوْفِ۔ تجھ پر کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا لازم نہیں
کیونکہ منہ کا اندر اور ناک کے اندر دونوں جوف میں داخل ہیں
یہ امامیہ اور حنفیہ کے مذہب پر ہوگا امامیہ اور حنفیہ کے
نزدیک وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا فرض نہیں
ہے لیکن اہلحدیث کے نزدیک فرض ہے بدلیل دوسری
حدیث کے اور غسل میں حنفیہ کے نزدیک بھی فرض ہے

مَنْ أَجَافَ مِنَ الرِّجَالِ عَلَى أَهْلِهِ بَابًا وَأَرْخَى
سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ۔ جو مرد اپنی جورو
کو لے کر دروازہ بند کرے یا پردہ لٹکائے (یعنی خلوت
ہو جائے) تو اُس پر پورا مہر واجب ہو گیا صحبت کرے
یا نہ کرے یہ حنفیہ کے نزدیک ہے اور ہمارے نزدیک جب
دخول نہ ہو پورا مہر واجب نہ ہوگا)۔

جُوَالِقٌ۔ یہ صاحب مجمع البحار کا سامحہ ہے اسکو باب
اللام میں ذکر کرنا تھا چنانچہ ہم اسی باب میں اس کو ذکر کریں گے
ہیں یہاں پھر دوبارہ بمتابعت صاحب مجمع
لکھدیا گیا۔ وہ کرہ اُس کی جمع جَوَالِقُ بفتح جیم

جَوْلٌ۔ گھومنا، پسند کرنا، ہٹ جانے کے بعد پھر حملہ کرنا (اسی
طرح جَوْلٌ اور جُؤُولٌ اور جَوَلَانٌ اور جِيلَانٌ اور
یہ سب مصدر ہیں۔

كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ۔ مسلمانوں کو کچھ شکست
سی ہوئی (اُن میں سے بعضے لوگ بھاگ نکلے لیکن
حضرت عباسؓ کے آواز دینے پر لوٹ آئے اور

پر حملہ کیا اُن کو شکست دی)۔

فَاجْتَالَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ۔ شیطانوں نے اُن کو نچایا۔ (یعنی گمراہ کیا، ایک روایت میں فَاخْتَالَتْهُمْ ہے حائے حطی سے اُسکا ذکر آگے آئیگا)

لِلْبَاطِلِ جَوْلَةٌ ثُمَّ يَضْمَحِلُّ۔ جھوٹ شروع شروع میں خوب پھیل جاتا ہے (ہانڈی کے جوش کیطرح) پھر مٹ جاتا ہے (یعنی جھوٹے دین کو اوائل میں خوب فروغ ہوتا ہے آخیر میں پھیکا پڑ جاتا ہے اور سچا دین آہستہ آہستہ بڑھتا ہے لیکن روز بروز اُسکو قوت ہوتی جاتی ہے جیسے کہ دین اسلام کا حال ہوا کہ آنحضرتؐ کی وفات تک ۲۳ سال میں کل ایک لاکھ چند ہزار آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا اور حضرت عیسٰیؑ کے حواری آپکے آسمان پر اٹھائے جانے تک صرف معدودے چند تھے بڑھتے بڑھتے اُنکے اتباع کروڑوں تک پہنچ گئے۔ مسیلمہ کذاب کے پیرو تھوڑے ہی دنوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئے تھے مگر آخر کیا انجام ہوا اُسکا دین چونکہ باطل تھا ایسا مٹ گیا کہ ایک پیرو بھی اُسکا نظر نہیں آتا، یہود اور نصاریٰ اور ہنود اور پارسی اور بدھ ان کی مذہب اپنے اپنے زمانہ میں ٹھیک اور سچے تھے اس لئے اب تک باقی ہیں)۔

اِنَّ لِلْبَاطِلِ نَزْوَةً وَّ لِاَهْلِ الْحَقِّ جَوْلَةً۔ جھوٹ بات جلدی کود پڑتی ہے (لوگ اُس طرف جلد مائل ہو جاتے ہیں) اور اخیر میں حق والوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا یہاں بھی جَوْلَةٌ کے وہی معنی ہیں شکست اور ہزیمت کے یعنی اہل حق شیطانی لوگوں سے مغلوب ہو جاتے ہیں، اُسکی دلیل آخر میں یہ ہے کہ آثار مٹ جاتے ہیں سنتیں مر جاتی ہیں بدعتیں پھیل جاتی ہیں سنت پر چلنے والوں کی تعداد قلیل رہجاتی ہے، سب دینوں کا یہی حال ہوا ہندوؤں اور مجوسیوں اور بودھ کا اصل دین میں خالص توحید تھی لیکن اب شرک میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ قلیل افراد اور مسلمانوں کا بھی یہی حال ہو گیا ہے اللہ رحم کرے

اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ۔ یکایک گھوڑا بھڑکنے لگا۔

كَانَ اِذَا دَخَلَ اِلَيْنَا لَبِسَ مِجْوَلًا۔ آنحضرتؐ جب ہمارے پاس آتے تو صدریہ پہن لیتے بعضوں نے کہا مجول سے چھوٹی زرہ مراد ہے۔

وَنَسْتَجِيْلُ الْجَهَامَ۔ ہم خالی بادلوں کو (جنکا پانی برس چکا ہو) گھومتا ہوا دیکھتے (ہوا اُنکو ادھر اُدھر لیجاتی) ایک روایت میں نَسْتَخِيْلُ ہے خائے معجمہ سے اُسکا ذکر آگے آئیگا

لَيْسَ لَكَ جُوْلٌ۔ تجھ میں عقل نہیں ہے، اصل میں جُوْل کنوے کی مینڈ کو کہتے ہیں وہ ہر چیز کو کنوے میں گرنے سے روکتی ہے عقل کو بھی جول کہا وہ بھی آدمیوں کو خرابی اور ہلاکت سے روکتی ہے۔

جَوَالُّ الْقَرْيَةِ۔ گاؤں کے نجاست خور جانور۔ (اُسکا ذکر جلل میں ہو چکا ہے)۔

جَالُوْتُ۔ ایک ظالم بادشاہ تھا جسکو حضرت داؤدؑ نے مارا۔

جَوَائِلُ الْاَوْهَامِ۔ جو وہم دل میں پھرتے رہتے ہیں۔

مَا لَهُ جُوْلٌ وَّ جَالٌ۔ نہ اُس میں عقل ہے نہ ہمت۔

جَوْنٌ۔ کالا ہونا۔ سفید ہونا۔ دن۔

جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ جَوْنِيَّةٌ۔ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا آپ ایک سفید یا سیاہ چادر اوڑھے تھے، بعضوں نے کہا یہ نسبت ہے بنی جون کیطرف جو ازد قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔

عَلَيْهِ جِلْدُ كَبْشٍ جَوْنِيٍّ۔ ایک کالے مینڈھے کی کھال پہنے تھے (یہ حضرت عمرؓ کا ذکر ہے جب آپ شام کے ملک میں گئے تھے)۔

اِنَّ الشَّمْسَ جَوْنَةٌ۔ آفتاب سپید ہے یا سُرخ۔

جُوْنَةُ الْعَطَّارِ۔ عطر فروش کا ڈبہ۔

إِلَى الْكُلْبِيَّةِ جُوْنًا لِتَسْتَعِيْنَ بِهَا عَلَى مَاتَمِ الْحُسَيْنِ ایک کالی چڑیا جو پتھر کھاتی ہے اس نے بھیجی کہ امام حسین رضہ پر ماتم کرنے کیلئے اُس سے مدد لیجائے۔

جُوًی - پیٹ کی بیماری عشق و محبت کی سوزش۔

لِأَنْ أَطْلِيَ بِجِوَاءِ قِدْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطْلِيَ بِزَعْفَرَانٍ - (حضرت علیؓ نے کہا) اگر میں ہانڈی کے ڈھکن کی کالک مل لوں تو یہ اس سے زیادہ مجھکو پسند ہے کہ زعفران ملوں۔

فَاجْتَوَوا الْمَدِيْنَةَ - مدینہ میں آکر اُن کو پیٹ کی بیماری ہوگئی یا مدینہ کی ہوا اُن کو ناموافق آئی۔

مَا أَخْرَجَ هٰذَا مِنْكَ إِلَّا الْجَوٰى - یہ ہائے ہائے جو تم کرتے ہو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے ہے جو عشق و محبت کی سوزش ہے (یہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد کو کہا وہ جب گھر میں آتے تو آہ آہ کرتے)

فَتَجْوَى الْأَرْضُ مِنْ نَتْنِهِمْ - زمین ان یاجوج ماجوج کی لاشوں کی بدبو سے بدبودار ہوجائیگی۔

إِنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ جَوَّانِيًّا وَّبَرَّانِيًّا فَمَنْ يُّصْلِحْ جَوَّانِيَّهٗ يُصْلِحِ اللّٰهُ بَرَّانِيَّهٗ وَمَنْ يُّفْسِدْ جَوَّانِيَّهٗ يُفْسِدِ اللّٰهُ بَرَّانِيَّهٗ - ہر آدمی کا ایک باطن ہے اور ایک ظاہر جو کوئی اپنا باطن کو درست کریگا (اللہ تعالے سے ڈر کر اپنی نیت صاف کریگا) تو اللہ تعالے اُس کا ظاہر بھی درست کر دے گا اور جو کوئی اپنا باطن خراب کریگا (خلق اللہ کو دھوکا دینے کیلئے ظاہر میں متقی بنے گا اندر فاسق فاجر) تو اللہ تعالے اُسکا ظاہر بھی خراب کریگا (ایک نہ ایکدن اُس کی بد باطنی اور بدنیتی کھلجائیگی لوگوں میں ذلیل و خوار ہوگا)۔

جَوَّانِيَّةٌ - ایک مقام ہے احد پہاڑ کے پاس۔

ثُمَّ فَتَقَ الْأَجْوَاءَ وَشَقَّ الْأَرْجَاءَ - پھر جوّوں کو چیرا کناروں کو پھاڑا۔

جَوٌّ - کہتے ہیں اُس خالی جگہ کو جو آسمان زمین کے بیچ میں ہے

فَنُوْدِيَ مِنَ الْجَوِّ - جوّ سے اُنکو آواز دی گئی۔

يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ فِي الْجَوِّ - جوّ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں (تسبیح کرتے ہیں)۔

حَتّٰى إِذَا بَلَغْتِ الْجَوَّ - جب وہ جوّ میں پہنچا یعنی دائرۂ

إِنِّيْ قَدِ اجْتَوَيْتُ الْمَدِيْنَةَ - مجھ کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی یا مدینہ میں رہنا مجھکو بُرا معلوم ہوا (یہ ابوذر غفاری کا قول ہے جب حضرت عثمانؓ سے اور اُن سے شکر رنجی ہوگئی تھی

جَوَارِشُ - ایک مرکب دوا ہے جو معجون کیطرح ہوتی ہے اور تقویت ہضم اور دفع ریاح کیلئے دیجاتی ہے اُس کی بہت سی قسمیں ہیں جو قرابادین میں مرقوم ہیں، جوارش اور معجون میں فرق یہ ہے کہ جوارش کا قوام پتلا ہوتا ہے اور وہ خوش ذائقہ ہوتی ہے اور اکثر ہضم غذا کیلئے دیجاتی ہے اور معجون کا قوام غلیظ ہوتا ہے وہ مختلف امراض کیلئے دیا جاتا ہے

جَوْهٌ - سامنا کرنا - اسی سے جاہ ہے بمعنی مرتبہ۔

وَجَاهُكَ أَعْظَمُ الْجَاهِ - تیرا مرتبہ سب سے بڑا (اور عالیشان) مرتبہ ہے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْهَاءِ

جَهْبَذٌ - یا جِهْبِذٌ - کھوٹا کھرا پرکھنے والا اُسکی جمع جہابذہ ہے

جَهْجَهَةٌ - للکارنا، ڈانٹنا کسی کام سے باز رکھنے کیلئے

إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ عَدَا عَلَيْهِ ذِئْبٌ فَانْتَزَعَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ فَجَهْجَأَهُ الرَّجُلُ - اسلم قبیلے کے ایک شخص کی بکریاں تھیں بھیڑیا آیا اور اُسکی ایک بکری نکال لے چلا اُس شخص نے بھیڑیے کو جھڑکا للکارا اصل میں جَهْجَهَهٗ تھا دوسری ہا کو ہمزہ سے بدلدیا۔

لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ - راتوں کا سلسلہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جسکو جہجاہ کہینگے یا جہجل جیسے دوسری روایت میں ہے یا جہجاہ ہے۔

جُہْدٌ۔ کوشش کرنا، طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا۔

مُجَاھَدَۃٌ اور جِہَادٌ۔ ایک دوسرے کے مقابل کوشش کرنا کافروں سے اللہ کی رضامندی اُسکا سچا دین پھیلانے کے لئے لڑنا۔

لَاھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَّنِیَّۃٌ۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو اب ہجرت نہیں رہی (یعنی ہجرت کا حکم جاتا رہا اس لئے کہ مکہ دارالاسلام ہو گیا) صرف جہاد یعنی کافروں سے لڑائی اور جہاد کی نیت باقی ہے وہ قیامت تک باقی رہینگے جیسے دوسری حدیث میں ہے اَلْجِھَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِی اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ اُمَّتِی الدَّجَّالَ جسدن سے اللہ نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اُس دن سے برابر جہاد قیامت تک باقی رہیگا یہانتک کہ میری امت کا اخیر حصہ (حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ ہو کر) دجال سے لڑیگا۔

فَائِدَۃٌ۔ اختلاف ہے اس میں کہ اب بھی دارالکفر سے دارالاسلام کیطرف ہجرت کرنا واجب ہے یا نہیں بعضوں نے کہا اب بھی واجب ہے بعضوں نے کہا مستحب ہے اسی طرح اُن بلاد سے ہجرت کرنا جہاں فسق و فجور اور بدعات اور معاصی کا علانیہ ارتکاب ہوتا ہو وہ بھی مستحب ہے۔

فَائِدَۃٌ۔ یہ جو فرمایا جہاد کی نیت اُسکا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد شرعی بحسب شرائط میسر نہ ہو سکے یا اُسکا موقع نہ ملے تو جہاد کی نیت رکھے اُسکیلئے تیار رہے کیونکہ جہاد بھی نماز روزے کیطرح اسلام کا ایک رکن ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور نیت یعنی اخلاص فی النیۃ۔ مطلب یہ ہے کہ خالص خدا کی خوشنودی کے لئے جہاد کرے زر روپیہ پیسہ یا ملک و مال و حکومت حاصل کرنیکو۔ مترجم کہتا ہے بعض ناواقف کم علم مولویوں نے جہاد کے شرائط اور اُس کی حقیقت اور مصلحت پر غور نہ کرکے ہر ایک جنگ و فساد اور خون ریزی کو جہاد سمجھا ہے یہ اُن کی نادانی ہے معلوم ہوا کہ وہ شرائط جہاد سے واقف نہیں ہیں ان مولویوں کے فتویٰ پر اعتبار نہ کرنا چاہیئے، جہاد کو ابتدا شروع کرنے کیلئے از روئے شرع محمدی اور قرآن اور حدیث کئی شرائط ہیں منجملہ اُن کے ایک بڑی شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا امام ایک قرشی عادل شخص ہو اگر بنی فاطمہ میں سے ہو تو اور زیادہ عمدہ ہے بغیر امام قرشی کے جھنڈے کے تلے رہکر جہاد نہیں ہو سکتا، اور یہ بھی ایک بڑی شرط ہے کہ مجاہدین دارالحرب سے باہر رہتے ہوں اُن کفار کے ملک اور امان میں نہ ہوں جن پر جہاد کرنا چاہتے ہیں یہ بھی ضرور ہے کہ پہلے اُن کافروں کو جن پر جہاد کا ارادہ ہو امام کی طرف سے ایک باقاعدہ نوٹس دیجائے کہ یا تو اسلام لائیں یا جزیہ دینا قبول کریں اگر وہ اسلام قبول نکریں نہ جزیہ دینے پر راضی ہوں تب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اُس کی مدد پر بھروسہ کرکے اُن سے لڑنا چاہیئے۔ لیکن عورتوں اور بچوں اور بوڑھے پھوس اور بدو روشن گوشہ نشین اور راہبوں سے ہرگز تعرض نہ کرنا چاہیئے یہ بھی ضرور ہے کہ اُس لڑائی کا مقصد نہ تو ملک گیری ہو نہ تحصیل مال و دولت نہ تحصیل حکومت و سلطنت بلکہ صرف اللہ کی توحید پھیلانا اور شرک میٹنا اور لوگوں کی اصلاح اور درستی اور امن و امان قائم کرنا ہو

اَجْتَھِدُ رَأْیِیْ۔ میں اپنی رائے کوشش کے ساتھ قائم کرونگا (یعنی جس مسئلہ میں نہ قرآن کا حکم ملیگا نہ حدیث کا اُس میں قیاس کرونگا، اس حدیث کر صاف یہ ثابت ہوا کہ قیاس اُسوقت کرنا چاہیئے جب قرآن یا حدیث میں وہ مسئلہ نہ ملے ورنہ قرآن یا حدیث کے موجود ہوتے ہوئے قیاس کرنا شیطانی کام ہے)۔

اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ۔ سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا اُس نے خدا کا حکم ہوتے ہوئے

اُسکو نہ سنا اور اپنی رائے پر چلا آخر مردود ہوا۔

اِذَا اجْتَهَدَ فَاخْطَأَ فَلَهُ اَجْرٌ۔ اگر مجتہد اُس مسئلہ میں جس میں اُسکو قرآن اور حدیث کا حکم نہ ملے قیاس اور اجتہاد کرے پھر اُس سے غلطی ہو تب بھی اُسکو ایک اجر ملیگا کیونکہ اُس کی نیت بخیر تھی جب وہ مسئلہ اُسکو قرآن اور حدیث میں نہ ملا تو پھر قیاس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا ہم اگلے تمام مجتہدوں کو، جیسے امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ وغیرہم ہیں پروردگار کے مقبول بندے اور ماجور اور مثاب سمجھتے ہیں جن مسئلوں میں ان کا قیاس حدیث کے خلاف ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اُنکو وہ حدیث نہیں ملی ورنہ ہرگز حدیث کو چھوڑ کر وہ قیاس نہ کرتے، خصوص امام اعظمؒ کی نسبت وہ تو سب مجتہدوں سے زیادہ حدیث کے پیرو تھے اُنکا تو قول تو یہ ہے کہ ضعیف حدیث بھی قیاس پر مقدم ہے اسیطرح صحابی کا قول بھی۔

شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ۔ ایک بکری تھی جس کو ضعف ناتوانی اور لاغری نے سب بکریوں کے پیچھے کر دیا تھا وہ ناطاقتی کے مارے دوسری بکریوں کے برابر چل نہ سکتی ابن اثیر نے کہا جَہد اور جُہد کئی حدیثوں میں آیا ہے دونوں کے معنی طاقت اور کوشش، بعضوں نے کہا بضمہ جیم بمعنی طاقت اور بفتحہ جیم مشقت)۔

اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ۔ کونسی خیرات افضل ہے فرمایا وہ خیرات جو کم مال والا بقدر گنجایش اپنی طاقت کے موافق نکالے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ۔ تیری پناہ بلا کی سختی اور مشقت سے (مراد وہ بلا ہے جس میں آدمی مرنا پسند کرتا ہے بعضوں نے مفلسی کیساتھ عیالداری)۔

وَالنَّاسُ فِی جَیْشِ الْعُسْرَةِ مُجْهِدُوْنَ۔ تنگی کی جنگ یعنی جنگ تبوک میں جب مسلمان بہت نادار تھے لوگ مشقت اُٹھا رہے تھے (نہ سواری تھی نہ خرچ راہ)

جُهِدَ الرَّجُلُ۔ وہ مرد تکلیف میں پڑ گیا۔

جُهِدَ النَّاسُ۔ لوگوں پر قحط آن پڑا۔

مُجْهَدٌ۔ مشقت میں گرفتار۔

اَجْهَدَ دَابَّتَهٗ۔ اپنے جانور پر اُسکی طاقت سے زیادہ بوجھ لادا

رَجُلٌ مُجْهِدٌ۔ ناتوان جانور والا۔

اَجْهَدَهٗ۔ اُس کو مشقت میں ڈال دیا۔

اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا۔ جب عورت کے چاروں کونوں کے بیچ میں بیٹھا پھر اُس پر زور لگایا (اُسکو ڈھیلا یعنی دخول کیا) تو غسل واجب ہو گیا گو انزال نہ ہو مگر ایک جماعت صحابہ کا یہ مذہب ہے کہ غسل جب ہی واجب ہوگا جب انزال ہو اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے انما الماء من الماء)۔

فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ۔ خدا کی قسم میں آج تجھ کو نہیں ستائیگا اگر تو کوئی چیز میرے مال میں سے اللہ کیواسطے لیلے ایک روایت میں لَا اَحْمَدُكَ ہے یعنی اگر تو آج مجھ سے للہ کچھ نہ مانگے تو میں تیری تعریف نہیں کرنیکا (مطلب یہ ہے کہ مانگ اور لیجا اسی میں میری خوشی ہے)۔

لَا یَجْهَدُ الرَّجُلُ مَالَهٗ ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْأَلُ النَّاسَ کوئی تم میں ایسا نکرے کہ اپنا مال سب خرچ کر ڈالے پھر لوگوں سے سوال کرتا بیٹھے (بلکہ اپنی ضرورت کا خیال رکھ کر خرچ کرے)۔

حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدَ۔ جبرئیلؑ نے مجھ کو اتنا دابا (اپنی طاقت بھر زور کیا، کیونکہ اُسوقت جبرئیل بشری صورت میں تھے تو بشر کے مقدور بھر زور کیا) ایک روایت میں حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدُ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا ایسا دبوچا کہ میں بہت ہی تنگ ہو گیا انتہا درجہ کی تکلیف مجھ کو ہوئی۔

فَاجْهَدْ عَلَیَّ جَهْدَكَ۔ (اب جا) تو جو میرا بگاڑ کر سکتا ہے

اِنَّہٗ لَجَاھِدٌ مُجَاھِدٌ۔ عامر تو اللہ کی راہ میں کوشش کرنے والا ہے غازی ہے، بعضوں نے کہا مجاہد جاہد کی تاکید ہے دونوں کے ایک معنی ہیں، ایک روایت میں اِنَّہٗ لَجَاھَدَ مُجَاھِدًا یعنی عامر نے تو بڑے مشکل کاموں کو اپنی کوشش سے پورا کیا۔

وَتَتْرُكُ الْجِهَادَ۔ تم جہاد نہیں کرتے (یعنی باغیوں سے مقابلہ وہ بھی جہاد ہے)۔

اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ یُّجَاھِدُ۔ سب لوگوں میں کون افضل ہے فرمایا جو جہاد کرتا ہے۔

لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِیْ۔ اُسکو کوئی چیز اُسکے گھر سے نہ نکالے سوا میری راہ میں جہاد کرنے کے۔ یعنی خالص نیت سے صرف جہاد فی سبیل اللہ کیلئے گھر سے نکلا ہو نہ مال کی طمع نہ اور کسی دنیاوی غرض سے۔

فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَّجَهْدٌ۔ اُن کو قحط آلگا اور سخت تکلیف پڑی، ایک روایت میں جُهْدٌ بضمہ جیم ہے۔

عَلٰی لَاْوَائِھَا وَجَهْدِ ھَا یا جُهْدِ ھَا۔ وہاں کی بلا اور مصیبت پر۔

فَاَصَابَنَا جَهْدٌ۔ ہم کو بھوک کی تکلیف ہوئی۔

اِذَا اجْتَهَدَ فِی الْیَمِیْنِ۔ جب زور کی قسم کھاتے

اِنَّا لَنَجْهَدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُكْتَرِثٍ۔ ہم تو اپنے اوپر مشقت ڈالکر تیز چلتے تھے اور آپکو کچھ پرواہ نہ تھی۔

اَلْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَهٗ۔ بڑا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس پر جہاد کرے (گناہ سے اس کو باز رکھے)

رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ۔ ہم چھوٹے جہاد (یعنی کافروں کے ساتھ لڑنے) سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف آئے (اب نفس سے جہاد کرینگے) یہ حدیث تصوف کی کتابوں میں مذکور ہے مگر اس کی صحیح سند مجھ کو نہیں ملی۔

جَاھِدُوا الْمُشْرِكِیْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ۔ کافروں سے مال سے جہاد کرو اور جان سے اور زبان سے (زبان سے جہاد یہ ہے کہ اسلام پر جو وہ عیب لگائیں اُنکا جواب دو شرک اور کفر کی مذمت اور ہجو کرو مخالفین اسلام جو کتابیں لکھیں اُنکا رد کرو پادریوں کی طرح ہر ایک سڑک اور مجمع میں اسلام کی وعظ کرتے رہو اسلام کی حقیقت اور خوبی بیان کرتے رہو تاکہ سننے والے اسلام کی طرف مائل ہوں افسوس ہے کہ مسلمانوں نے تبلیغ اور اشاعت اسلام سے بالکل چشم پوشی کر لی ہے)

فَفِیْهِمَا فَجَاھِدْ۔ جا اپنے ماں باپ ہی میں جہاد کر (یعنی انہی کی خدمتگذاری میں مصروف رہ)

جَهْدُ الْبَلَاءِ اَنْ یُّقَدَّمَ الرَّجُلُ فَیُضْرَبَ عُنُقُهٗ صَبْرًا وَّالْاَسِیْرُ مَادَامَ فِیْ وَثَاقِ الْعَدُوِّ وَالرَّجُلُ یَجِدُ عَلٰی بَطْنِ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا۔ آنحضرت نے جہد البلاء کی (جس سے آپنے پناہ مانگی) یہ تفسیر کی ہے کوئی آدمی بندھا ہوا ہو اُسکی گردن ماری جائے (کولا بلٹ) وہ کچھ نہ کر سکتا ہو مجبور ہو یا قیدی جو دشمن کی پنجہ میں گرفتار ہو یا وہ مرد جو اپنی جورو کے پیٹ پر غیر مرد کو پائے۔

رَبِّ لَا تَجْهَدْ بَلَائِیْ۔ مالک میری بلا سخت نہ کر۔

اَلْوَصِیَّةُ بِالرُّبُعِ جَهْدٌ۔ چوتھائی مال کی وصیت انتہا ہے (باقی وارثوں کیلئے چھوڑ دینا چاہیے)

وَاجْهَدْ اَنْ تَبُوْلَ۔ زور سے پیشاب کر۔

مِنْ غَیْرِ اَنْ تَجْهَدَ نَفْسَكَ۔ اپنے اوپر تکلیف اٹھائے بغیر

اَفْضَلُ الْجِهَادِ جِهَادُ النَّفْسِ۔ افضل جہاد نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔

اِجْتِهَادِ شَرْعِیْ۔ کسی مسئلہ میں حکم شرعی بہ غلبہ ظن تا معلوم کرنے کیلئے کوشش

مُجْتَهِدٌ۔ جو کسی مسئلے کا حکم شرعی اُسکے تمام دلائل سمیت جانتا ہو اگر اکثر احکام مع اُنکے دلائل کے جانتا ہو تو وہ مجتہد مطلق ہے ورنہ جس مسئلے

کے تمام دلائل منضبط کرلے اُس میں وہ مجتہد ہے اب ایک مسئلہ میں اُسکو کسی مجتہد کی تقلید درست نہ ہوگی۔

بَلَغَ مَجْهُوْدِيْ۔ یہ کام میری طاقت کے انتہائی درجہ کو پہنچ گیا۔

اَلْمِسْكِيْنُ اَجْهَدُ مِنَ الْفَقِيْرِ۔ مسکین فقیر سے بھی زیادہ بُرے حال والا۔

بِاَرْضٍ جَهَادٍ۔ سخت پتھریلی زمین میں۔

جَهْرٌ۔ پکارنا، ظاہر کرنا، کھول دینا، بہت سمجھنا، بن راہ پہچانے چلنا، آمنے سامنے بلا حجاب کسی کو دیکھنا، صاف کرنا، بڑا سمجھنا۔

مَنْ رَاٰهُ جَهَرَهٗ۔ جو کوئی آنحضرتؐ کو دیکھتا اُسکی نگاہ میں آپ بڑے دکھائی دیتے (عظمت الٰہی کا ظہور تھا)

رَجُلٌ جَهِيْرٌ۔ وہ شخص جو نظروں میں بڑا معلوم ہو۔

اِذَا رَاَيْنَاكُمْ جَهَرْنَاكُمْ۔ جب ہم تمکو دیکھتے ہیں تو تمکو تمہارے

جَهَرْتَ الْجَيْشَ۔ تو نے لشکر کو بہت سمجھا۔

وَجَدَ النَّاسُ بِهَا بَصَلًا وَّ ثُوْمًا فَجَهَرُوْهُ۔ لوگوں نے خیبر میں پیاز اور لہسن پلئے اُسکو نکال کر کھانے لگے

یہ جَهَرَتُ الْبِئْرَ سے نکلا یعنی میں نے کنوے کو صاف کیا اُسکا کوڑا کچرا مٹی وغیرہ نکال ڈالا۔

اِجْتَهَرَ دُفُنَ الرَّوَاءِ۔ (یہ حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے اپنے والد کی تعریف میں) یعنی انہوں نے عمدہ اور پاکیزہ پانی پر جو مٹی وغیرہ پڑ گئی تھی اُسکو نکال ڈالا۔

كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ۔ میری ساری امت بخشی جائیگی مگر وہ لوگ جو علانیہ گناہ کرتے ہیں (یا اپنے گناہوں کو ڈھیٹ پنے سے لوگوں پر کھولتے ہیں فخریہ بیان کرتے ہیں، ایک روایت میں اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ ہے معنی وہی ہے۔

اِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ كَذَا وَكَذَا۔ ایسا ایسا کرنا گناہ کھولنے میں داخل ہے، ایک روایت میں مِنَ الْجِهَارِ

ہے معنی وہی ہے۔

لَا غِيْبَةَ لِفَاسِقٍ وَّلَا مُجَاهِرٍ۔ فاسق اور علانیہ گناہ کرنے والے کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے (یعنی اُس کی غیبت کرنا گناہ نہ ہوگا، مجاہر وہ فاسق جو گناہ کے کام کھلم کھلا کرے اور اللہ کے احکام کی عظمت اُس کے دل سے جاتی رہی ہو۔

اِنَّهٗ كَانَ رَجُلًا مُّجْهِرًا۔ حضرت عمرؓ پکار کر بات کرنے والے آدمی تھے۔ جوہری نے کہا مِجْهَرٌ بکسرہ میم جس کی عادت پکار کر بات کرنے کی ہو۔

فَاِذَا امْرَاَةٌ جَهِيْرَةٌ۔ ناگاہ ایک عورت ملی جو بلند آواز والی تھی، بعضوں نے کہا جہیرہ سے یہ مراد ہے کہ حسینہ اور خوش منظر تھی۔

نَادٰى بِصَوْتٍ لَّهٗ جَهْوَرِيٍّ۔ حضرت عباسؓ نے اپنی بلند آواز سے پکارا۔

جَهْوَرَ بِصَوْتِهٖ۔ زور سے آواز دی۔

اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ۔ قرآن کو پکار کر پڑھنے والا ایسا ہے جیسے علانیہ خیرات کرنا (اُس میں کوئی برائی نہیں اگر ریا کی نیت نہ ہو)

لَيْسَ فِي الْجَوَاهِرِ زَكٰوةٌ۔ جواہرات (جیسے یاقوت الماس زمرد وغیرہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے

فِيْ تَقَلُّبِ الْاَحْوَالِ تُعْرَفُ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ۔ انقلابات میں آدمیوں کی حقیقت کھلتی ہے کہ شریف ہیں یا پاجی، بندہ غرض ہیں یا سچے دوست، اچھے وقت میں سب دوستی جتاتے ہیں۔

مترجم۔ کہتا ہے کہ اُسکا تجربہ جیسا مجھ کو ہوا شاید دیگر کسی کو ہوا ہو جب میں مدار المہام حیدر آباد کی پیشی میں اور اُن کا معتمد اور امین تھا تو میرے مکان پر اتنے لوگوں کا مجمع رہتا کہ میں تنگ آجاتا پھر جب میں معرض عتاب میں آیا اور اُس عہدہ

سے علحدہ ہو گیا تو فوراً لوگوں نے آنا چھوڑ دیا سب کے سب ہوا کے آشنا تھے اور بیحد محبت کا دعوٰی کرتے تھے یہ سارا دعوٰی جھوٹ اور ابلہ فریبی نکلا۔

لَوْ قَاسَ الْجَوْهَرَ الَّذِیْ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُ اٰدَمَ بِالنَّارِ كَانَ ذٰلِكَ اَكْثَرَ نُوْرًا۔ اگر ابلیس اُس جوہر کو دیکھتا جس سے آدم پیدا کئے گئے (یعنی نورالٰہی کو جو اُن میں تھا) تو آگ سے بڑھ کر اُس کو روشن پاتا۔ مگر اُس نے صرف خاک کو دیکھا اور نور پر نظر نہ پڑی اس لئے اُسکا قیاس غلط نکلا اور مردود ہوا۔

جَوْهَرِیْ۔ مشہور لغت کا عالم ہے جس کی کتاب صحاح تمام لغت عرب کی کتابوں میں افضل اور اعلیٰ ہے۔ اُسکا نام اسمٰعیل بن حماد تھا، صاحب قاموس نے جنکا نام محمد بن یعقوب فیروزآبادی ہے اپنی کتاب کے اکثر مطالب صحاح ہی سے لئے ہیں جیسے بیضاوی نے تفسیر کشاف سے باوجود اس کے صاحب صحاح پر اپنا فخر جتایا ہے اور اُسکی غلطیاں نکالی ہیں حالانکہ خود بدولت نے بھی غلطیاں کیں ہیں۔ معصوم بجز خداوند جل جلالہٗ و علاء کے کوئی نہیں ہے حافظ عبدالغنی نابلسی نے کیا خوب کہا ہے "من قال قد بطلت صحاح الجوہری لما اتی القاموس فہو المفتری قلت اسمہ القاموس وہوا البحران یفخر فمعظم فخرہ بالجوہر"۔

كَانَ يَجْهَرُ فِی الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَ يُسِرُّ فِی الظُّهْرَيْنِ۔ آنحضرتؐ مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرأت پکار کر کرتے اور ظہر اور عصر میں آہستہ۔

جَهْرِیُّ۔ وہ نماز جس میں پکار کر قرأت کیجاتی ہے۔

تَجْهِيْزٌ۔ زخمی کا کام تمام کر دینا اُس کو مار ڈالنا۔

تَجْهِيْزٌ۔ طیار کرنا سامان کا خواہ مسافری کا سامان ہو یا دولہن کا یا میت کا۔

جِهَازٌ۔ سامان مسافر کا ہو یا میت کا یا دولہن کا۔

مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا۔ جس نے نہ خود جہاد کیا نہ کسی جہاد کرنے والے کا سامان طیار کر دیا۔

هَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مَرَضًا مُّفْسِدًا اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا۔ کیا اُس بیماری کا انتظار کر رہے ہیں جو صحت خراب کر دے یا اُس موت کے منتظر ہیں جو جلدی سے کام تمام کر دے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْهَزَ عَلَى الْجَرِيْحِ۔ یعنی زخمی کو مار ڈالا اُسکا کام تمام کر دیا۔

لَا يُجْهَزُ عَلٰى جَرِيْحِهِمْ۔ (یہ حضرت علی کا قول ہے) یعنی باغیوں میں جو لوگ زخمی ہوں اُن کو قتل نہ کیا جائے۔

اَتٰى عَلٰى اَبِیْ جَهْلٍ وَّهُوَ صَرِيْعٌ فَاَجْهَزَ عَلَيْهِ۔ عبداللہ بن مسعودؓ ابو جہل کے پاس آئے وہ زخمی ہو کر پڑا تھا انھوں نے اُسکا کام تمام کر دیا گردن ہی کاٹ لی۔

وَاَمَرَ بِجِهَازِهٖ فَاُحْرِقَ۔ انھوں نے حکم دیا چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلا دیا گیا (شاید اُنکی شرع میں جانوروں کا جلانا جائز ہوگا)۔

وَلَمْ اَقْتَضِ مِنْ جِهَازِیْ شَيْئًا۔ میں نے اپنے سفر کا کوئی سامان طیار نہیں کیا۔

فَجَهَّزْتُ اِلَى الشَّامِ۔ میں نے اپنے گماشتوں کو سامان وغیرہ دیکر شام کو روانہ کرنا چاہا۔

مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا۔ جس نے غازی کا سامان تیار کر دیا (ہتھیار، راہ خرچ، سواری وغیرہ)۔

اِذَا اَخَذَ الْحَاجُّ بِجِهَازِهٖ۔ جب حاجی اپنا سامان کرلے۔

اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ فَخُذْ فِیْ جِهَازِهٖ وَعَجِّلْهُ۔ جب کوئی مر جائے تو اُسکے کفن دفن کا سامان کر اور جلدی کر

فَاَعِدُّوا الْجِهَازَ لِبُعْدِ الْمَجَازِ۔ سفر دور دراز کیلئے

سامان تیار کرو۔

اَلَا لَا تُجْهِزُوْا عَلٰی جَرِيْحٍ وَّلَا تَتْبَعُوْا مُدْبِرًا۔ جو زخمی ہو جائے اُس کو قتل نہ کرو جو پیٹھ موڑ کر بھاگے اُسکا پیچھا نہ کرو (یہ حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں فرمایا۔

جَهْشٌ۔ گھبرا کر رونیکا قصد کرکے بھاگنا۔

فَجَهَشْتُ بِالْبُكَاءِ۔ میں نے رونیکا قصد کیا۔

ایک روایت میں فَجَهِشْتُ ہے۔

فَجَهِشْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہم روتی صورت بنا کر آنحضرتؐ کے پاس بھاگے۔

فَاَجْهِشْتُ يَا فَجَهِشْتُ۔ وہ روتی بن کر چلیں یا وہ رونے کی نیت کرکے بھاگیں۔

جَهْضٌ۔ غالب ہونا، روکنا، دور کرنا، الگ کرنا۔

فَجَاهَضَنِيْ عَنْهُ اَبُوْ سُفْيَانَ۔ ابو سفیان نے اُس شخص کو مارنے سے مجھ کو روکدیا ہٹادیا۔

فَاَجْهَضُوْهُمْ عَنْ اَثْقَالِهِمْ۔ انہوں نے اُن کو اُن کے سامان سے ہٹا دیا۔

اِجْهَاضٌ۔ پھسلانا۔

فَاَجْهَضَتْ جَنِيْنَهَا۔ اس نے پیٹ کا بچہ گرا دیا۔

جَهِيْضٌ۔ کچا بچہ جس میں جان پڑ گئی ہو۔

طَلَبْنَا الْعَدُوَّ حَتّٰى اَجْهَضْنَاهُمْ۔ ہم دشمنوں کے پیچھے لگے یہانتک کہ ہمنے اُنکو اُنکے مقامات سے ہٹادیا۔

جَهْلٌ يَا جَهَالَةٌ۔ بے علمی، نادانی۔

تَجَاهُلٌ۔ جان بوجھ کر اپنے تئیں جاہل بنانا۔

اِسْتِجْهَالٌ۔ کسی کو جاہل کہنا۔

تَجْهِيْلٌ۔ جاہل بنانا

جَهْلٌ بَسِيْطٌ۔ ایک بات کا نہ جاننا۔

جَهْلٌ مُرَكَّبٌ۔ ایک بات کا نہ جاننا اور پھر یہ سمجھنا کہ ہم جانتے ہیں۔

اِنَّكُمْ لَتُجَهِّلُوْنَ۔ تم اپنے باپ دادوں کو جاہل بناتے ہو۔

مَنِ اسْتَجْهَلَ مُؤْمِنًا فَعَلَيْهِ اِثْمُهُ۔ جو شخص کسی مومن کو بہکا کر یا غصہ دلا کر اُس سے جہالت کا کام کرائے تو گناہ اُسی پر ہوگا۔

وَلٰكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ۔ اُنکو قومی پچ نے جاہل بنا دیا

اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا۔ بعض علم جہل کی طرح برا ہے جیسے علم نجوم علم سحر کہانت علم شعبدات یا علم کلام یا علم منطق زائد از ضرورت فلسفہ الہیات وغیرہ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عالم اُن باتوں میں دخل دے جنکو وہ نہ جانتا ہو اور ہمہ دانی کا دعوی کرے تو ایسا شخص جاہل بنے گا لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا۔

اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ۔ ابوذر تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کے زمانہ کا اثر باقی ہو (جاہلیت کا زمانہ عربوں کا وہ زمانہ جو اسلام سے پہلے گذرا ہے جب نہ اُنکو دین و ایمان کی خبر تھی نہ اللہ و رسول سے واقف تھے بس لڑائی جھگڑا لوٹ مار خونریزی فخر و افتخار شعر و شاعری یہی اُنکا پیشہ ہو رہا تھا)۔

وَمَجَاهِلُ تَضِلُّ فِيْهَا الْاَحْلَامُ۔ ایسے میدان جن میں عقلیں حیران ہو جاتی ہیں (جہاں رستہ کا کوئی نشان ہی نہیں ہوتا صحرائے لق و دق)

خَلَقَ اللّٰهُ الْجَهْلَ مِنَ الْبَحْرِ الْاُجَاجِ ظُلْمَانِيًّا فَقَالَ لَهُ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبِلْ فَقَالَ لَهُ اسْتَكْبَرْتَ فَلَعَنَهُ۔ اللہ تعالیٰ نے جہالت کو کھاری سمندر سے پیدا کیا اُس کو فرمایا پیٹھ پھیر تو اُس نے پیٹھ پھیری پھر فرمایا منہ سامنے کر تو اُس نے نہ کیا فرمایا تو غرور کرتا ہے اور اُسپر لعنت کی۔

اِذَا رَاَيْتُمُ الشَّيْخَ يَتَحَدَّثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِاَحَادِيْثِ الْجَاهِلِيَّةِ فَارْمُوْا رَاْسَهُ بِالْحَصٰى جب تم کسی بوڑھے کو دیکھو جمعہ کے دن جاہلیت کی باتیں کر رہا ہو تو اُسکے سر پر کنکریاں پھینکو (اُسپر خاک ڈالو)۔

فِی الْجَاهِلِیَّةِ الْجَهْلَاءِ۔ یہ تاکید ہے جاہلیت کی جیسے لَیْلَةٌ لَیْلَاءُ اور یَوْمٌ اَیْوَمُ۔

جُهُوْمٌ۔ منہ تہتا کر سامنے آنا ترشروئی۔

وَنَسْتَخِیْلُ الْجَهَامَ۔ ہم ری ابر دیکھتے جو پانی سے خالی ہو چکا ہوتا، ایک روایت میں نَسْتَجِیْلُ ہے جسمے یعنی خالی ابروں کو ادہر ادہر گھومتا دیکھے، ایک روایت میں نَسْتَخِیْلُ ہے خائے معجمہ سے یعنی ہم خالی ابر میں بھی پانی کا گمان کرتے کیونکہ پانی کی بڑی احتیاج تھی جیسے مثل ہے بلی کے خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں

بِجَهَامٍ۔ تو میرے پاس خالی ابر لایا یعنی ایسا دین لے کر آیا جسمیں کچھ بھلائی نہیں جیسے خالی ابر کچھ فائدہ نہیں دیتا

اِلٰی عَدُوٍّ یَتَجَهَّمُنِیْ۔ کیا مجھ کو ایسے دشمن کے حوالے کرتا ہے جو ترش روئی سے مجھ سے پیش آئے

تَتَجَهَّمُنِی الْقَوْمُ۔ لوگوں نے منہ بنا کر مجھ کو دیکھا۔

عَظِّمُوْا اَصْحَابَکُمْ وَلَا یَتَجَهَّمْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا۔ اپنے دوستوں کی تعظیم کرو اور آپس میں ترشروئی سے نہ ملو (بلکہ ہنس مکھ خندہ پیشانی سے ملو)

وَلَا جَهَامٍ عَارِضُهَا۔ یعنی یا اللہ وہاں کا سفید ابر پانی سے خالی مت کر۔

جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ۔ ایک گمراہ شخص تھا جو صفات اللہ کا انکار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مکان نہیں اور عرش کو اُسکی ذات سے وہی نسبت ہے جو فرش کو نہ وہ اوپر ہے نہ نیچے نہ آگے نہ پیچھے نہ داہنے نہ بائیں۔ غرض اللہ کی تنزیہ میں اُسکو ایسا مبالغہ تھا کہ معاذ اللہ اللہ کو اُس نے معدوم اور لاشئ بنا دیا تھا اہلحدیث اُسکے زمانہ میں اُسکے بڑے مخالف ہوئے اور اُس کے بعد بھی ہر زمانہ میں اُسکے پیرووں کا رد کرتے چلے آرہے ہیں ہمارے زمانہ میں بھی اُن جہمیہ کا زور ہو گیا تھا مگر علمائے اہلحدیث نے متعدد رسالے اور کتابیں لکھ کر اُنکا خوب رد کیا اور بڑی جامع کتاب اُنکے رد میں کتاب الاظہار فی الاستواء ہے جسمیں کتاب و سنت اور اقوال صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین اور صوفیائے کرام سے اللہ کا استواء بر عرش مجید ثابت کیا ہے ایک مدراسی مولوی نے اس کتاب پر کچھ اعتراضات کئے تھے اُسکا جواب مفصل مولانا شیخ احمد ابن عیسیٰ بن ابراہیم نے دیا ہے اور وہ مصر میں چھپ گیا ہے اُس میں مدراسی مولوی کی خوب خبر لی گئی ہے۔

جَهَنَّمُ۔ عجمی لفظ ہے اُسکا معنی آخرت کی آگ۔ بعضوں نے کہا عربی لفظ ہے اُسکا معنی گہرا گڑھا چونکہ دوزخ بھی بہت گہری ہے اسلئے اُسکو جہنم کہا، بعضوں نے کہا یہ عبرانی لفظ ہے اصل گہنام تھا مگر عرب لوگ کہتے ہیں بِیْرٌ جِهِنَّامٌ یا رَکِیَّةٌ جِهِنَّامٌ گہرا کنواں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی لفظ ہے نہایہ میں ہے کہ جہنم آخرت کی آگ کا نام ہے۔

فَیُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِیُّوْنَ۔ اُنکو جہنمی کہینگے نہ تحقیر کی راہ سے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان یاد دلانے کیلئے تاکہ اور زیادہ خوش ہوں۔

یُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ۔ اُن کا نام جہنمی رکھا جائے گا چاہئے تھا جہنمیین کہنا کیونکہ وہ مفعول ثانی ہے یسمون کا مگر روایت یوں ہی ہے اَلْجَهَنَّمِیُّوْنَ واو سے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْیَاءِ

جَیْئٌ یا جَیْئَةٌ یا مَجِیْئٌ۔ آنا، جانا۔

جَاءَ بِهٖ۔ اُس کو لایا جیسے اَجَاءَهٗ ہے

جَایَانِیْ فَجُوْتُهٗ۔ وہ میرے پاس آتا جاتا رہا لیکن میں آنے جانے میں اُس پر غالب ہوا۔

مَا جَاءَتْ حَاجَتُكَ۔ تیری حاجت کو مانع نہیں ہوئی

جِئْتُ شَیْئًا۔ میں نے ایک کام کیا۔

تَجْیِئٌ۔ سیتا

جَیَّاءٌ۔ بہت آنیوالا۔

جَیْئَۃٌ۔ پیپ اور خون اور ایک بار آنا۔

جِیْئَۃٌ۔ وہ مقام جہاں پانی جمع ہو اور آنا۔

تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ نیک اعمال قیامت کے دن آئیں گے (یعنی بقدرت الٰہی مجسم ہو کر جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قبر میں بھی نیک اعمال ایک خوبرو کی شکل میں نظر آئیں گے)۔

اِذَا جَاءَ اَحَدَکُمُ الْجُمُعَۃُ۔ جب تم میں سے کسی پر جمعہ کا دن آجائے۔

لَا یَجِیْءُ بِشَیْءٍ تَکْرَھُوْنَہٗ۔ ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔

مَا جَاءَ اللّٰہَ رَجُلٌ بِبَقَرَۃٍ لَّھَا خُوَارٌ۔ ایک مرد کا اللہ کے پاس گائے لیکر آنا جو بھائیں بھائیں کررہی ہوگی۔

مَجِیْءُ مَا جَاءَ بِکَ۔ کوئی بڑی بات تم کو لے کر آئی ہے یعنی کسی اہم مطلب سے آئے ہو۔ بعضوں نے مَجِیْءُ مَا پڑھا ہے بغیر تنوین کے۔

اِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُہٗ اَسْرَعَ۔ جب بندہ ایک بام میری طرف آتا ہے تو میں اور جلد اسکی طرف آتا ہوں۔

اَجَاءَتْنَا الْمَضَایِقُ الْوَعْرَۃُ۔ ہم کو سخت تکلیفیں لیکر آئی ہیں یا سخت تکلیفوں نے ہمکو لاچار کر دیا ہے۔

کَیْفَ یُجَاءُ بِھَا۔ آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا جہنم کو کیونکر لائینگے (انہوں نے کہا ستر ہزار فرشتے اسکو کھینچتے ہوئے لائینگے ستر ہزار باگیں تھامے ہوئے ایکبار اُٹھے [illegible] نکلجائیگا لیکن اگر وہ چھوڑ دیں تو سبکو جلا کر خاک کر ڈالے اعاذنا اللہ

جَیْبٌ۔ گریبان لگانا عام لوگ جیب اسکو کہتے ہیں جو کپڑے کے ایکطرف اندر سے سی جاتی ہے اسکا منہ باہر رہتا ہے۔

جَابَ الْبِلَادَ۔ شہروں کو طے کیا۔

جَیْبٌ۔ دل اور سینہ کو بھی کہتے ہیں۔

حَافَتَاہُ الْیَاقُوْتُ الْمُجَیَّبُ۔ اُسکے دونوں کنارے خولدار یاقوت کے ہونگے۔ بخاری کی ایک روایت میں اَللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ یعنی خولدار موتی ہے ایک روایت میں اَلْمُجَوَّبُ یعنی تراشا ہوا۔

اَنْسَکُ النَّاسِ اَنْصَحُھُمْ جَیْبًا۔ سب سے بڑھ کر عابد وہ ہی جو امانت دار ہو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ھُوَ نَاصِحُ الْجَیْبِ۔ یعنی امین ہے۔

شَقُّ الْجُیُوْبِ۔ گریبان پھاڑنا یا کھولنا۔

اِجْتِیَابٌ۔ پہننا۔

جَیْحَانُ۔ یا جَیْحُوْن ایک نہر ہے بلخ کے پاس جیسے اوپر گذرا۔

جَیْدَرٌ۔ پست قد۔ بونا آدمی۔

جَیْثَلُوْطٌ۔ ایک گالی ہے یعنی جھوٹی بکنے والی۔

جَیَدٌ۔ گردن لمبی یا خوبصورت، باریک ہونا۔

جِیْدٌ۔ گردن یا گردن کا وہ مقام جہاں ہار [illegible]

کَاَنَّ عُنُقَہٗ جِیْدُ دُمْیَۃٍ۔ آنحضرتؐ کی گردن ایک پتلی کی گردن تھی (یعنی صاف چمکتی ہوئی)۔

جِیَادٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں، بعضوں نے اس کا نام اجیاد رکھا ہے۔

جَیْدَلٌ۔ ایک بھاجی ہے۔

جَیْرٌ۔ چونا گچ۔

مَرَّ بِصَاحِبِ جَیْرٍ قَدْ سَقَطَ فَاَعَانَہٗ۔ ایک [illegible] والے کو دیکھا وہ گر پڑا تھا اُس کی مدد کی

جَیَّارٌ۔ بھی گچ اور چونا کو کہتے ہیں۔

جَیْرِ۔ بکسرۂ را کلمۂ ایجاب ہے جیسے نعم ہاں

جِیْرَۃٌ۔ جار کی جمع ہے یعنی ہمسایے۔

جَیْرَۃٌ۔ قطر۔

جِیْزَۃٌ۔ ایک شہر کا نام ہے مصر میں دریائے نیل [illegible]

جَیْشٌ یا جُیُوْشٌ یا جَیَشَانٌ۔ بیقراری اضطراب

فَمَا زَالَ یَجِیْشُ لَھُمْ بِالرِّیِّ۔ پھر وہ برابر جوش مارتا رہا

وَمَا یَزِیْلُ حَتّٰی یَجِیْشَ کُلُّ مِیْزَابٍ۔ [illegible] تم یہاں تک کہ ہر نالہ جوش مار کر بہ نکلنا (یعنی [illegible]

ہونے لگتی۔

جَیْش ۔ لشکر کو بھی کہتے ہیں جس میں کم سے کم چار سو یا چار ہزار آدمی ہوں۔

جَیْش ۔ ایک لمبی گھانس ہے۔

تَجْیِیْش ۔ لشکر جمع کرنا۔

اِنَّ جَاشٌ مِنْهَا جَانِبٌ ۔ ایک فساد ایسا آنیوالا ہے کہ اُس کا ایک کنارہ تھمیگا تو دوسرا کنارہ جوش مارنے لگیگا ایک طرف دھیما ہوگا تو دوسری طرف تیز ہو جائے گا۔

دَامِغُ جَيْشَاتِ الْاَبَاطِيْلِ ۔ باطلوں کے جوشوں کو یا باطلوں کی فوجوں کو دبا دینے والے دفع کرنیوالے توڑنیوالے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ کی صفت بتلائی)

فَتَجَيَّشَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِهٖ مِنْهُ ۔ اُس گوشت سے آپکے اصحاب کو متلی ہونےلگی (اُنکا دل ابکائی آنیلگا)

كَاَنَّ نَفْسِيْ جَاشَتْ ۔ میرا دل دھڑکنے لگا۔

فَاسْتَجَاشَ عَلَيْهِمْ عَامِرٌ ۔ عامر نے اُنپر فوجی مدد چاہی

يَا عَلِيُّ لَا تُصَلِّ فِيْ ذَاتِ الْجَيْشِ ۔ علی ذات الجیش میں نماز مت پڑھ (یہ ایک وادی ہے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں) حضرت عائشہ رضؓ کا ہار وہیں گر پڑا تھا کہتے ہیں قیامت کے قریب سفیانی اپنا لشکر وہاں لیکر آئیگا اللہ اُسکو دھنسا دیگا

اِيَّاكَ اَنْ تَقُوْلَ بِمَا جَاشَ فِيْ صَدْرِكَ ۔ جو بات تیرے سینہ میں جوش مارے اُسکو باہر مت نکال دے۔ (بلکہ سوچ کر بات منہ سے نکال)۔

غُضُّوا الْاَبْصَارَ فَاِنَّهٗ اَرْبَطُ لِلْجَاشِ ۔ آنکھیں نیچی رکھو اُس سے دل مضبوط رہتا ہے (یعنی لڑائی میں)

جَيْضٌ ۔ یا جَیْصٌ ۔ مائل ہونا، منحرف ہونا، مڑ جانا۔

فَجَاضَ النَّاسُ جَيْضَةً یا فَجَاضَ الْمُسْلِمُوْنَ جَيْضَةً لوگ یا مسلمان ایکبارگی مڑ گئے (بھاگ نکلے) ایک روایت میں فَجَاصَ النَّاسُ جَيْصَةً ہے حاء حطی اور صاد مہملہ سے۔

اِرْتَدَّ النَّاسُ اِلَّا ثَلٰثَةٌ سَلْمَانُ وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ قُلْتُ فَعَمَّارٌ قَالَ كَانَ جَاضَ جَيْضَةً ۔ حضرت علیؑ کے بعد سب لوگ پھر گئے مگر تین شخص سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود میں نے کہا اور عمار بن یاسر انہوں نے (یعنی امام ابو جعفرؑ نے) کہا وہ بھی ذرا مڑ گئے تھے (پھر راہ راست پر آ گئے)۔

جَيْفٌ ۔ بدبودار ہونا، سڑ جانا۔

اَتُكَلِّمُ نَاسًا قَدْ جَيَّفُوْا ۔ کیا آپ ایسے لوگوں سے بات کرتے ہیں جو مر کر بدبودار ہو گئے (عرب لوگ کہتے ہیں جَافَتِ الْمَيْتَةُ اور جَيَّفَتْ اور اِجْتَافَتْ یعنی مردہ بدبودار ہو گیا)

جِيْفَةٌ ۔ وہ مردار جس میں بدبو ہو گئی ہو۔

فَارْتَفَعَتْ رِيْحُ جِيْفَةٍ ۔ ایک مردار کی بدبو اُٹھی۔

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ جِيْفَةَ لَيْلٍ قُطْرُبَ نَهَارٍ ۔ میں تم سے کسی کو ایسا نہ جانوں کہ رات کا مردار اور دن کا قطرب ہے، قطرب ایک کیڑا ہے جو دن بھر گھومتا رہتا ہے (مطلب یہ ہے کہ دن بھر تو دنیا کے دھندوں میں مصروف رہے اور رات بھر مردار کی طرح پڑا سوتا رہے)۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَيَّافٌ ۔ کفن چور بہشت میں نہیں جائیگا (اُسکو جیّاف اسلئے کہا کہ وہ مرداروں کے کپڑے چراتا ہے اُسکو نبّاش بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ قبر کھودتا ہے کفن نکالنے کیلئے)۔

اِلَّا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ ۔ جس مجلس میں اللہ کی یاد نہ ہو (لغویات باتیں ہوتی رہیں) وہاں سے جب لوگ اُٹھیں گے تو اُنکی مثال یہ ہے جیسے گدھے کے مردار پر سے اُٹھے

اَلْجِيَفُ كُلُّهَا سَوَاءٌ اِلَّا جِيْفَةٌ قَدْ جَيَّفَتْ ۔ سب مردار برابر ہیں (اُن سے پانی نجس نہیں ہوتا مگر جو مردار پانی کو بدبودار کر دے)

جَيَظَانٌ ۔ اکڑ کر چلنا ۔ اسی سے جَیّاظ ہے اکڑ کر چلنے والا۔

جَيْعَمٌ ۔ بھوکا۔

جِيْلٌ ۔ آدمیوں کی ایک قسم مثلاً ترک ایک جیل ہے اور عرب ایک

جیل ہے ہند ایک جیل ہے حبش ایک جیل ہے۔ فرنگ ایک جیل ہے اور مصر اور انسان کی عمر اور سو برس۔

جَبِیْلٌ۔ سخت دل، نافرمان۔

مَا اَعْلَمُ مِنْ جِیْلٍ کَانَ اَخْبَثَ مِنْکُمْ۔ میں آدمیوں کی کوئی قسم تم سے بڑھ کر خبیث نہیں پاتا۔ بعضوں نے کہا ہر قوم جس کی زبان جدا ہو اُس کو جیل کہیں گے۔ مثلاً ہندوستان میں تلنگے ایک جیل ہیں مرہٹے دوسری جیل ہیں بنگالی تیسرے جیل ہیں گنڑے چوتھے جیل ہیں وعلیٰ ہذا القیاس۔ شیخ عبدالقادر جیلی مشہور بزرگ ہیں اور ہمارے مذہب یعنی حنابلہ کے پیشوا اور امام ہیں مترجم: کہتا ہے میں نے آپ کو خواب میں دیکھا اور یہ عرض کیا کہ اس زمانہ کے فقرا جیسے ہیں اُنکا حال آپ کو معلوم ہوگا، میں چاہتا ہوں کہ آپ میری بیعت بلاواسطہ قبول فرمائیے یہ سنکر آپ مجھ کو ایک ڈیرے میں لے گئے اُس میں کئی کتابیں رکھی تھیں آپ نے ایک مجلد کتاب اُن میں سے اٹھا کر مجھ کو عنایت فرمائی میں نے خواب ہی میں اُس کو کھول کر دیکھا تو وہ صحیح بخاری تھی اس خواب کی تعبیر بیس سال کے بعد ظاہر ہوئی۔ اللہ تعالٰی نے میرے ہاتھ سے صحیح بخاری کا ترجمہ تمام کرایا اور اُسکو مقبول فرمایا یا اللہ حضرت پیر و مرشد شیخ عبدالقادر جیلانی کے طفیل سے اس کتاب کو بھی مقبول فرمائے۔

جِیْلَا ھَنْکْ۔ سیاہ تربد کے بیج اور اُس کے چھلکے یعنی زرد تربد جو ہندی ہوتا ہے۔

جَبِیْمٌ۔ جیم لکھنا جیسے تَجْبِیْمٌ ہے، جیم دیبا کو بھی کہتے ہیں۔

جِیُوْلُوْجِیَا۔ علم طبقات الارض (جیالوجی) یہ لفظ یونانی ہے، جی کہتے ہیں زمین کو اور لوغوس کلام کو۔

جِیَاءٌ۔ ہانڈی کا سرپوش۔

جِیَّۃٌ۔ وہ پانی جو نشیب میں جمع ہو جائے۔

مَرَّ بِنَھْرٍ جَاوَرَ جِیَّۃً مُنْتِنَۃً۔ ایک ندی پر سے گذرے جس کے قریب ایک بدبودار پانی گڑھا تھا۔

وَتَرَکُوْکَ بَیْنَ قَرْنِھَا وَالْجِیَّۃِ۔ تجھ کو اُس کنارے اور پانی کے جماؤ کے بیچ میں چھوڑ دیا۔

جیٌّ۔ ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان



طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
21.2.2011